Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ
6

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

11 ؍جمادی الاوّل 1438 ہجری قمری　　9؍تبلیغ 1396 ہجری شمسی　　9؍فروری 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 3؍فروری 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اگر یہ نبی ہمارے پر افترا کرتا تو ہم اس کو دہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے پھر اس کی وہ رگ کاٹ دیتے جو جان کی رگ ہے

بھلا یہ کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر افترا کرتے تو ہلاک کئے جاتے اور تمام کام بگڑ جاتا لیکن اگر کوئی دوسرا افترا کرے تو خدا ناراض نہیں ہوتا بلکہ اس سے پیار کرتا ہے

جو کچھ خدا نے اپنے لطف و کرم سے میرے ساتھ معاملہ کیا یہاں تک کہ اس مُدّت دراز میں ہر ایک دن میرے لئے ترقی کا دن تھا اور ہر ایک مقدمہ جو میرے تباہ کرنے کے لئے اُٹھایا گیا خدا نے دشمنوں کو رُسوا کیا، اگر اس مُدّت اور اس تائید اور نصرت کی تمہارے پاس کوئی نظیر ہے تو پیش کرو

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۱۸۔ اٹھارھواں نشان خدا تعالیٰ کا یہ قول ہے وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ ○ لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ ○ ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ ○ یعنی اگر یہ نبی ہمارے پر افترا کرتا تو ہم اس کو دہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے پھر اس کی وہ رگ کاٹ دیتے جو جان کی رگ ہے یہ آیت اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی ہے لیکن اس کے معنوں میں عموم ہے جیسا کہ تمام قرآن شریف میں بھی محاورہ ہے کہ بظاہر اکثر امر و نہی کے مخاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے ہیں لیکن اُن احکام میں دوسرے بھی شریک ہوتے ہیں یا وہ احکام دوسروں کے لئے ہی ہوتے ہیں جیسا کہ یہ آیت فَلَا تَقُلۡ لَّہُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡہَرۡہُمَا وَقُلۡ لَّہُمَا قَوۡلًا کَرِیۡمًا یعنی اپنے والدین کو بیزاری کا کلمہ مت کہو اور ایسی باتیں اُن سے نہ کر جن میں اُن کی بزرگی کا لحاظ نہ ہو۔ اِس آیت کے مخاطب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن دراصل مرجع کلام اُمت کی طرف ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد اور والدہ آپ کی خوردسالی میں ہی فوت ہو چکے تھے اور اس حکم میں ایک راز بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس آیت سے ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ تو اپنے والدین کی عزت کر اور ہر ایک بول چال میں ان کے بُزرگانہ مرتبہ کا لحاظ رکھ تو پھر دوسروں کو اپنے والدین کی کس قدر تعظیم کرنی چاہئے اور اسی کی طرف یہ دوسری آیت اشارہ کرتی ہے۔ وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا یعنی تیرے ربّ نے چاہا ہے کہ تو فقط اُسی کی بندگی کر اور والدین سے احسان کر۔ اِس آیت میں بُت پرستوں کو جو بُت کی پوجا کرتے ہیں سمجھایا گیا ہے کہ بُت کچھ چیز نہیں ہیں اور بُتوں کا تم پر کچھ احسان نہیں ہے۔ انہوں نے تمہیں پیدا نہیں کیا اور تمہاری خوردسالی میں وہ تمہارے متکفل نہیں تھے اور اگر خدا جائز رکھتا کہ اس کے ساتھ کسی اور کی بھی پرستش کی جائے تو یہ حکم دیتا کہ تم والدین کی بھی پرستش کرو کیونکہ وہ بھی مجازی ربّ ہیں اور ہر ایک شخص طبعًا یہاں تک کہ درند چرند بھی اپنی اولاد کو اُن کی خوردسالی میں ضائع ہونے سے بچاتے ہیں۔ پس خدا کی ربوبیت کے بعد اُن کی بھی ایک ربوبیت ہے اور وہ جوش ربوبیت کا بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

اس جملہ معترضہ کے بعد پھر ہم اصل کلام کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت جو فرمایا کہ اگر وہ ہمارے پر کچھ افترا کرتا تو ہم اُس کو ہلاک کر دیتے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ غیرت اپنی ظاہر کرتا ہے کہ آپ اگر مفتری ہوتے تو آپ کو ہلاک کر دیتا مگر دوسروں کی نسبت یہ غیرت نہیں ہے اور دُوسرے خواہ کیسا ہی خدا پر افتراء کریں اور جھوٹے الہام بنا کر خدا کی طرف منسوب کر دیا کریں اُن کی نسبت خدا کی غیرت جوش نہیں مارتی۔ یہ خیال جیسا کہ غیر معقول ہے ایسا ہی خدا کی تمام کتابوں کے برخلاف بھی ہے اور اب تک توریت میں بھی یہ فقرہ موجود ہے کہ جو شخص خدا پر افترا کرے گا اور جھوٹا دعویٰ نبوت کا کرے گا وہ ہلاک کیا جاوے گا۔ علاوہ اس کے قدیم سے علماء اسلام آیت لَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا کو عیسائیوں اور یہودیوں کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے لئے بطور دلیل پیش کرتے رہے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ جب تک کسی بات میں عموم نہ ہو وہ دلیل کا کام نہیں دے سکتی۔ بھلا یہ کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر افترا کرتے تو ہلاک کئے جاتے اور تمام کام بگڑ جاتا لیکن اگر کوئی دوسرا افترا کرے تو خدا ناراض نہیں ہوتا بلکہ اس سے پیار کرتا ہے اور اُس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ مُہلت دیتا ہے اور اُس کی نصرت اور تائید کرتا ہے اِس کا نام تو دلیل نہیں رکھنا چاہئے بلکہ یہ تو ایک دعویٰ ہے کہ جو خود دلیل کا محتاج ہے۔ افسوس میری عداوت کے لئے اِن لوگوں کی کہاں تک نوبت پہنچ گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے نشانوں پر بھی حملے کرنے لگے۔ چونکہ ان لوگوں کو معلوم ہے کہ میرے اِس دعویٰ وحی اور الہام پر پچیس سال سے زیادہ گذر چکے ہیں جو آنحضرتؐ کے ایام بعثت سے بھی زیادہ ہیں کیونکہ وہ تیئیس برس تھے اور یہ تیس سال کے قریب۔ اور ابھی معلوم نہیں کہ کہاں تک خدا تعالیٰ کے علم میں میرے ایام دعوت کا سلسلہ ہے اسلئے یہ لوگ باوجود مولوی کہلانے کے یہ کہتے ہیں کہ ایک خدا پر افترا کرنیوالا اور جھوٹا ملہم بننے والا اپنے ابتدائے افترا سے تیس سال تک بھی زندہ رہ سکتا ہے اور خدا اس کی نصرت اور تائید کر سکتا ہے اور اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کرتے۔ اے بیباک لوگو! جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔ جو کچھ خدا نے اپنے لطف و کرم سے میرے ساتھ معاملہ کیا یہاں تک کہ اس مُدّت دراز ☆ میں ہر ایک دن میرے لئے ترقی کا دن تھا اور ہر ایک مقدمہ جو میرے تباہ کرنے کے لئے اُٹھایا گیا خدا نے دشمنوں کو رسوا کیا۔ اگر اس مُدّت اور اس تائید اور نصرت کی تمہارے پاس کوئی نظیر ہے تو پیش کرو۔ ورنہ بموجب آیت لَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا یہ نشان بھی ثابت ہو گیا اور تم اِس سے پوچھے جاؤ گے۔ (روحانی خزائن، جلد 22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 213 تا 215)

☆ یہ یاد رہے کہ اگر میرے زمانہ الہام کو اُس تاریخ سے لیا جائے جب اول حصہ براہین احمدیہ کا لکھا گیا تھا تب تو اُس سال سے میرے الہام کے زمانہ کو ستائیس سال کے قریب ہوتے ہیں اور جب براہین احمدیہ کے چہارم حصہ سے شمار کیا جائے تو تب پچیس سال گذر گئے ہیں اور جب وہ زمانہ لیا جائے کہ جب پہلے الہام شروع ہوا تب تیس سال ہوتے ہیں۔ منہ۔

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

ہم ان لوگوں میں شامل ہوں جو اس دنیا میں اسلام کا بہترین نمونہ پیش کرنے والے ہوں

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اور آپ کے گھر والے زیادہ سے زیادہ mta دیکھیں اور میرے خطبات جمعہ اور دوسرے خطبات سنیں یہ آپ کے خلافت سے تعلق کو مضبوط کرنے کا ذریعہ ہوگا اور اس سے آپ کا احمدیت سے تعلق اور لگن مضبوط تر ہوگا

پیغام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ سیرالیون 2016

جماعت احمدیہ سیرالیون کا 54واں جلسہ سالانہ 8 تا 10 اپریل 2016ء احمدیہ مسلم سینئر سیکنڈری اسکول Bo ٹاؤن کے کمپاؤنڈ میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کل حاضری 18000 تھی۔ چار ہزار سے زائد نومبائعین اور تین ہزار سے زائد غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ صدر مملکت سیرالیون 10 وزراء کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ ان کے علاوہ نائب صدر مملکت، ممبران پارلیمنٹ، 60 پیراماؤنٹ چیفس اور نمائندگان، 30 چیفڈم سپیکرز اور سیکشن چیفس، 7 قبائلی سردار، اعلیٰ حکومتی عہدیداران اور متعدد غیر از جماعت آئمہ کرام بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ میں شامل ہونے والے غیر از جماعت دوستوں میں سے 151 افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب کو مرکزی مہمان کے طور پر سیرالیون بھجوایا جنہیں سیرالیون میں 27 سال تک خدمت کی توفیق ملی۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اپنا پیغام بھی بھجوایا جو قارئین بدر کے لئے الفضل انٹرنیشنل 11 نومبر 2016 کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔

’’مجھے خوشی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ 9,8 اور 10 اپریل کو منعقد کر رہے ہیں، میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو غیر معمولی کامیابی عطا فرمائے اور تمام شاملین جلسہ کو اعلیٰ روحانی فوائد مرحمت فرمائے۔

میں نے متعدد مرتبہ اپنے خطبات میں اس بات کی اشد ضرورت پر زور دیا ہے کہ ہمیں سچا احمدی مسلمان بننے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذمہ اس زمانہ میں اپنے سچے مذہب کی عظمت کو لوگوں کے دلوں میں بٹھانے اور دنیا کو ایسے سچے پیروکار جو اپنی اعلیٰ مثالوں سے اسلام کی تعلیمات کو بیان کرنے والے ہوں، کی ذمہ داری سونپی ہے۔

چنانچہ ہم احمدیوں کو آپؑ کو ماننے کے بعد اور اپنا تعلق آپؑ سے جوڑنے کے بعد اپنی بھرپور کوشش کرنی چاہیے کہ ہم ان لوگوں میں شامل ہوں جو اس دنیا میں اسلام کا بہترین نمونہ پیش کرنے والے ہوں۔ آپ کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ دو بنیادی اغراض حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی یہ تھیں کہ ایک تو وہ مومنوں کی ایسی جماعت بنائیں جو اس بات کی مسلسل جدوجہد کرتی رہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کیا جائے اور اس کی عبادت کو اپنی زندگی کا مقصد بنائے۔ دوسرا یہ کہ یہ جماعت انسانیت کی خدمت کرے اور تمام عالم میں اسلام کی حقیقی تعلیم کو پھیلائے۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے ذہنوں میں ان اعلیٰ مقاصد کو یاد رکھیں جن کے لیے حضرت مسیح موعودؑ نے یہ جماعت بنائی اور آپ کو بیعت کے عہدوں کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جو کہ آپؑ نے نہایت واضح طور پر ذیل میں بیان فرمائے ہیں۔

’’یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لیے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق اسلام کے لیے برکت وعظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک ومقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے...... بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لیے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لیے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لیے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں۔ اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے...... خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لیے اور اپنی قدرت دکھانے کے لیے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 196 تا 198)

پس چاہیے کہ آپ نہ صرف زبانی اپنا تعلق ظاہر کرنے والے ہوں بلکہ اس بیعت کے حقیقی مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں جو آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے سامنے پیش کی تھی۔ آپ کے اندر ایک تبدیلی پیدا ہونی چاہیے کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کو محض بحثوں اور وضاحتوں سے راضی نہیں کر سکتے۔ اگر آپ اپنی اندرونی حالتوں کو بدلنے کی کوشش نہیں کریں گے اور ایک مثبت تبدیلی اپنے رویوں اور اعمال میں نہیں لائیں گے تو آپ میں اور دیگر مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بڑے واضح طور پر فرمایا ہے:

اس جماعت میں شمولیت سے تمہیں اپنے نفسوں میں ایک مکمل تبدیلی لانی چاہیے تا حقیقی ایمان باللہ نصیب ہو اور وہ اللہ تمہارا ہر مشکل میں مددگار بن جائے۔ تمہیں اس کے احکام کو ہلکا نہیں جاننا چاہیے بلکہ اس کے ہر حکم کو دل سے ماننا چاہیے اور یہ اطاعت تمہارے اعمال میں بھی نظر آنی چاہئے۔ (ذکر حبیب صفحہ 436)

آپ کا اپنا کردار ایسا ہونا چاہیے کہ آپ کے اردگرد رہنے والا ہر شخص آپ کی اچھے طریق سے جس سے آپ ہر قسم کی برائی سے نفرت کرنے والے ہوں کی تعریف کرنے والا ہو۔ یہاں تک کہ آپ کے متعلق یہ گواہی دی جاسکتی ہو کہ آپ کا ہر عمل اسلام کی اعلیٰ تعلیمات اور روایات وعقائد کے مطابق ہے۔ آپ میں سے ہر ایک اپنی حالت کو اور اپنی زندگیوں کو اسلام کی ان تعلیمات کے مطابق سدھارنے والا ہو جو حضرت مسیح موعودؑ نے نصیحت فرمائی ہیں۔

اگر جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے تمام احمدی ان اعلیٰ معیاروں کو اپنانے والے ہوں تو ایک نہایت حسین ماحول قائم ہوگا جو کہ راہ حق کے حقیقی متلاشیوں کو احمدیت کی خوبصورتیوں کی طرف بلانے والا ہوگا۔ اخلاقیات کے یہ اعلیٰ معیار جلسہ کے لیے وقتی اظہار نہ ہوں بلکہ اس کے بعد بھی جاری رہیں اور تقویٰ اور طہارت میں ترقی کا ایک مسلسل سفر ہوں۔

میں آپ کی توجہ آپ کی تبلیغ کے بارہ میں ذمہ داری کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں۔ تبلیغ ہر احمدی کا فرض ہے اور تبلیغ میں ہماری کامیابی کے لیے ہماری اپنی مثال ایک لازمی جزو ہے۔ چنانچہ اگر آپ کے اعمال اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہیں اور آپ کا ہر قول وفعل قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق ہے اور آپ اس طریق پر عمل کرتے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے ہم سے چاہا ہے تب یہ احمدیت کا پیغام سیرالیون کے لوگوں اور تمام دنیا کو پہنچانے کا بہترین ذریعہ بن جائے گا۔

یاد رکھنا چاہیے کہ خلافت احمدیہ کا مقصد حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کو آگے پھیلانا ہے۔ بیعت کے وقت ہر احمدی شرائط بیعت پر عمل کرنے اور خلیفہ وقت کے ہر معروف حکم کی اطاعت کا عہد کرتا ہے۔ چنانچہ یاد رہے کہ جب ایک احمدی خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ اس عہد کو پورا بھی کرے۔ اگر جماعت کا ہر شخص خلیفۃ المسیح کی ہر بات پر مخلصانہ عمل کرنے کی کوشش کرے تو اطاعت اور یگانگت کے اعلیٰ معیار قائم کیے جا سکتے ہیں اور اسلام کی ترقی اور تبلیغ اور خدمت انسانیت کی نئی راہیں کھولی جاسکتی ہیں۔

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اور آپ کے گھر والے زیادہ سے زیادہ MTA دیکھیں اور میرے خطبات جمعہ اور دوسرے خطبات سنیں جو مختلف مواقع پر دیے جاتے ہیں۔ یہ نہ صرف آپ کے خلافت سے تعلق کو مضبوط کرنے کا ذریعہ ہوگا بلکہ MTA کے دیگر پروگرام آپ کے علم میں اضافہ اور اسلام کی خوبصورتی سے آگاہی کا ذریعہ بھی ہوں گے۔ آپ کا احمدیت سے تعلق اور لگن مضبوط تر ہوگا۔

آخر میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے حوالہ سے آپ حضرت مسیح موعودؑ کی متضرعانہ دعاؤں سے فیض پانے والے ہوں جو آپؑ نے خصوصی طور پر جلسہ سالانہ کے شاملین کے لیے کی ہیں۔

’’بالآخر مَیں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لیے سفر اختیار کریں، خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے...... اَے خدا اَے ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین‘‘ (اشتہار 7 دسمبر 1892)

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بابرکت کرے اور آپ سب کو تقویٰ اور روحانیت میں بہت زیادہ بڑھائے، آمین‘‘

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal wedding & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

خطبہ جمعہ

ہم میں سے کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں پر نماز فرض ہے۔ قرآن کریم میں متعدد جگہ نماز کی اہمیت مختلف حوالوں سے بیان کرکے اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔ پھر بچوں کو بھی نماز کا پابند بنانے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر ماں باپ ہی نمازوں کے پابند نہ ہوں گے تو بچوں کو کس طرح کہہ سکتے ہیں یا اگر بچے اپنے اجلاسوں یا مختلف ذریعوں سے یہ حدیث سن لیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن لیں لیکن گھر میں وہ اپنے باپوں کو نمازوں کا پابند نہ دیکھیں تو ان پر کیا اثر ہوگا؟

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو بھیجا جنہوں نے ہمیں عبادتوں اور نمازوں کا صحیح اِدراک پیدا کرنے کی طرف رہنمائی فرمائی

بیشک ایک حقیقی مومن پر نماز فرض ہے اور اس بات کا اسے خود خیال رکھنا چاہئے لیکن جماعت میں ایک نظام بھی قائم ہے اس نظام کو بھی اس طرف توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔ اس کی حقیقت واضح کرتے رہنا چاہئے۔ مَیں اکثر خطبات میں اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ کسی نہ کسی حوالے سے نمازوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ لیکن پھر اسے آگے پھیلانا مربیان اور نظام جماعت کا کام ہے کہ توجہ دلائیں۔ ہر فرد جماعت تک نماز کی اہمیت کا پیغام بار بار پہنچائیں۔

حقیقت میں تو ہم احمدی ہونے کا حق اس وقت ادا کرسکیں گے جب ہم اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہوئے ان سے روحانی حظّ اٹھانے والے ہونگے

جب اپنی خواہشات پوری ہوجائیں جب مشکلات سے نکل جائیں تو پھر بہت سارے ایسے ہیں جن کی نمازوں میں، عاجزانہ دعاؤں میں سستی پیدا ہوجاتی ہے

ایک مومن کو تو معاشرے کے عمومی حالات بھی جو ہیں وہ بھی درد پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں اور جب یہ درد کی کیفیت ہوتی ہے تو پھر درد سے دعائیں بھی نکلتی ہیں

پاکستان میں مثلاً جماعتی حالات بہت خراب ہیں۔ ہر طرف سے افراد جماعت کے خلاف نفرتوں کے تیر برسائے جارہے ہیں۔ بغضوں اور کینوں کے اظہار ہو رہے ہیں

مُلّاؤں کے خوف سے یا انکی باتوں سے غلط فہمی پیدا ہونے کیوجہ سے پرانے تعلق والے غیر از جماعت بھی بعض جگہ مخالفتوں میں بڑھتے چلے جارہے ہیں، عمومی طور پر بھی دیکھیں تو ان ظلموں کی انتہا ہوچکی ہے

ایسے میں پاکستان میں تو ہر احمدی کو جہاں لذت و سرور والی نمازیں پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے وہاں مسجدوں کو آباد کرنے کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے

ایسا خطبہ سننے کا کیا فائدہ جس سے ہماری توجہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف نہ ہو اور اس بنیادی فرض کی طرف نہ ہو جو انتہائی ضروری ہے

میں تو ہر دوسرے تیسرے خطبہ میں نماز باجماعت یا عبادت کے بارے میں بات کرتا ہوں اگر اس کا اثر ہی نہیں ہونا تو صرف تعداد کی خانہ پوری کرنے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے

پاکستان میں جیسے احمدیوں کے حالات مَیں نے بیان کئے ہیں اگر اس کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوگی تو پھر کب ہوگی؟ کیا ہم اللہ تعالیٰ کا نعوذ باللہ امتحان لینا چاہتے ہیں کہ ہم نے تو ایسے ہی رہنا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ ہمارے حالات بدلے۔ پس پاکستان کے ہر احمدی کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کامیابیاں سونے سے نہیں ملیں گی۔ کامیابیاں لاپرواہی سے نہیں ملیں گی۔ کامیابیاں سرحدوں پر گھوڑے باندھنے اور چھاؤنیاں قائم کرنے سے ملیں گی

بعض جماعتوں میں نمازوں کی اچھی حاضری ہوتی ہے لیکن پھر بھی کوئی نہ کوئی نماز کسی نہ کسی کی ضائع ہو رہی ہوتی ہے

اور کئی ایسے ہیں جو بعض دفعہ ایک آدھ نماز نہیں بھی پڑھتے اور اس کی ایک وجہ جیسا کہ میں نے کہا یہ بھی ہے کہ نظام اس کی طرف توجہ نہیں دلاتا اور نظام کی بھی دوسری ترجیحات ہیں

اگر لذت و سرور پیدا کرنے والے نمازی پیدا ہوجائیں گے تو مالی نظام خود بخود ٹھیک ہوجائے گا کیونکہ تقویٰ کا معیار بڑھنے سے ہی مالی قربانی کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ امور عامہ اور قضا کے جو مسائل ہیں وہ بھی بہت حد تک حل ہوجائیں گے بلکہ اگر سارے نمازیں صحیح طرح ادا کرنی شروع کردیں تو باقی شعبہ جات بھی active ہوجائیں گے

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر ایمان کے بعد قیام نماز کا حکم دیا ہے

پس ہر احمدی مرد کو بھی، عورت کو بھی اپنی نمازوں کی حفاظت اور مردوں کو خاص طور پر باجماعت نماز کی ادائیگی کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے

اگر اللہ تعالیٰ پر کامل یقین ہے تو کس طرح ہوسکتا ہے کہ سستی ہو۔ پس آج دُنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں ان کے بداثرات سے اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف خالص ہوکر جھکنا بہت ضروری ہے اور اس جھکنے کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی بتایا ہے کہ اپنی نمازوں کی ادائیگی اور حفاظت کی طرف ہم توجہ دیں

قرآن مجید، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے

نماز کی اہمیت اور مَردوں کے لئے بالخصوص نماز باجماعت کے قیام کی طرف خصوصی توجہ دینے کے لئے افراد جماعت اور نظام جماعت کو تاکیدی ہدایات

خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 20 جنوری 2017ء بمطابق 20 صلح 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

ہم میں سے کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں پر نماز فرض ہے۔ قرآن کریم میں متعدد جگہ نماز کی اہمیت مختلف حوالوں سے بیان کرکے اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔ (ماخوذ از سنن الترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی فضل الدعاء حدیث 3371)

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو کفر اور شرک کے قریب

کردیتا ہے۔(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ،حدیث 149)

پھر آپؐ نے نماز کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔اگر تو یہ حساب ٹھیک رہا تو کامیاب ہو گیا اور نجات پا لی ورنہ گھاٹا پایا، نقصان اٹھایا۔(سنن الترمذی ابواب الصلاۃ باب ماجاءان اول مایحاسب......حدیث 413)

پھر بچوں کو بھی نماز کا پابند بنانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ سات سال کی عمر کو پہنچنے پر بچے کو نماز کی تلقین کرواور دس سال کی عمر میں اس کو نماز کا پابند کرنے کے لئے کوئی سختی بھی کرنی پڑے تو کرو۔(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب متی یُؤمرالغلام بالصلاۃ حدیث 495)

اگر ماں باپ ہی نمازوں کے پابند نہ ہوں گے تو بچوں کو کس طرح کہہ سکتے ہیں یا اگر بچے اپنے اجلاسوں یا مختلف ذریعوں سے یہ حدیث سن لیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن لیں لیکن گھر میں وہ اپنے باپوں کو نمازوں کا پابند نہ دیکھیں تو ان پر کیا اثر ہو گا؟ یقیناً ایسے باپوں کے بچے یہ خیال کریں گے کہ اس حکم کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ بلکہ ایک حکم کی اہمیت کو نظرانداز کرنے سے بچے کے دل پر ہر اسلامی حکم کی اہمیت کا اثر ختم ہو جائے گا۔ایسے لوگ نہ صرف پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق خود گھاٹا پانے والوں میں شامل ہو رہے ہوتے ہیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی گھاٹا پانے والوں میں شامل کروا رہے ہوتے ہیں۔دنیاوی خواہشات کے پورا کرنے کے لئے بچوں کی دنیاوی ترقی کے لئے تو ماں باپ فکر کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں لیکن جو اصل فکر کا مقام ہے اس کی پرواہ بھی نہیں ہوتی۔

پھر ایک حقیقی مومن کے لئے صرف نماز ہی ضروری نہیں ہے جس سے اس کا روحانی میل کچیل دُور ہوتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں پانچ بار روزانہ نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یقیناً کوئی میل نہیں رہے گی۔اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہ معاف کرتا اور کمزوریاں دور کرتا ہے۔(صحیح البخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب الصلوات الخمس کفارۃ حدیث 528)۔پانچ نمازیں پڑھنے والے کی روح پر کوئی میل نہیں رہتی۔

پس یہ ہے نماز کی اہمیت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خوبصورت مثال کے ذریعہ بیان فرمائی ہے۔لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا صرف نماز پڑھنے کا ہی حکم نہیں ہے بلکہ حقیقی مومن مردوں کو اس روح کی میل اتارنے کے لئے مزید وضاحت فرمائی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے گھر سے وضو کیا پھر وہ اللہ تعالیٰ کے گھر یعنی مسجد کی طرف گیا تا کہ وہاں فرض نماز ادا کرے تو مسجد کی طرف جاتے ہوئے جتنے قدم اس نے اٹھائے ان میں سے اگر ایک قدم سے اس کا ایک گناہ معاف ہو گا تو دوسرے قدم سے اس کا ایک درجہ بلند ہو گا۔یعنی ہر قدم ہی اسے ثواب دینے والا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ باب المشی الی الصلاۃ......حدیث 1406)

پھر ایک موقع پر باجماعت نماز کی اہمیت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بیان فرمایا کہ کیا مَیں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے جو ہر وقت اس بات کے لئے بے چین تھے کہ ہمیں کب کوئی موقع ملے اور ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کریں، اس کو راضی کرنے کے طریقے سیکھیں، اس کا قرب حاصل کریں، اپنے گناہوں سے دوریاں پیدا کریں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد میں دُور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ گناہوں سے دُوریاں پیدا کرتا ہے۔آپؐ نے فرمایا اتنا ہی نہیں یہ ایک قسم کا رباط ہے۔(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ حدیث 475)۔یعنی سرحد پر چھاؤنیاں قائم کرنے کے برابر ہے۔جس طرح ملک اپنی حفاظت کے لئے سرحدوں پر چھاؤنیاں بناتے ہیں، فوجیں رکھتے ہیں یہ اسی طرح ہے۔

سرحدوں پر چھاؤنیاں کیوں قائم کی جاتی ہیں؟ جیسا کہ مَیں نے کہا اپنے ملک کی حفاظت کے لئے۔ اس لئے تا کہ دشمن کے حملے سے محفوظ رہا جائے اور حملے کی صورت میں فوراً مقابلے کے لئے تیار ہوا جا سکے۔

پس ایک مومن کو سب سے بڑا خطرہ جس سے بچنے کے لئے اس کو ضرورت ہے، جس کے بچنے کے لئے چھاؤنی قائم کرنے کی ضرورت ہے وہ خطرہ شیطان کا ہے۔دنیاوی خواہشات کا خطرہ ہے جو شیطان دل میں پیدا کرتا ہے۔ان کے ذریعہ سے شیطان حملہ کرتا ہے۔پس ان سے بچنے کے لئے نماز باجماعت کی چھاؤنی ہے۔ یہی محافظوں کا دستہ ہے جو شیطان کے حملوں سے بچائے گا۔گناہوں سے انسان بچے گا اور نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔

اسی طرح نماز باجماعت میں اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت 27 گنا زیادہ ثواب ہے۔اس کے بارے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(صحیح البخاری کتاب الاذان باب فضل صلاۃ الجماعۃ ......حدیث 645)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باجماعت نماز کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے'' (یعنی نماز باجماعت میں جو زیادہ ثواب رکھا ہے) ''اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے۔اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں۔'' (یعنی پاؤں بھی جب سیدھے صف میں کھڑے ہوں تو برابر ہوں۔اس کے لئے ایڑھیاں برابر کی جاتی ہیں۔) ''اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں''۔(صف بندی ہو گی تو ایک انسان کی طرح بن جائیں گی۔یعنی اس میں طاقت پیدا ہو گی۔''اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں''۔فرمایا ''وہ تمیز جس سے خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے''۔(یعنی امیر بھی، غریب بھی سب ایک صف میں کھڑے ہوں گے۔ بعض لوگوں کے دماغوں میں خودی ہوتی ہے یا خودغرضی ہوتی ہے اس کو باجماعت نماز ختم کرتی ہے۔) فرمایا کہ ''یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے''۔(ملفوظات جلد 8 صفحہ 247-248۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)(کسی میں نیکی کا زیادہ اثر ہے۔نیکیوں کے اچھے اونچے مقام پر ہے تو دوسرا بھی اس اثر کو قبول کرے گا)

پس نیکیوں کے اثر کو قبول کرنے کے لئے باجماعت نماز بھی فائدہ دیتی ہے۔پس نماز باجماعت سے جہاں ایک وحدت کا اظہار ہے جو اللہ تعالیٰ اُمّت میں پیدا کرنا چاہتا ہے وہاں ایک دوسرے کی نیکیوں کا بھی اثر ہوتا ہے۔جب ایک ہی صف میں زیادہ نیکیاں بجا لانے والے اور روحانی لحاظ سے بڑھے ہوئے اور اسی طرح کمزور لوگ جو ہیں وہ بھی کھڑے ہوں گے تو کمزوروں پر نیکیوں کا اثر پڑے گا اور ان میں بھی نیکیوں میں بڑھنے اور ترقی کرنے اور روحانیت کے بڑھانے کی قوت بڑھے گی اور جب یہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور جب روحانیت بڑھتی ہے تو پھر شیطانی طاقتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو بھیجا جنہوں نے ہمیں عبادتوں اور نمازوں کا صحیح اِدراک پیدا کرنے کی طرف رہنمائی فرمائی۔پس اگر ہم ایک طرف تو یہ دعویٰ کریں کہ ہم نے اپنی روحانی حالت کی بہتری اور وحدت کے قیام کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور مسیح موعود اور مہدی معہود کو مان لیا ہے اور دوسری طرف ہمارے عملوں اور خاص طور پر بنیادی اسلامی حکم کے بجا لانے میں کمزوری ہو۔جو بنیادی فرض ہے اس میں کمزوری ہو۔اس چیز میں کمزوری ہو جو ہماری پیدائش کا مقصد ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو کم از کم معیار مقرر فرمایا ہے اس چیز میں کمزوری ہو تو ہم کس طرح دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم نے اپنی روحانی حالت کی ترقی اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ قرآن کریم میں بھی متعدد جگہ پانچ نمازوں کی فرضیت بیان ہوئی ہے، اہمیت بیان ہوئی ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بھی بڑے واضح ہیں جو میں نے بیان کئے ہیں۔ یہ نمازیں تو ہر احمدی کے لئے ضروری ہیں ہی لیکن ساتھ ہی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باجماعت نماز کی اہمیت بیان فرمائی ہے ہر عاقل (عقل رکھنے والے) بالغ مرد پر باجماعت نماز فرض ہے۔لیکن اس کی طرف ہم دیکھتے ہیں کہ پوری توجہ نہیں ہے اور کمزوری ہے۔ بیشک ایک حقیقی مومن پر نماز فرض ہے اور اس بات کا اسے خود خیال رکھنا چاہئے لیکن جماعت میں ایک نظام بھی قائم ہے اس نظام کو بھی اس طرف توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔اس کی حقیقت واضح کرتے رہنا چاہئے۔مَیں اکثر خطبات میں اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں۔کسی نہ کسی حوالے سے نمازوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔لیکن پھر اسے آگے پھیلانا مربیان اور نظام جماعت کا کام ہے کہ توجہ دلائیں۔ ہر فرد جماعت تک نماز کی اہمیت کا پیغام بار بار پہنچائیں۔حقیقت میں تو ہم احمدی ہونے کا حق اس وقت ادا کر سکیں گے جب ہم اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہوئے ان سے روحانی حظّ اٹھانے والے ہوں گے اور جب یہ روحانی سرور اور حظّ حاصل ہونا شروع ہو جائے گا تو پھر نمازوں کی ادائیگی کی طرف خود بخود توجہ پیدا ہو جائے گی۔

پس اس طرف جیسا کہ مَیں نے کہا ہر احمدی کو خود توجہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح ہم نے اپنی نماز پڑھنی ہے۔ایسی نماز پڑھنی ہے جو ہمیں دلی سرور دلوا سکے، جو ہمیں لذّت عطا کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ کس طرح یہ سرور حاصل ہو سکتا ہے۔آپ نے مثال دی فرمایا کہ ''مَیں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سرور نہیں آتا تو وہ پَے در پَے پیتا جاتا ہے۔'' (نشہ حاصل کرنے کے لئے شراب پیتا چلا جاتا ہے) ''یہاں تک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آ جاتا ہے۔'' فرمایا کہ ''دانشمند اور زِیرک انسان اِس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔'' (یعنی اس مثال سے اگر کوئی عقلمند انسان ہے تو وہ فائدہ اٹھا سکتا ہے) ''اور وہ یہ'' (کس طرح فائدہ اٹھانا ہے اپنی روحانیت کو تیز کرنے کے لئے نمازوں کی طرف توجہ دینے کے لئے) ''کہ نماز پر دوام کرے۔'' (نماز میں باقاعدگی اختیار کرے اور کبھی نہ چھوڑے۔) فرمایا ''اور پڑھتا جاوے یہاں تک کہ اس کو سرور آ جائے۔اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذت ہوتی ہے جس کا حاصل کرنا اُس کا مقصود بالذات ہوتا ہے۔'' شرابی جب شراب پیتا ہے تو اس نے ذہن میں اپنا کوئی ایک معیار مقرر کیا ہوتا ہے کہ میں نے یہ لذت حاصل کرنی ہے۔فرمایا کہ جو معیار وہ اپنے نشے کے لئے حاصل کرتا ہے تو ایک روحانی شخص کو، ایک مومن کو بھی اپنا کوئی مقصود بنانا چاہئے جس کو اس نے نماز کے لئے حاصل کرنا ہے اور اسی طرح بار بار مستقل مزاجی سے کوشش ہو گی تو تبھی سرور حاصل ہو سکتا ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ ''اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسی سرور کو حاصل کرنا ہو۔'' ایک نمازی جب نماز پڑھے تو ذہن میں یہ بات رکھے اور اپنی جو بھی توجہ ہے اور جتنی طاقتیں ہیں ان کو نماز پڑھتے ہوئے استعمال کرے کہ میں نے یہ سرور حاصل کرنا ہے اور اس کے لئے قوت ارادی کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اگر قوت

ارادی ہوگی تو پھر ہی مستقل مزاجی بھی رہ سکے گی۔آپ فرماتے ہیں کہ ’’اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اضطراب اور قلق اور کرب کی مانند ہی ایک دعا پیدا ہو کر وہ لذت حاصل ہو تو مَیں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں ...... کہ یقیناً یقیناً وہ لذت حاصل ہو جائے گی‘‘۔ پھر ایک درد اور فکر ہوگی۔ایک کرب ہوگا۔ایک بے چینی ہوگی کہ کاش مجھے نماز میں سرور حاصل ہو۔نماز پڑھتے ہوئے اس بے چینی کا بار بار اللہ تعالیٰ کے آگے اظہار ہو تو آپ فرماتے ہیں کہ یقیناً پھر وہ سرور حاصل ہو جائے گا،لذت حاصل ہو جائے گی۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 7۔8۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس مستقل مزاجی کے ساتھ نماز میں اس کا مزہ لینے کی کوشش آخر ایک وقت میں دل کو پگھلا کر وہ مزہ دے دیتی ہے۔آپ نے اس بات کی بھی تاکید فرمائی اور وضاحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے۔لیکن اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں،لوگ سوال بھی کرتے ہیں کہ باوجود نماز پڑھنے کے لوگ بدیاں کرتے ہیں، برائیاں کرتے ہیں۔تو آپ فرماتے ہیں کہ اس کا جواب یہ ہے کہ روح اور سچائی کے ساتھ نمازیں نہیں پڑھتے بلکہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکّریں مارتے ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 9 صفحہ 8۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ نماز برائیوں سے بچاتی ہے تو یقیناً یہ سچ ہے۔اللہ تعالیٰ کا کلام جھوٹا نہیں ہو سکتا۔جن لوگوں میں نمازیں پڑھنے کے باوجود برائیاں قائم رہتی ہیں ان کی نمازیں صرف ظاہری نمازیں ہوتی ہیں وہ اس کی روح کو نہیں سمجھتے۔پس یہ بہت ہی قابل فکر بات ہے جس پر ہم میں سے ہر ایک کو اپنی حالت کا جائزہ لینا چاہئے۔اگر ہمیں لذت و سرور آ رہا ہو یا یہ پکا ارادہ ہو کہ میں نے لذت اور سرور حاصل کرنا ہے تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے کوئی اپنی نمازوں میں باقاعدگی اختیار نہ کرے۔ ہر ایک کو کبھی نہ کبھی اس لذت و سرور کا تجربہ ہو جاتا ہے اور ہوا ہوگا۔مشکل اور پریشانی میں جب کوئی ہوتا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ نمازوں میں بہت سے ایسے ہیں جو بڑے روتے ہیں، گڑگڑاتے ہیں۔ چلتے پھرتے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔اس کی طرف توجہ رہتی ہے اور اسی وجہ سے پھر عبادت کی طرف بھی توجہ رہتی ہے تو کوئی نہ کوئی ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے اور کچھ نہ کچھ توجہ پیدا ہو رہی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ تکلیف کی صورت میں مستقل دعاؤں میں لگے رہتے ہیں۔لیکن جب اپنی خواہشات پوری ہو جائیں، جب مشکلات سے نکل جائیں تو پھر بہت سارے ایسے ہیں جن کی نمازوں میں، عاجزانہ دعاؤں میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہمیں مسلسل کوشش سے اپنے سامنے یہ ٹارگٹ رکھنا ہے کہ چاہے حالات اچھے ہوں یا برے، تنگی میں بھی اور کشائش میں بھی اس لذت و سرور کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے جو نشہ کی کیفیت طاری کر دے اور صرف ذاتی حالات ہی نہیں ایک مومن کو تو معاشرے کے عمومی حالات بھی جو ہیں وہ بھی درد پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں اور جب یہ درد کی کیفیت ہوتی ہے تو پھر درد سے دعائیں بھی نکلتی ہیں۔

پاکستان میں مثلاً جماعتی حالات بہت خراب ہیں۔ ہر طرف سے افراد جماعت کے خلاف نفرتوں کے تیر برسائے جا رہے ہیں۔بغضوں اور کینوں کے اظہار ہو رہے ہیں۔مُلّاؤں کے خوف سے یا ان کی باتوں سے غلط فہمی پیدا ہونے کی وجہ سے پرانے تعلق والے غیر از جماعت بھی بعض جگہ مخالفتوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔عمومی طور پر بھی دیکھیں تو ان ظلموں کی انتہا ہو چکی ہے۔ایسے میں پاکستان میں تو ہر احمدی کو جہاں لذت و سرور والی نمازیں پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے وہاں مسجدوں کو آباد کرنے کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔

گزشتہ دنوں خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے شوریٰ کے فیصلہ جات کی تعمیل کی ایک رپورٹ آئی جس میں انہوں نے لکھا کہ تعداد کے لحاظ سے تربیتی فیصلہ جات میں ہم نے یہ یہ کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ بڑی اچھی بات ہے۔ترقی کی طرف قدم بڑھے ہیں۔ان تربیتی امور کی بہت سی باتوں میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ میرا خطبہ جمعہ سننے کی طرف اتنے ہزار خدّام کی توجہ پیدا ہوئی ہے۔لیکن جو قابل فکر بات ہے وہ یہ کہ نماز باجماعت کے عادی جمعہ کا خطبہ سننے والوں کا قریباً تیسرا حصہ تھے یا اس سے تھوڑا سا زیادہ تھے۔اسی طرح نمازوں کے عادی خدّام کی تعداد بھی خطبہ سننے والوں سے کافی کم تھی۔ایسا خطبہ سننے کا کیا فائدہ جس سے ہماری توجہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف نہ ہو اور اس بنیادی فرض کی طرف نہ ہو جو انتہائی ضروری ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ میں تو ہر دوسرے تیسرے خطبہ میں نماز باجماعت یا عبادت کے بارے میں بات کرتا ہوں۔اگر اس کا اثر ہی نہیں ہونا تو صرف تعداد کی خانہ پوری کرنے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ پاکستان میں جیسے احمدیوں کے حالات مَیں نے بیان کئے ہیں اگر اس کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوگی تو پھر کب ہوگی؟ کیا ہم اللہ تعالیٰ کا نعوذ باللہ امتحان لینا چاہتے ہیں کہ ہم نے تو ایسے ہی رہنا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ ہمارے حالات بدلے۔اگر یہی اظہار ہونے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ سے شکوے کا کوئی حق نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ نے کہیں نہیں فرمایا کہ تم جو چاہے کرتے رہو، میرے حق ادا کرو یا نہ کرو کیونکہ تم نے مسیح موعود کو مان لیا ہے اس لئے مَیں تمہیں کامیابیاں دوں گا۔کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔

خدّام کی رپورٹ کا مَیں نے ذکر کیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ کمزوری صرف خدام الاحمدیہ میں ہے۔انصار کا بھی یہی حال ہے۔پس پاکستان کے ہر احمدی کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔کامیابیاں سونے سے نہیں ملیں گی۔ کامیابیاں لاپرواہی سے نہیں ملیں گی۔ کامیابیاں سرحدوں پر گھوڑے باندھنے اور چھاؤنیاں قائم کرنے سے ملیں گی۔ پاکستان سے نکل کے جو لوگ باہر آئے ہوئے ہیں یا عمومی طور پر ہر جگہ جماعت میں ان ترقی یافتہ ممالک میں بھی اور باقی دنیا میں بھی ان کی حالت بھی یہی ہے۔ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ باہر آ کر بڑے نمازی ہو گئے یا ہر جگہ نمازی ہیں۔ جماعتوں کا جائزہ لیں تو نمازوں کے معاملہ میں بہت ساری کمزوریاں نظر آئیں گی۔ انصاف سے اگر ہر ملک میں ہر تنظیم اپنے جائزے لے تو نتائج خود بخود سامنے آ جائیں گے۔لیکن پاکستان سے باہر آئے ہوئے لوگ جو ہیں ان کو خاص طور پر یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر جو فضل کئے ہیں اس کا شکریہ بھی ادا کرنا ہے۔اس کا اظہار کس طرح کرنا ہے۔

بعض جماعتوں میں نمازوں کی اچھی حاضری ہوتی ہے لیکن پھر بھی کوئی نہ کوئی نماز کسی نہ کسی کی ضائع ہو رہی ہوتی ہے اور کئی ایسے ہیں جو بعض دفعہ ایک آدھ نماز نہیں بھی پڑھتے۔اور اس کی ایک وجہ جیسا کہ میں نے کہا یہ بھی ہے کہ نظام اس کی طرف توجہ نہیں دلاتا اور نظام کی بھی دوسری ترجیحات ہیں۔

میرے خطبات اوّل تو ہر ایک سنتا ہی نہیں۔ یہ کہنا کہ سو فیصد لوگ سنتے ہیں یہ بھی غلط ہے۔اور اگر سن بھی لیں تو پھر بھی مستقل یاددہانی کروانا نظام جماعت کا کام ہے۔اس لئے نظام قائم کیا گیا ہے کہ تربیت کی طرف توجہ ہو۔

گزشتہ دنوں یہاں کی ایک جماعت کی مجلس عاملہ سے ملاقات تھی تو صدر صاحب نے بتایا کہ جب سے مَیں صدر بنا ہوں مالی نظام کی طرف میں نے بہت توجہ کی ہے اور اب ہم اس میں بہت تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔تو مَیں نے انہیں کہا کہ ٹھیک ہے یہ کوشش تو آپ نے کی لیکن ایک مومن کے لئے جو بنیادی چیز ہے اور فرض ہے یعنی نماز۔اس کے لئے آپ نے کیا کوشش کی؟ تو اس بارہ میں خاموشی تھی۔ گو فجر اور عشاء کی نماز کی حاضری کے بارے میں مَیں نے جو استفسار کیا اور جائزہ لیا تو اس میں جو اعداد و شمار سامنے آئے کافی بہتر تھے۔ لیکن نظام کی اس میں کوئی کوشش نہیں تھی۔اگر لذّت و سرور پیدا کرنے والے نمازی پیدا ہو جائیں گے تو مالی نظام خود بخود ٹھیک ہو جائے گا کیونکہ تقویٰ کا معیار بڑھنے سے ہی مالی قربانی کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے۔اور یہی نہیں بلکہ امور عامہ اور قضا کے جو مسائل ہیں وہ بھی بہت حد تک حل ہو جائیں گے بلکہ اگر سارے نمازیں صحیح طرح ادا کرنی شروع کر دیں تو باقی شعبہ جات بھی ایکٹو (active) ہو جائیں گے۔

اور آجکل تو صرف پاکستان ہی نہیں دنیا کے عمومی حالات ایسے ہیں کہ جنگ اور تباہی کا خطرہ بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔حکومتوں نے بھی اب اس کا اظہار کرنا شروع کر دیا ہے اور اس کے لئے کچھ نہ کچھ حد تک کارروائیاں بھی شروع کر دی ہیں۔ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کی پناہ ہی ہے جو بچائے گی۔

بہت سے لوگ لکھتے ہیں کہ جنگ شروع ہوگی تو کیا ہوگا؟ ہم کیا کریں؟ تو ان کو یہی جواب ہے کہ اگر ان خطروں سے بچنا ہے تو پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے خدائے ذوالعجائب سے پیار کرنا ہوگا۔اور اس پیار کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اپنی نمازوں اور اپنی عبادتوں کو اس کے حکم کے مطابق ڈھالتے ہوئے ہم لذّت و سرور پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

اکثر لوگ ان ممالک میں آ کر دنیاوی کشائش دیکھ کر خدا تعالیٰ کو بھلا دیتے ہیں۔ان کے خیال میں یہ کشائش انہیں ان ملکوں کی ترقی کی وجہ سے ملی ہے۔اور یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ لوگ اتنے ترقی یافتہ ہیں لیکن ان کے کون سے ایسے عمل ہیں، کونسی عبادتیں کر رہے ہیں کہ اس کے باوجود یہ ترقی کر رہے ہیں اور پھر بعض یہ بھی سوچتے ہیں کہ ہم ان سے تو بہتر ہیں کہ اگر پانچ نمازیں فرض ہیں تو پانچ میں سے دو تین نمازیں تو پڑھ ہی لیتے ہیں۔ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کو بھولنے والوں کے لئے آخر میں عذاب مقدر ہے تو ان لوگوں کے پیچھے نہ چلیں۔ہم نے اگر اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچنا ہے اور اپنی نسلوں کو بچانا ہے تو ان کی یہ ظاہری حالت نہ دیکھیں بلکہ اس تعلیم کے مطابق عمل کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر ایمان کے بعد قیام نماز کا حکم دیا ہے۔ پس ہر احمدی مرد کو بھی، عورت کو بھی، اپنی نمازوں کی حفاظت اور مردوں کو خاص طور پر باجماعت نماز کی ادائیگی کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نمازوں کی اہمیت، اس کے پڑھنے کے

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14راکتوبر 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت واخوت میں بڑھ جائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30رستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

طریق، اس کے فلسفہ کے بارے میں بہت کھول کھول کر بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرماتے ہوئے ہمیں آپؑ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی لیکن اس کے باوجود اگر ہم بنیادی چیز پر عمل نہیں کریں گے جیسا کہ مَیں نے کہا اور غیروں کی طرح دو تین نمازوں پر ہی اکتفا کریں گے جس طرح کہ اکثر غیر احمدی بھی اسی طرح کرتے ہیں تو پھر اس بیعت کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

نمازوں کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں کس معیار پر دیکھنا چاہتے ہیں؟ اس بارے میں کس کس طریق سے آپ نے ہمیں سمجھایا ہے؟ اس کے لئے آپ کے کچھ ارشادات پیش کرتا ہوں۔ ایک مومن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا کلمہ پڑھ کر توحید کا اعلان کرتا ہے۔ اور توحید کیا ہے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''پس خوب یاد رکھو اور پھر یاد رکھو کہ غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے'' (اللہ تعالیٰ سے تعلق ختم کرنا ہے) فرمایا ''نماز اور توحید کچھ ہی ہو'' (خود فرماتے ہیں کہ توحید کے عملی اظہار کا نام ہی نماز ہے۔ توحید کا منہ سے دعویٰ تو کر دیا لیکن توحید کے عملی اظہار کا نام نماز ہے۔) فرمایا ''نماز اور توحید کچھ ہی ہو......، اسی وقت بے برکت اور بےسُود ہوتی ہے جب اس میں نیستی اور تذلّل کی روح اور حنیف دل نہ ہو''۔ فرمایا ''سنو وہ دعا جس کے لئے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ فرمایا ہے۔ (یعنی مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔) ''اس کے لئے یہی سچی روح مطلوب ہے۔'' (اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کے لئے یہ سچی روح مطلوب ہے۔) ''اگر اس تضرع اور خشوع میں حقیقت کی روح نہیں تو وہ ٹیں ٹیں سے کم نہیں ہے۔ (ملفوظات جلد 9 صفحہ 12۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) (یعنی طوطا جس طرح بولتا ہے اسی طرح ہے) سچی روح پیدا کرنی چاہئے۔ تضرع اور خشوع پیدا کرنا چاہئے اگر وہ نہیں تو کوئی فائدہ نہیں۔

پس جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ دعا میں عاجزی اور تضرع ہو تو پھر اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ پھر آپ نے یہ وضاحت فرمائی کہ نماز کی مختلف حالتیں جیسے قیام ہے، رکوع ہے، سجدہ ہے۔ یہ سب حالتیں جو ہیں یہ ایک اضطراری حالت کو ظاہر کرتی ہیں۔ ایک بےچینی انسان کی ظاہر کرتی ہیں۔ انسان کبھی اٹھتا ہے کبھی بیٹھتا ہے۔ کبھی سجدے میں جاتا ہے اور ان حالتوں کی وجہ سے جو ظاہری اضطراری حالت ہے فرمایا کہ ان حالتوں کی وجہ سے دل میں سوزش اور اضطراب پیدا ہونا چاہئے۔ دل میں بھی سوزش اور اضطراب پیدا ہونا چاہئے اور جب ایسی حالت ہوگی تو پھر حالت سجدہ میں بھی، قیام میں بھی، رکوع میں بھی پھر لذت اور سرور حاصل ہوگا۔

پھر عبودیت کے مقام اور حقیقی عاجزی اور گناہوں کو جلا کر ختم کرنے والی نماز کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے'' (ہر وقت عاجزی اور اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھنا ہو جاتی ہے) ''تو وہ خدا کی طرف ایک چشمے کی طرح بہتی ہے'' (عاجزی پیدا ہوگی تو تبھی خدا کی طرف بہے گی) ''اور ماسوی اللہ سے اسے انقطاع ہو جاتا ہے۔ اس وقت خدائے تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے۔'' انسان جب کوشش کرکے اور اللہ تعالیٰ سے فضل مانگتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز سے تعلق توڑتا ہے تو اس وقت خدا تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے اور جب خدا تعالیٰ کی یہ محبت انسان پر گرے تو پھر آپ نے فرمایا کہ گناہ جل کر ختم ہو جاتے ہیں اور پھر نمازوں میں مستقل سرور کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 9 صفحہ 10۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس بجائے یہ شکوہ کرنے کے یا دل میں یہ خیال لانے کے کہ ہماری نمازیں ہمیں مزہ نہیں دیتیں، ہمیں اللہ تعالیٰ سے اس خاص تعلق کو پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اپنی حالتوں کو دیکھیں کہ ہم صرف ٹکریں مار رہے ہیں یا نماز کا حق ادا کر رہے ہیں۔ پھر نماز میں نور اور لذت پانے کے طریق کے بارے میں مزید بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے تا کہ اوّلاً وہ ایک عادتِ راسخہ کی طرح قائم ہو۔'' (ایک ایسی عادت بن جائے جو پکی ہو جائے۔) ''اور رجوع اِلی اللہ کا خیال ہو۔'' (اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا خیال دل میں ہو۔ جب یہ چیزیں ہو جائیں گی، جب پکی عادت ہو جائے گی تو) ''پھر رفتہ رفتہ وہ وقت آ جاتا ہے کہ انقطاعِ کُلّی کی حالت میں انسان ایک نور اور ایک لذت کا وارث ہو جاتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 11۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر انسان دنیا سے کٹ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نمازوں میں وہ لذت اور سرور آنی شروع ہو جاتی ہے۔

پس پہلے نماز کی عادت ضروری ہے۔ اپنے آپ کو نمازوں کا پابند کرنا ضروری ہے۔ چاہے نمازوں کا فائدہ انسان کو ظاہری حالت میں نظر آتا ہو یا نہ لیکن نمازیں بہرحال پڑھنی ہیں کیونکہ یہ فرض ہیں اور یہ سمجھ کر عادت ڈالنی ضروری ہے کہ میں نے ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی رجوع کرنا ہے۔ اس کے پاس ہی جانا ہے۔ ہر ضرورت کے لئے اسی سے مانگنا ہے۔ یہ مستقل مزاجی اگر رہے گی تو پھر ایک وقت آئے گا کہ نمازوں کے حق بھی ادا ہونے شروع ہو جائیں گے۔ نمازوں میں لذت بھی آنی شروع ہو جائے گی۔ اور پھر بعض لوگ جس طرح پوچھنے پر جواب دیتے ہیں ان کا یہ جواب نہیں ہوگا کہ میں کوشش کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں لیکن سستی ہو جاتی ہے۔ آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ سستی ہوتی ہی اس وقت ہے جب نماز کی اہمیت نہیں ہوتی (ماخوذ از ملفوظات جلد 9 صفحہ 6-7۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اور غیر اللہ کو انسان زیادہ اہم سمجھ رہا ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ پر کامل یقین ہے تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ سستی ہو۔ پس آج دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں ان کے بداثرات سے اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف خالص ہو کر جھکنا بہت ضروری ہے اور اس جھکنے کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی بتایا ہے کہ اپنی نمازوں کی ادائیگی اور حفاظت کی طرف ہم توجہ دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''یاد رکھو کہ اس سلسلہ میں داخل ہونے سے دنیا مقصود نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو کیونکہ دنیا تو گزرنے کی جگہ ہے وہ تو کسی نہ کسی رنگ میں گزر جائے گی۔'' فارسی کا مصرعہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ

''شب تنور گذشت وشب سمور گذشت''

(کہ رات ٹھنڈی ہو یا گرم ہو گزر ہی جاتی ہے۔ حالات اچھے ہوں یا برے ہوں گزر ہی جاتے ہیں۔) فرمایا کہ ''دنیا اور اس کے اغراض اور مقاصد کو بالکل الگ رکھو۔ ان کو دین کے ساتھ ہرگز نہ ملاؤ کیونکہ دنیا فنا ہونے والی چیز ہے اور دین اور اس کے ثمرات باقی رہنے والے۔ دنیا کی عمر بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ ہر آن اور ہر دم میں ہزاروں موتیں ہوتی ہیں۔ مختلف قسم کی وبائیں اور امراض دنیا کا خاتمہ کر رہی ہیں۔ کبھی ہیضہ تباہ کرتا ہے۔ اب طاعون ہلاک کر رہی ہے'' (اُس زمانے میں طاعون پھیلا ہوا تھا) ''کسی کو کیا معلوم ہے کہ کون کب تک زندہ رہے گا۔ جب موت کا پتا نہیں کہ کس وقت آ جائے گی پھر کیسی غلطی اور بیہودگی ہے کہ اس سے غافل رہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آخرت کی فکر کرو۔ جو آخرت کی فکر کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا میں اس پر رحم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب انسان مومن کامل بنتا ہے تو وہ اس کے اور اس کے غیر میں فرق رکھ دیتا ہے۔ اس لئے پہلے مومن بنو اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خداترسی اور تقویٰ پر مبنی ہیں دنیا کے اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ۔ نمازوں کی پابندی کرو اور توبہ واستغفار میں مصروف رہو۔ نوع انسان کے حقوق کی حفاظت کرو اور کسی کو دکھ نہ دو۔ راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کر دے گا۔ عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو کہ وہ نماز کی پابندی کریں اور ان کو گلہ، شکوہ اور غیبت سے روکو۔ پاکبازی اور راستبازی ان کو سکھاؤ۔ ہماری طرف سے صرف سمجھانا شرط ہے اس پر عمل درآمد کرنا تمہارا کام ہے۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 146-145۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

غیروں کو سمجھائیں، عورتوں کو سمجھائیں یا بچوں کو سمجھائیں تو اس کے لئے خود بھی پاکبازی اور راستبازی کے نمونے دکھانے ہوں گے۔

پھر فرمایا کہ ''پانچ وقت اپنی نمازوں میں دعا کرو۔ اپنی زبان میں بھی دعا کرنی منع نہیں ہے۔ نماز کا مزا نہیں آتا ہے جب تک حضور نہ ہو۔'' (یعنی خاص توجہ پیدا نہ ہو) ''اور حضورِ قلب نہیں ہوتا ہے جب تک عاجزی نہ ہو۔ عاجزی جب پیدا ہوتی ہے جو یہ سمجھ آ جائے کہ کیا پڑھتا ہے۔ اس لئے اپنی زبان میں اپنے مطالب پیش کرنے کے لئے جوش اور اضطراب پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر اس سے یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہئے کہ نماز کو اپنی زبان ہی میں پڑھو۔ نہیں، میرا یہ مطلب ہے کہ مسنون اَدعیہ اور اَذکار کے بعد اپنی زبان میں بھی دعا کیا کرو۔ ورنہ نماز کے ان الفاظ میں خدا نے ایک برکت رکھی ہوئی ہے۔ نماز دعا ہی کا نام ہے اس لئے اس میں دعا کرو کہ وہ تم کو دنیا اور آخرت کی آفتوں سے بچاوے اور خاتمہ بالخیر ہو۔ اور تمام کام تمہارے اس کی مرضی کے موافق ہوں۔ اپنی بیوی بچوں کے لئے بھی دعا کرو۔ نیک انسان بنو۔ اور ہر قسم کی بدی سے بچتے رہو۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 146-145۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں نمازوں کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان میں باقاعدگی رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنی نمازوں کو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری نمازوں میں لذت وسرور پیدا فرمائے۔ کبھی ہم اس میں سستی دکھانے والے نہ ہوں اور اس بات کی حقیقت کو ہم سمجھنے والے ہوں کہ آج دنیا کی آفات اور مصیبتوں سے ہم اسی وقت نجات پا سکتے ہیں جب ہم اللہ تعالیٰ کی عبودیت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
KONARK Nursery Hyderabad
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا حالیہ دورہ کینیڈا اور وہاں کے عرب احباب (4)

گزشتہ تین اقساط میں ہم نے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورۂ کینیڈا کے دوران وہاں کے عرب احمدیوں کی ملاقاتوں اور خلیفۂ وقت سے تعلق کا کسی قدر احوال نقل کیا تھا۔ اس سلسلہ کی یہ آخری قسط ہوگی جس میں مزید کچھ امور بیان کئے جائیں گے۔

عربوں کا اجتماع

23؍اکتوبر 2016ء بروز اتوار تمام عرب احباب کا اجتماع تھا۔ الحمد للہ سارے عرب احباب بڑی محبت اور جوش سے آئے، تقاریر سنیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان، خلافت سے محبت کے علاوہ اپنے ملکوں سے بحفظ وامان کینیڈا میں پہنچنے اور پھر خلیفۂ وقت کو دیکھنے اور آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے جیسی بے پایاں نعمتوں کے پانے پر جذبات تشکر سے بھر گئے۔ شام 6 بجے کے قریب یہ پروگرام اپنے اختتام کی طرف جارہا تھا۔ کیونکہ 6 بجے ملاقاتیں شروع ہونی تھیں اور بعض عرب فیملیز کی ملاقات بھی تھی۔ اور یہی وقت حضور انور کے ملاقاتوں کے لئے تشریف لانے کا تھا۔ ایسے میں بعض منتظمین نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ ملاقاتوں کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے ان عربوں کو ایک دومنٹ کے لئے اپنے دیدار کا شرف عطا فرمادیں۔

پیارے آقا نے ازراہ شفقت یہ درخواست قبول فرمالی اس وقت اس اجتماع میں خلیفہ وقت کی شفقتوں اور عنایتوں کا ہی ذکر ہورہا تھا اس وقت جب خاکسار نے یہ اعلان کیا کہ خلیفہ وقت آپ لوگوں پر ایک اور احسان فرماتے ہوئے بنفس نفیس یہاں تشریف لانے والے ہیں، تو یہ اعلان سنتے ہی بے اختیاری کے عالم میں عرب احباب کی زبانوں سے نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوگئے۔ کئی احباب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ پھر سب کی نظریں حضور انور کی آمد کے راستے پر مرکوز ہوگئیں۔

کچھ ہی دیر کے بعد جب حضور انور تشریف لائے تو نعرہ ہائے تکبیر سے سارا ہال گونج اٹھا۔ ایسا جوش اور ایسی والہانہ محبت کا اظہار تھا کہ جیسے جذبات کا کوئی ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر بہ رہا ہو۔ حضور انور نے سلام کے بعد کچھ دیر تشریف رکھی، پروگرام کے بارہ میں پوچھنے کے بعد استفسار فرمایا کہ کتنی فیملیز کی ملاقات نہیں ہوپائے گی۔ عرض کیا گیا کہ حضور! پروگرام کے مطابق سب کی ملاقات ہوجائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر اکثر فیملیز کے ساتھ پرائیویٹ ملاقاتوں میں بات ہوگئی ہے اور باقی کے ساتھ بات ہوجائے گی۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ کی طرف تشریف لے گئے تو بہت جذباتی منظر دیکھنے کو ملا۔ وہاں بچیوں نے جلد ہی ترانہ پڑھنے کا انتظام کرلیا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے بچیوں کا ترانہ سنا ایسے میں ماؤں نے اپنے بچوں کو حضور انور کے قریب کرنا شروع کردیا اور حضور انور نے بھی کمال شفقت سے انہیں پیار دیا۔ اسکے بعد حضور انور وہاں سے رخصت ہوگئے۔

عربوں کے پروگرام میں یہ دو چار منٹ کی تشریف آوری ان کے جذبات میں تلاطم پیدا کرگئی۔ محبت خلافت میں ان کی آنکھیں اشکبار تھیں اور خدا کے شکر کے اظہار سے ان کی زبانیں تر تھیں۔

عرب خواتین کا اجتماع

اگلے روز 24؍اکتوبر 2016ء کو عرب خواتین نے علیحدہ ملاقات کی درخواست کی ہوئی تھی جو حضور انور نے ازراہ شفقت قبول فرمالی۔ اس میں حضور انور جب تشریف لائے تو وہی کیفیت دیکھنے کو ملی جو ایک روز پہلے تھی۔ سب کی آنکھیں اشکوں سے تر تھیں اور زبان سے خدا کے شکر کا اظہار ہورہا تھا۔ حضور انور کے اندر تشریف لاتے ہی سب نے کھڑے ہوکر ایک قصیدہ پڑھا جس کے بعد حضور انور نے سوال کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ اکثر خواتین نے اسی بات کا اظہار کیا کہ حضور انور کو بالمشافہ دیکھنا ہمارا خواب تھا اور آج حضور انور کو اپنے سامنے پاکر ہمارا خواب پورا ہوگیا ہے۔

ایک بہن نے کہا کہ پہلے تو حضور انور سے صرف خواب میں ہی ملاقات ہوتی تھی اور جس رات حضور انور کو خواب میں دیکھتے تھے اس سے اگلا سارا دن ایک عجیب خوشی اور سرور کی کیفیت میں گزرتا تھا۔ اب حضور انور کو سامنے دیکھا ہے تو ہماری خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں ہے۔

ایک بہن نے کہا کہ سیّدی! میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضور انور ہمارے گھر تشریف لائے ہیں، کھانا تناول فرمایا ہے اور ہمارے گھر میں نماز پڑھائی ہے۔ ہم نے یہ خط قبل ازیں حضور انور کی خدمت میں تحریر کیا تھا جس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا تھا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا خواب پورا فرمائے۔ اس لئے درخواست ہے کہ حضور انور ہمارے گھر تشریف لائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی خواب کا مطلب یہ ہے کہ ہم سب نے جماعت احمدیہ کے مادی اور روحانی مائدہ پر مل کر کھانا کھایا ہے اس طرح آپ کا خواب پورا ہوگیا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے سب خواتین وبچگان میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ اور کئی خواتین کی درخواست پر بعد میں انہیں اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی انگوٹھیوں کا تحفہ بھی عنایت فرمایا۔

یہاں پر یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ خلیفہ وقت کی کسی ملک میں آمد سے سوکھی شاخوں میں بھی جان پڑجاتی ہے اور کئی درخت ہرے ہوجاتے ہیں۔ حضور انور کے کینیڈا کے دورہ کے دوران بعض پرانے عرب احمدی بھی جن کا جماعت سے تعلق کسی قدر کمزور ہوگیا تھا دوبارہ بھرپور انداز میں ان جماعتی پروگرامز میں شامل ہوئے۔ خلیفۂ وقت سے ملاقات نے ان میں نئی روح پھونک دی۔

حیف در چشمِ زدن صحبتِ یار آخر شد

آخر پر خاکسار ایک فدائی کا ذکر کرنا چاہتا ہے جس کا نام احمد درویش ہے۔ ان کے بھائی مکرم عبداللہ درویش صاحب نے 2008ء میں بیعت کرلی تھی۔ آگے کی کہانی کا حال خود ان کی زبانی سنئے، وہ کہتے ہیں کہ:

جب میرے بھائی نے احمدیت قبول کی تو باوجود اس کے کہ میں مذہب سے دور تھا پھر بھی مجھے بھائی کے اقدام پر شدید غصہ آتا تھا اور اکثر میں اس سے الجھ جاتا۔ میری سخت زبانی اور بدگوئی کے باعث میرے بھائی نے مجھ سے کنارا کرلیا۔ 2011ء میں شام کے حالات خراب ہونے شروع ہوگئے اور میں نے شامی حکومت کے مخالف گروہ میں شامل ہوکر حکومت کو گرانے کی سازشوں میں حصہ لینا شروع کردیا۔ اس دوران مجھے شامی معاشرہ میں پائی جانے والی تمام دینی جماعتوں کو دیکھنے کا موقع ملا۔ حالات کی خرابی کے باعث ہم اہل خاندان حلب شہر کے مضافاتی علاقے میں منتقل ہوگئے اور اکٹھے مل کر رہنے لگے۔ ایسے میں مجھے اپنے بھائی کے ساتھ دوبارہ دینی امور کے بارہ میں بحث کرنے کا موقع مل گیا۔ میں جب بھی اس سے کسی امر کے بارہ میں سوال کرتا تو اس کا جواب مجھے حیران کردیتا اور میں دل میں یہ کہنے پر مجبور ہوجاتا کہ دراصل یہی درست رائے ہے۔ میرا دل کہتا تھا کہ یہی صحیح اسلامی تعلیم کا عکاس جواب ہے لیکن شدتِ مخالفت کی وجہ سے اس بات کو چھپانے پر مجبور ہوجاتا اور بظاہر اپنے بھائی کی مخالفت پر ہی قائم رہتا۔ ہماری گفتگو چلتے چلتے وفات مسیح کے موضوع تک آپہنچی۔ اس موضوع کے بارہ میں قاطع دلائل نے میرے ذہن میں پلنے والے اوہام کو یکسر مٹا کر رکھ دیا، یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے اپنے بھائی سے جماعت کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ میں نے اس سے جماعت کی بعض کتب کے بارہ میں پوچھا۔ اس نے کہا کہ تمام کتابیں اسی گھر میں ہیں جسے ہم بمباری کے خوف سے چھوڑ آئے ہیں۔ جب حق دل میں راسخ ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک کمزور انسان کو بھی اتنی قوت عطا کردیتا ہے کہ وہ ایک تو کیا آگ کے کئی دریا پاٹنے کے لئے تیار ہوجاتا ہے۔ میری حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی چنانچہ میں نے بھی اس وقت بمباری، دہشتگردی اور کشت وخون سے بھرپور علاقے میں واپس جاکر اپنے بھائی کے گھر میں موجود کتب لانے کا فیصلہ کرلیا۔ میرا یہ فیصلہ جان پر کھیل جانے کے مترادف تھا لیکن الحمد للہ کہ میں اس خطرناک سفر پر نکلا اور بانیلِ مرام واپس آگیا۔

واپس آکر میں نے ان کتب کا مطالعہ کیا تو دل سے احمدی ہوگیا۔ لیکن خانہ جنگی کی صورتحال میں میری بیعت ارسال نہ کی جاسکی۔ ایک سال کے بعد میں ہجرت کرکے ترکی پہنچا تو پہلا کام یہ کیا کہ بیعت فارم پُر کرکے حضور انور کی خدمت میں ارسال کردیا۔

ایک وقت تھا کہ ان کو جماعت سے سخت نفرت تھی اور اب جب حضور انور کینیڈا تشریف لائے تو پیارے آقا کی محبت نے انہیں اپنا اسیر کرلیا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب میری پہلی نظر خلیفۂ وقت کے رُوئے تاباں پر پڑی تو میں نے بے اختیاری کے عالم میں کہا کہ یہی وہ چہرہ ہے جس کی مجھے تلاش تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں اسی کی زیارت کے لئے کینیڈا آیا ہوں۔ پھر خلیفہ وقت کی محبت کی ایسی شمع ان کے دل میں روشن ہوگئی کہ ان کا اپنے گھر میں دل نہ لگتا تھا۔ روزانہ لینگویج اسکول سے فارغ ہوکر یہ جلدی جلدی دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد اگر کار میسر ہوتی تو اس پر، بصورت دیگر اڑھائی گھنٹے کے بس کے سفر کے بعد پیس ویلیج پہنچ جاتے اور وہاں پر ایک نکڑ پر کھڑے ہوجاتے۔ اور پھر جب تقریباً 6 بجے کے قریب حضور انور ملاقاتوں کے لئے تشریف لانے کیلئے اس نکڑ کے قریب سے گزرتے تو یہ بھیگی آنکھوں، کانپتے ہونٹوں اور بھرائی ہوئی بلند آواز میں کہتے: اُحِبُّكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْن یعنی اے امیر المومنین! مجھے آپ سے محبت ہے۔

اللہ اللہ! یہ محبت یکطرفہ نہیں ہے۔ اس سے زیادہ محبت کا اظہار حضرت امیر المومنین کی طرف سے تھا۔ احمد درویش صاحب کی حضور انور سے ملاقات میں جب خاکسار نے یہ عرض کیا کہ حضور یہ اکثر وہاں نکڑ پر کھڑے ہوکر اُحِبُّكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْن کہتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ہاں میں کبھی کبھی ان کی آواز سنتا ہوں۔

اس قدر ہجوم میں جہاں ان تمام سڑکوں کے دونوں طرف لوگ جمع ہوتے تھے، کوئی اپنے اپنے طریق پر نعرے لگا رہا ہوتا تھا، بے شمار لوگ باآواز بلند حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کررہے ہوتے تھے اور بعض شعر یا نظمیں بھی پڑھنا شروع کردیتے تھے، اس ہجوم میں حضور انور اس عاشق کی آواز کو پہچان لیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہاں میں کبھی کبھی ان کی یہ آواز بھی سنتا ہوں۔ سبحان اللہ۔

جب احمد درویش صاحب کو حضور انور کے جواب سے مطلع کیا گیا تو وہ فرطِ جذبات سے آبدیدہ ہوگئے۔

ان کی محبت کا یہ عالم تھا کہ جب حضور انور پیس ویلیج سے کیلگری کے لئے روانہ ہورہے تھے تو یہ اس وقت روئے جارہے تھے بلکہ حضور انور کی روانگی کے بعد ان کے ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا اور بِلک بِلک کر بچوں کی طرح رونے لگ گئے۔ کچھ سنبھلے تو کہنے لگے کہ میں نے اپنا گھر اپنی آنکھوں کے سامنے گولہ بارود سے تباہ ہوتے دیکھا، ہم اپنے گھر کو مع اس کے سازوسامان کے چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل ہوگئے لیکن میری آنکھ سے ایک آنسو نہیں بہا۔ پھر ہم اپنا ملک بھی چھوڑنے پر مجبور ہوگئے اس وقت بھی میری آنکھ سے ایک آنسو نہیں بہا۔ میں نے اپنی آنکھوں کے سامنے لوگوں کو مرتے دیکھا لیکن ضبط کئے رکھا۔ لیکن آج خلیفۂ وقت اتنی محبتیں بکھیرنے کے بعد جب یہاں سے گئے ہیں تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ میرے سینے سے کچھ نکل کر ان کے ساتھ چلا گیا ہے۔ خلیفہ وقت کو ٹی وی پر دیکھ کر ایسی محبت کا کبھی احساس نہیں ہوا تھا جو پیارے آقا کو سامنے دیکھ کر اور آپ سے مل کر دل میں پیدا ہوگئی ہے۔ ہمیں تو خلافت کی اہمیت اور اس سے تعلق کی عظمت کا احساس اب ہوا ہے۔

جب حضور انور نے واقفین نو کے بارہ میں کینیڈا میں خطبہ ارشاد فرمایا تو انہوں نے خاکسار سے کہا کہ احمدی ہونے کے بعد ہماری کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی جسے میں خدا کی راہ میں وقف کرسکتا لیکن میں ڈرائیونگ جانتا ہوں اور جماعت کے لئے کسی بھی خدمت کے لئے حاضر ہوں۔

ان کی خواہش تھی کہ حضور انور کی قربت میں زیادہ سے زیادہ وقت گزاریں چنانچہ جب حضور انور کیلگری تشریف لے گئے تو انہوں نے حضور انور سے اجازت لے کر کیلگری کا سفر اختیار کیا اور حضور انور کے وہاں قیام تک ساتھ رہے۔ حضور انور کی وہاں سے روانگی کے بعد کہنے لگے کہ خوشی اور سرور کے ایام بہت جلد گزر گئے۔ حضور انور کی روانگی کے بعد ایسے لگتا ہے کہ زندگی تھم کے رہ گئی ہے۔

شاید یہ شعر ان کے جذبات کی کسی قدر ترجمانی کررہا ہے:

حیف در چشمِ زدن صحبتِ یار آخر شد
رُوئے گل سیر ندیدم کہ بہار آخر شد

یعنی افسوس کہ یار کی صحبت پلک جھپکنے میں ختم ہوگئی،

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

ابھی جی بھر کے رُوئے گل کا دیدار بھی نہ کیا تھا کہ بہار ختم ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پیارے آقا کے اس بابرکت دورہ کے غیر معمولی روحانی نتائج پیدا فرماتا رہے۔آمین۔

......☆......☆......☆......

مکرم محمد قسوات صاحب (1)

مکرم محمد قسوات صاحب کا تعلق سیریا سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1974ء میں ہوئی۔2008ء میں MTA 3 العربیہ کے ذریعہ ان کا جماعت سے تعارف ہوا اور 2009ء میں انہوں نے بیعت کے لئے خط لکھ دیا۔ سیریا میں حالات کی خرابی کے باعث 2015ء میں ہجرت کر کے وہ ترکی آگئے اور اب بفضلہٖ تعالیٰ جرمنی پہنچ چکے ہیں۔ وہ اپنے سفرِ احمدیت کی داستان کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ابتدائی حالات

میرا تعلق سیریا کے شہر حمص کے ایک معروف دینی گھرانے سے ہے۔میری والدہ کا تعلق آل السبسبی نامی خاندان سے ہے جس کا نسب اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔وہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور اسلامی اقدار اور اخلاق کی حفاظت کرنے والی تھیں اور یہی باتیں انہوں نے اپنی اولاد میں پیدا کرنے کی کوشش کی۔

میرے والد صاحب اپنے گھر میں سب سے بڑے تھے۔ میرے دادا جان کی اچانک وفات کی وجہ سے ساری ذمہ داری والد صاحب پر آگئی اور انہوں نے بہن بھائیوں کو باپ بن کر پالا اور ان کی شادیاں کیں۔ اس لئے ابھی تک وہ ان کی والد کی طرح عزت کرتے ہیں۔ میرے والد صاحب شادی بیاہ اور دیگر خوشی کے مواقع پر نعتیں اور دینی قصائد پڑھا کرتے تھے اور حمص شہر میں اس کام کے لئے مشہور تھے۔

میں نے ایف اے کے بعد ایک انسٹیٹیوٹ میں داخلہ لیا لیکن بعض حالات کی وجہ سے پڑھائی جاری نہ رکھ سکا اور اپنے والد صاحب کے ساتھ کچھ عرصہ کیلئے نعتیں اور دینی قصائد پڑھتا رہا لیکن یہ کام مستقل نہ تھا اس لئے والد صاحب نے کپڑا بننے اور تولئے ودریاں بنانے کا کام اس کے ساتھ ساتھ جاری رکھا ہوا تھا۔ مجھے بھی والد صاحب سے یہ کام سیکھنے کا موقع ملا۔ اور اب اس کام میں میرے پاس 25 سال کا تجربہ ہے۔اسی طرح اور کئی کاموں کے علاوہ چونکہ مجھے احکام تجوید اچھی طرح آتے تھے اس لئے کچھ عرصہ کے لئے میں امام مسجد اور مؤذن بھی رہا۔

امام مہدی کی تلاش

مجھے مولوی حضرات کے خطابات کو سن سن کر نہ جانے کیوں یہ احساس تھا کہ یہ امام مہدی کا زمانہ ہے۔ اس کی تلاش میں مَیں نے مختلف مولویوں کی شاگردی اختیار کی کہ شاید کہیں سے مجھے امام مہدی کے بارہ میں کوئی خبر مل جائے لیکن ایسا نہ ہوسکا۔میرا تعارف سلفیوں سے ہوا تو بہت جلد ان کے متشددانہ خیالات کی وجہ سے اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ زبان کے شہ سوار ہیں جبکہ ان کے ہاں روحانیت کا خانہ خالی ہے۔ پھر میں نے صوفیوں میں اپنی گم گشتہ متاع کو ڈھونڈنا چاہا لیکن وہاں بھی مجھے عجیب وغریب چیزیں ملیں۔

صوفیوں کی مشرکانہ عادات

مجھے یاد ہے کہ جب میں نے صوفیوں میں شمولیت اختیار کی تو ان کی ذکر کی مجالس میں تو شریک ہوتا تھا لیکن ایسے امور سے حتی الوسع اجتناب کرتا تھا جن کے بارہ میں میرا دل مطمئن نہ ہوتا تھا۔

ایک بار مجھے وہ ایک قبر پر لے گئے جو کسی ولی اللہ کی قبر تھی۔ وہاں مجھے قبر کے سامنے دو رکعت نماز ادا کرنے کا کہا گیا۔ یہ میرے مزاج کے بالکل خلاف تھا۔ میں اس بھیڑ میں زیادہ اعتراض بھی نہ کرسکتا تھا چنانچہ میں نے چاروناچار کسی قدر رُخ پھیر کر نماز ادا کی تا قبر بالکل سامنے نہ آئے۔اس طرح قبر کے سامنے نماز پڑھنا شرک سے کسی طور کم نہ تھا۔ یہاں سے فارغ ہوئے تو مجھے کہا گیا کہ اس قبر پر لگی ہوئی لکڑی کی تختی پر تین بار دستک دینے کے بعد جو دعا مانگو گے، ولی اللہ اس کو قبول کرتے ہوئے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے شفاعت کریں گے اور تمہارے مَن کی مراد پوری ہو جائے گی۔ میں اس بات کا قائل نہ تھا اور یہاں سے جلد نکلنا چاہتا تھا چنانچہ جیسے مجھے کہا گیا مَیں نے جلدی جلدی ایسے ہی کیا اور وہاں سے نکل آیا۔

اس کے بعد میں نے کہا کہ شاید بہتر راستہ یہی ہے کہ سلفیوں اور صوفی ازم کے معتدلانہ خیالات پر عمل کیا جائے اور ایسے امور سے دور رہنا بہتر ہے جن میں مبالغہ آرائی سے کام لیا گیا ہے یا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رحمت کے خلاف ہیں۔ لیکن ان جماعتوں میں شمولیت کا تقاضا تھا کہ یا تو سلفی بنو یا صوفی اور جب کسی ایک جماعت کا انتخاب کرو تو پھر اس کے تمام عقائد پر ایمان لانے اور ان پر کماحقہ عمل کرنے کا پابند ہونا پڑے گا۔

بالآخر میرا تعارف شیخ سعید الکحیل سے ہوا جو مسجد خالد بن ولید کے امام تھے۔ وہ صوفی تھے اور معتدل دینی خیالات کے مالک تھے میں نے ان کی شاگردی اختیار کر لی اور اپنے طریق پر اچھی باتوں کی پیروی کرتا رہا۔

جنّ بھوت کے بارہ میں عقیدہ

میں جنّ بھوت کے تصور کا بھی قائل نہ تھا۔ ہمارے ملک میں جگہ جگہ مراکشی باشندوں نے یہ کام سنبھالا ہوا تھا کہ وہ آتے جاتے لوگوں کو بلا بلا کر ان کے ہاتھوں کی لکیریں دیکھ کر قسمت کا حال بتانے اور جن نکالنے کا دعویٰ کرتے تھے۔ مجھے ان کے اس طریق سے سخت نفرت تھی۔ ایک روز ایسے ہی ایک شخص نے مجھے روک کر کہا کہ تم پر جنّوں کا سایہ ہے، آؤ میں تم پر دَم کر کے اس کو دُور کردوں۔ مَیں نے کہا کہ تم دم کر کے اس جن کو میرے سامنے لاؤ کیونکہ میں تمہارے سامنے اسے پچھاڑ کے دکھاؤں گا۔ اور اگر تمہارا یہ جن سنتا ہے تو اسے کہہ دو کہ وہ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس نے کہا کہ وہ تمہیں جلا کر راکھ کردے گا۔ میں نے کہا وہ مجھے ذرہ برابر بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس نے کہا میں تمہیں حصن حصین دیتا ہوں یہ لے جاؤ تو تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔ میں نے کہا میں اسے تنور میں ڈال دوں گا۔ یہ سن کر اس کے چہرہ کا رنگ بدل گیا اور یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی راہ لی کہ تم مومن ہو اور تمہارا ایمان مضبوط ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ میں قبول احمدیت سے قبل ہی فطری طور پر اسی راستے پر گامزن تھا جو احمدیت کی طرف لے جانے والا تھا۔

احمدیت سے تعارف

میرا برادر نسبتی عربی زبان کا استاد ہے۔ چونکہ مجھے بھی مختلف قصائد وغیرہ کے پڑھنے اور مولوی حضرات سے مسلسل رابطے کی وجہ سے صرف ونحو میں بہت دلچسپی تھی اس لئے کبھی کبھار میری اس سے انہی امور کے بارہ میں بات ہوجاتی تھی۔ 2008ء کی بات ہے کہ ایک روز وہ ہمارے گھر میں تھا اور عربی زبان اور صرف ونحو سے متعلق بعض امور کے بارہ میں ہماری گفتگو جاری تھی کہ بات کسی اَور طرف چل نکلی اور میں نے کہا کہ اگر دنیا کی طرف دیکھا جائے تو آج ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہے۔ دنیا کی حالت بزبان حال کسی مصلح کو بلا رہی ہے۔ آج امام مہدی اور عیسیٰ کہاں ہیں؟ یہ سنتے ہی اس نے کہا کہ تم نے یہ بات کر کے مجھے ایک ٹی وی چینل یاد کرا دیا ہے شاید اس کا نام احمدیہ ٹی وی ہے جو قادیانیوں کا چینل ہے۔ میں نے کچھ عرصہ اس کو دیکھا، پھر ترک کر دیا۔ میں نے پوچھا کہ کیوں ترک کر دیا اور اس کا ہماری گفتگو سے تعلق کیا ہے؟ اس نے کہا: اس چینل پر عجیب وغریب باتیں بیان ہوتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ مسیح نازل ہو چکا ہے اور امام مہدی آ گیا ہے اور یہ دونوں ایک شخصیت کے دو نام ہیں، نیز ان کے ہاں خلافت بھی قائم ہوچکی ہے۔ مَیں نے اس سے اس چینل کی فریکوئینسی مانگی تو وہ کہنے لگا تمہیں اس میں کیوں دلچسپی ہونے لگی ہے؟ مَیں نے کہا کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ مسیح ومہدی کے ایک ہونے کے بارہ میں ان کی دلیل کیا ہے۔

بہر حال میرے برادر نسبتی نے فریکوئینسی دینے کا وعدہ کیا اور میرے دماغ میں خیالات کی ایک عجیب رَو بہ نکلی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مولویوں سے تعلق اور رابطوں کی وجہ سے مجھے ان کے خطابات سننے کا بھی موقعہ ملا تھا اور اسی بنا پر مجھے علم تھا کہ امام مہدی اور مسیح اور دجال کی خبریں مستقبل سے متعلق ہیں اور جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے میرا خیال تھا کہ زمانہ بزبان حال امام مہدی اور مسیح کو بلا رہا ہے کیونکہ میں اپنے اردگرد کے مسلمانوں کی حالت بھی دیکھتا تھا اور ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے دین میں کوئی نقص پیدا ہوگیا ہے۔ ہماری عبادات ایک رسم بن کر رہ گئی ہیں، خشوع وخضوع کا نام ونشان نہیں ہے، باوجود اس کے کہ ہمارے گھر میں عبادات اور ذکر الٰہی اور روحانی امور کا تذکرہ بکثرت ہوتا تھا لیکن عبادتوں میں دل کا سکون اور اطمینان میسر نہ تھا۔

میں اکثر ایسے امور کا تذکرہ اپنے گھر میں بھی کرتا اور اہل خانہ کے ساتھ میری ایسی بحثوں کا آخری نقطہ یہی ٹھہرتا کہ یہ زمانہ امام مہدی کا زمانہ ہے، اور انہیں اب آ ہی جانا چاہئے تا تمام مشکلات کا حل نکلے۔ اور دل میں یہی تمنا تھی کہ یا ربّ! تُو مجھے اس امام مہدی کی تائید ونصرت کرنے والوں میں سے بنانا۔

اہم اور تاریخی دن

بہر حال، میرے برادرِ نسبتی نے جب مجھے فریکوئینسی دی تو میں نے ایک روز یہ چینل لگا لیا۔ مَیں اس دن کو اپنی زندگی کا سب سے اہم اور تاریخی دن قرار دیتا ہوں۔ میری خوش قسمتی تھی کہ اس روز ایم ٹی اے پر پروگرام پیش کرنے والے احباب گزشتہ پروگرامز کا خلاصہ بیان کر رہے تھے۔ یوں چند منٹوں میں انہوں نے دجّال اور ختم نبوت وغیرہ جیسے مسائل کا خلاصہ بیان کر دیا۔ پھر انہوں نے اس دن کا پروگرام شروع کیا جس کا موضوع تھا: 'وفات مسیح علیہ السلام'۔ انہوں نے ذکر کیا کہ مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور ان کا جسمانی رفع نہیں ہوا تھا بلکہ واقعۂ صلیب کے بعد وہ اس علاقے سے ہجرت کر گئے تھے۔ ایسے میں مَیں نے دیکھا کہ کئی لوگ فون کال کر کے استفسار کرتے اور کئی بیعت کرنے کا اظہار کرتے۔ یہ سن کر مَیں نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ اگر ان کے دلائل کے مطابق یہ موضوعات ثابت ہوجاتے ہیں تو مجھے اس شخص کو امام مہدی ماننے میں کوئی روک نہیں ہے جس کی اتباع کا یہ اعلان کر رہے ہیں۔ پھر ان کے دلائل سنے تو میں مبہوت ہو کر رہ گیا اور سوائے قبول کرنے کے میرے سامنے کوئی چارہ نہ رہا۔

''قادیانیت'' کے نام سے وابستہ تلخ یادیں

ایم ٹی اے کا پروگرام دیکھتے ہوئے جب مَیں نے بانیٔ جماعت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا نام سنا تو میری یادداشت مجھے کئی سال پہلے ہونے والے بعض واقعات کی طرف واپس لے گئی۔ میں نے ایف اے تک شریعت کی تعلیم حاصل کی تھی اور اس کی ایک کتاب میں یہ ذکر تھا کہ قادیانیت نامی ایک جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور اس جماعت کے عقائد میں لکھا گیا تھا کہ یہ ناسخ ومنسوخ کے عقیدہ کو نہیں مانتے نیز اسراء ومعراج کو روحانی مانتے ہیں۔ یہاں تک تو ان کی بات کسی حد تک قابل قبول تھی لیکن اس کے بعد جس بات کا ذکر تھا وہ ایسی روک تھی جس کو پار کرنا ناممکن تھا۔ آگے لکھا تھا کہ ان کی ایک علیحدہ کتاب ہے جس کا نام ''کتاب مبین'' ہے، نیز ان کا قبلہ قادیان کی طرف ہے اور ان کی نماز مسلمانوں کی نماز سے مختلف ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس وقت نہ تو کوئی ٹی وی چینل ہوتا تھا نہ ہی انٹرنیٹ، اس لئے ایک عام آدمی کے لئے خود تحقیق کرنے کے وسائل بہت کم تھے۔ اس لئے اس بارہ میں سوچنے کے باوجود مَیں کوئی تحقیق نہ کرسکا۔ بلکہ اس کے برعکس ایسا ہوا کہ میں بازار میں جا رہا تھا کہ ایک جگہ ایک کتاب فروش کے پاس ایک کتاب دیکھی جس کا عنوان کچھ اس طرح کا تھا: ''قادیانیت کا محاسبہ''۔ مَیں نے اس کتاب کو جستہ جستہ دیکھ کر یہی تصور اخذ کیا کہ یہ دین اسلام سے خارج ہونے والی کوئی جماعت ہے۔ بہر حال میں نے کتاب کے بارہ میں پوچھا تو کتاب فروش نے مجھے اوپر سے نیچے تک دیکھ کر کہا کہ بیٹا تم شریعت کے طالبعلم ہو اس لئے اپنے کام سے کام رکھو۔ یہ کتاب کافروں کے بارہ میں ہے اس کو پڑھ کر تمہارے ذہن میں شکوک پیدا ہوجائیں گے۔

مجھے یاد ہے کہ قبول احمدیت کے بعد ایک بار میں اسی کتاب فروش کی دکان کے قریب سے گزر رہا تھا کہ مجھے یہ کتاب یاد آ گئی۔ میں نے دیکھا کہ اس وقت وہ کتاب وہاں موجود نہ تھی۔ اس کے بارہ میں کتاب فروش سے پوچھا تو اس نے وہی جواب دیا جو چند سال قبل دیا تھا کہ بیٹا تمہیں اس کتاب سے کیا غرض؟ یہ کفار ہیں۔ میں نے کہا کہ تم اپنی کتابیں فروخت کرنا چاہتے ہو یا لوگوں کے کفر یا اسلام کا فیصلہ کرنے کے لئے بیٹھے ہو؟

پھر میں نے دہریت کے بارہ میں ایک کتاب کے بارہ میں پوچھا تو اس نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ مَیں نے کہا کہ یہ بھی تو کفار ہیں۔ اس پر اس کی زبان لڑکھڑا گئی اور وہ کسی قدر تامل کے بعد کہنے لگا کہ قادیانیت جیسا کفر کسی کا بھی نہیں ہے۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 23و30 ردسمبر 2016)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہوجاؤ۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ پارلیمنٹ میں اس طریق پر کوئی مسلمان رہنما اس طرح خطاب کر سکتا ہے

میں ایک سنی امام ہوں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ اس تقریر نے دنیا میں قیام امن کی بنیاد رکھی ہے

کینیڈین پارلیمنٹ میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سُن کر مہمانوں کے تاثرات

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 18 رنومبر 2016 بطرز سوال و جواب
بمطابق منظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے کینیڈا کے نوجوان لڑکے لڑکیوں میں جماعتی کاموں میں آگے بڑھنے کی روح کا کن محبت بھرے الفاظ میں ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کی جماعت بھی دنیا کی بہت سی دوسری جماعتوں کی طرح اخلاص و وفا میں آگے قدم بڑھانے والی جماعتوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں جماعتی کاموں کے میں آگے بڑھنے کی روح لئے ہوئے ہیں۔ خاص طور پر پریس اور میڈیا کے حوالے سے نوجوانوں نے بہت کام کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی ان کوششوں کو پھل بھی لگایا۔

سوال شعبہ پریس اینڈ میڈیا کے حوالے سے حضور نے کیا ایمان افروز حقائق بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اس دفعہ میڈیا سے تعلق میں واضح فرق نظر آیا۔ ان لوگوں نے تو انگلی لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس میں بے انتہا برکت ڈالی۔ یا تو یہ کوشش ہوتی تھی کہ پریس میں ہماری کوئی خبر آ جائے تا کہ جماعت کا تعارف ہو، اسلام کا تعارف ہو لیکن پریس اور میڈیا بڑے نخرے کیا کرتا تھا۔ یا اس دفعہ یہ حالت تھی کہ میڈیا والے پیچھے پھرتے تھے کہ ہمیں وقت دو۔ ہم نے امام جماعت احمدیہ کا انٹرویو لینا ہے۔ لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے جتنا رابطہ یا انٹرویو ہو سکا اتنا ہی ہو سکا۔ باقیوں سے معذرت کرنی پڑی۔

سوال حضور انور نے میڈیا ٹیم کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ہماری وہاں جو میڈیا ٹیم ہے ان کو بھی چاہئے کہ جن لوگوں سے معذرت کی گئی تھی اب ان سے تعلق بھی رکھیں اور مل کر بھی معذرت کریں یا تحریری معذرت کریں۔ یہ اگلے رابطوں کیلئے ضروری چیز ہے۔

سوال ٹورانٹو میں ہونے والی میڈیا کوریج کی حضور انور نے کیا تفصیلات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ٹورانٹو میں تین انٹرویوز ہوئے۔ ان میں ایک گلوبل نیوز ٹورانٹو کا تھا۔ یہ انٹرویو تقریباً تین لاکھ افراد نے دیکھا۔ اور ایک لاکھ افراد اس کو آن لائن بھی دیکھ چکے ہیں۔ دوسرا انٹرویو سی۔ بی۔ سی نیوز چینل کے چیف کارسپانڈنٹ پیٹرز مین برج نے انٹرویو لیا۔ یہ وہاں کے سب سے سینئر جرنلسٹ ہیں۔ اسلام، دنیا کے حالات، حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت اور آجکل کی شدت پسندی کے بارے میں بہت ساری باتیں ہوئیں۔ دس ملین کینیڈین افراد تک پیغام پہنچا۔ تیسرا گلوب اینڈ میل ایک نیشنل اخبار سے انٹرویو ہوا۔

سوال حضور انور نے کینیڈین پارلیمنٹ میں ہونے والی تقریب کی کیا تفصیلات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، جلسے کے بعد پہلا پروگرام آٹوا میں ہوا۔ پارلیمنٹ میں سارا دن مختلف مصروفیات رہیں، وزیر اعظم سے ملاقات ہوئی۔ کینیڈین گورنمنٹ کے چھ وزیر شامل ہوئے۔ ستاون نیشنل ممبران پارلیمنٹ، گیارہ ممالک کے ایمبیسیڈرز، امریکن ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری، لیبیا کی ایمبیسی کے نمائندگان، اونٹاریو کے منسٹر اور تیس سے زائد اہم شخصیات پروگرام میں شامل ہوئیں جس میں چیف آف سٹاف اور منسٹرز، ایونجلیکل فیلوشپ کے ڈائریکٹر، کینیڈین ریڈ کراس کے چیف کمیونیکیشن آفیسر، آر۔سی۔ایم۔پی کے اسسٹنٹ کمشنر، آٹو یونیورسٹی اور کارلٹن یونیورسٹی کے پروفیسر شامل تھے۔ بعض dean اور وائس پریذیڈنٹ بھی تھے۔ اسی طرح کینیڈین کونسل فار مسلم کے ڈائریکٹر، یُو ایس گورنمنٹ کے نمائندگان بھی تھے۔

سوال حضور انور نے کینیڈین پارلیمنٹ میں کس موضوع پر خطاب فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، وہاں اسلام کی تعلیم کی روشنی میں بیان کرنے کا موقع ملا اور اسی طرح جو اِن کا کردار ہے اور یہ لوگ جو دو عملی دکھاتے ہیں اس کو بھی میں نے واضح کیا کہ صرف مسلمانوں پہ الزام نہ دو بلکہ تمہارے اپنے جو کام ہیں ان کی طرف بھی دیکھو اور تم لوگوں کی وجہ سے بعض دفعہ دنیا میں بعض فساد پیدا ہوئے ہیں۔

سوال حضور انور نے کینیڈین پارلیمنٹ میں خطاب کے بعد ممبران پارلیمنٹ اور دیگر بڑے عہدے داران کے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب ☆ممبر پارلیمنٹ جوڈی سیگرو نے کہا کہ امام جماعت کا یہ خطاب ان نصائح سے پُر تھا کہ ہم کس طرح تیسری جنگ عظیم سے بچ سکتے ہیں۔ ☆ ممبر پارلیمنٹ کیون وانے کہا کہ میں خاص طور پر اس بات سے متاثر ہوں کہ امام جماعت نے اپنے خطاب میں قرآن کریم کے بہت سے حوالہ جات پیش کئے۔ ☆ اسرائیل کے سفیر نے کہا کہ آج اسلام کے بارے میں میری سوچ بدل گئی ہے۔ اگر لوگ اس پیغام کی پیروی کریں تو دنیا کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ ☆ ممبر پارلیمنٹ نکولا ڈی اور یو نے کہا کہ جو خطاب ہوا شاید ہی میں نے اس سے بہتر کوئی ایڈریس سنا ہو۔ ☆ عرب کے ایک چیف امام اور سکالر محمد جبار نے کہا کہ میں ایک سنی امام ہوں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ اس تقریر نے دنیا میں قیام امن کی بنیاد رکھی ہے۔

سوال پارلیمنٹ ہِل اور ایوان طاہر میں ہونے والے فنکشن کی میڈیا کوریج کے متعلق حضور انور نے کیا اعداد و شمار بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، وزیر اعظم نے اپنے ٹویٹ اکاؤنٹ پر لکھا کہ مجھے آج آٹوا میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ سے مل کر خوشی ہوئی اور ساتھ انہوں نے تصویر بھی دی۔ اس فنکشن کی خبر تقریباً ساڑھے چار ملین افراد تک پہنچی ہے۔ ٹورانٹو میں ایوان طاہر میں ایک پیس سمپوزیم تھا جس میں 614 غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمان شامل ہوئے جن میں مختلف علاقوں کے میئرز، کونسلرز، اخبارات کے صحافی، ڈاکٹرز، پروفیسرز، ٹیچرز، وکلاء وغیرہ شامل تھے۔

سوال پیس سمپوزیم ایوان طاہر میں حضور انور کے خطاب کو سن کر مہمانوں نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، پریس بائٹیرین چرچ کے پادری نے کہا کہ امام جماعت کا پیغام امن، محبت اور امید کا پیغام تھا جس کا رنگ و نسل، شرق و غرب یا کسی خاص وقت یا جگہ سے تعلق نہیں۔ ☆ گریگ کینیڈی جن کی بہن نے حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے، کہا کہ امام جماعت کا پیغام سن کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ میری بہن اتنی محبت کرنے والے اور لوگوں کی خدمت کرنے والوں میں شامل ہوئی ہے۔ ☆ محمد الحلاواجی صاحب صدر نائل ایسوسی ایشن نے کہا کہ مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ پارلیمنٹ میں اس طریق پر کوئی مسلمان رہنما اس طرح خطاب کر سکتا ہے۔

سوال یارک یونیورسٹی میں حضور انور کے خطاب کے بعد شاملین نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، کیٹ کوریئر صاحب Indigenous ایلڈر ممبر آف ٹورانٹو یونیورسٹی نے کہا کہ آج کا دن ایک تحفہ تھا۔ ہم سب مل کر دنیا کے امن کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ☆ ایک طالبہ شیرل کریس نے کہا کہ ہم سب کو اسلام کی بعض حقیقی تعلیمات کا پتا لگا۔ ہماری اور آپ کی یعنی جماعت کی بنیادی اقدار ایک ہی ہیں۔ ☆ ایک خاتون صحافی یوسر البارانی نے کہا کہ امام جماعت نے آپس میں صلح کے ساتھ رہنے کے بارے میں بتایا۔

سوال سسکاٹون میں ہونے والے جماعتی پروگراموں کی خبر کتنے لوگوں تک پہنچی؟

جواب حضور انور نے فرمایا یہاں بھی کچھ پریس کانفرنسیں اور جماعتی پروگرام ہوئے۔ مجموعی طور پر تقریباً 1.78 ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔

سوال مسجد محمود رجائنا کے افتتاح کے متعلق حضور نے کیا تفصیلات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، مسجد محمود رجائنا کے افتتاح کے حوالے سے ایک ہوٹل میں ریسیپشن تھی جس میں دوسو مہمان شامل ہوئے۔ اس میں سسکاٹون صوبہ کے وزیر اعلیٰ، نائب وزیر اعلیٰ، رجائنا سٹی کے میئر، منسٹر برائے پبلک سیفٹی، اپوزیشن کے ڈپٹی ہاؤس لیڈر، قریبی شہروں کے موجودہ اور سابق میئرز، یونیورسٹی آف سسکاٹون کے صدر اور نائب صدر، یونیورسٹی آف رجائنا کے ریلیجس سٹڈیز کے ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ، پروفیسرز، پادری، پولیس چیف اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔

سوال رجائنا کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر حضور انور کا خطاب سننے کے بعد مہمانوں نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، مذاہب عالم کے ایک پروفیسر نے کہا کہ امام جماعت کا پیغام ہماری اس ملٹی کلچرل اور ملٹی ریلیجس سوسائٹی میں باہمی تعاون، اتفاق اور احترام کو ترویج دینے کے لئے بہت اہم تھا۔ ☆ لیجسلیٹو اسمبلی سسکاٹون کے ممبر پال میری مین نے کہا کہ مجھے لگا کہ وہ بہت ہی محبت سے اپنی طرف بلا رہے ہیں اور سب سے محبت کرنے کے لئے تیار اور مستعد ہیں۔ ☆ سسکاٹون کے لیڈر آف اپوزیشن ٹرینٹ ویدرسپون نے کہا کہ امام جماعت احمدیہ کا پیغام طاقتور اور ضروری پیغام تھا جس نے ہمارے مذاہب میں قدر مشترک باتوں کی نشاندہی کی۔

سوال مسجد بیت الامان کے افتتاح کے متعلق حضور انور نے کیا تفصیلات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اسی طرح لائڈ منسٹر ’’مسجد بیت الامان‘‘ کا افتتاح ہوا، چھوٹی سی جگہ ہے۔ 49 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی جس میں سسکاٹون کی لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر اور سابق ممبران پارلیمنٹ، نئے منتخب شدہ میئر، قریبی علاقوں کے میئرز، ڈپٹی میئرز، کونسلر، پروفیسرز، ٹیچرز، صحافی وغیرہ شامل تھے۔ سابق منسٹر برائے امیگریشن اینڈ ڈیفینس جیسن کینیڈی نے کہا کہ مسجد کا افتتاح اور امام جماعت احمدیہ کا دورہ اس پورے علاقے کے لئے علم میں اضافے کا باعث ہوگا اور لوگوں کے سامنے اسلام کا خوبصورت چہرہ پیش کیا جائے گا۔

سوال کیلگری میں ہونے والے پیس سمپوزیم کی حضور انور نے کیا تفصیلات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، کیلگری میں 11 نومبر کو جمعہ کے بعد پیس سمپوزیم تھا۔ اس میں تقریباً 644 مہمانوں نے شرکت کی اور ان مہمانوں میں کینیڈا کے سابق وزیر اعظم بھی شامل ہوئے۔ اسی طرح البرٹا کے منسٹر برائے ہیومن سروسز، کیلگری کے سابق اور موجودہ میئر، سابق وزیر جیسن کینیڈی، یونیورسٹی آف کیلگری کے ڈین اور وائس چانسلر، میئرز اور ڈپٹی میئرز، ریڈ ڈیئر کالج کے پریذیڈنٹ اور لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبران شامل ہوئے۔

سوال حضور انور کا خطاب سن کر مہمانوں نے کن تاثرات کا اظہار فرمایا؟

جواب کینیڈا کے سابق وزیر اعظم سٹیفن ہارپر نے کہا کہ امام جماعت احمدیہ نے ہمیشہ اسلام کا پُرامن پیغام دنیا تک پہنچایا ہے۔ مَیں تمام لوگوں کو کہوں گا کہ اگر انہوں نے یہ خطاب نہیں سنا تو وہ ضرور اسے سنیں۔ ☆ یونیورسٹی آف کیلگری کے ایک پروفیسر نے کہا کہ آج سے اسلام کو ہم بہتر سمجھیں گے اور اسلام سے پہلے سے زیادہ محبت کریں گے۔ ☆ لیڈر آف دی البرٹا پارٹی اور کیلگری ایلبو کی لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر گرین کلارک نے کہا کہ بڑا متاثر کرنے والا، بروقت اور دنیا کے موجودہ حالات کے مطابق تھا۔ ☆ کیلے (Kelly) صاحبہ ایک خاتون ہیں کہتی ہیں کہ میں نے کبھی ایسا پروگرام نہیں دیکھا جس میں ہر طرف مثبت سوچ ہو۔ مجھ جیسی کم علم کو بھی یہ بات اچھی طرح سمجھ آ گئی کہ اسلام ایسا مذہب ہے کہ ہر قوم، نسل اور مذہب کو خوش آمدید کہتا ہے۔

سوال کینیڈا کے دورے کے دوران ہونے والی مجموعی کوریج کے متعلق حضور انور نے کیا اعداد و شمار پیش فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، 32 ٹی وی چینلز نے پانچ زبانوں میں خبریں نشر کیں جن کے ذریعہ چالیس ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ چھ زبانوں میں مختلف ریڈیوز پر تیس خبریں نشر ہوئیں اور ان کے ذریعہ سے آٹھ لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ 227 اخبارات میں بارہ زبانوں میں خبریں اور انٹرویو شائع ہوئے جن کے ذریعہ سے 4.8 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ مجموعی طور پر ساٹھ ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا ہے۔ الحمد للہ۔

سوال حضور انور نے پیس ویلیج میں رہنے والے احمدیوں کو کیا تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، میں پیس ویلیج والے اور ابوڈ آف پیس کے احمدیوں کو کہتا ہوں کہ وہاں اپنا احمدی ماحول پیدا کریں اور قائم کریں اور زیادہ سے زیادہ کوشش کریں کہ صحیح اسلام کا نمونہ آپ قائم کرنے والے ہوں اور خلافت کے ساتھ جس طرح محبت اور اخلاص کا اظہار وہاں میری موجودگی میں کرتے رہے بعد میں بھی اس میں اضافہ کرنے والے ہوں اور بڑھتے چلے جائیں اور اپنے اصل مقصد کو نہ بھولیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور اس کی عبادت میں ہمیں کبھی سست نہیں ہونا چاہئے۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا، اکتوبر، نومبر 2016ء

میں پھر سے کہتا ہوں کہ مغربی دُنیا بھی ذمہ داری سے بَری نہیں ہے
اور یہ ان پر منحصر ہے کہ وہ ذاتی مفادات پورے کریں یا غیر جانبدارانہ طور پر ہماری آئندہ نسلوں کے بہتر اور روشن مستقبل کے لئے کام کریں
اگر ہر پالیسی کی بنیاد عدل اور انصاف پر ہوگی تو تمام اختلافات جنہوں نے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے خود بخود بغیر کسی فساد، خون ریزی اور ظلم کا رستہ اپنائے حل ہو جائینگے

اگر ہم حقیقت میں امن چاہتے ہیں تو ہمیں عدل سے کام لینا ہوگا، ہمیں عدل و انصاف کو اہمیت دینا ہوگی
جیسا کہ اسلام کے پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں دوسروں کے لئے وہی پسند کرنا چاہئے جو اپنے لئے پسند کریں
ہمیں دوسروں کے حقوق کی پاسداری کیلئے بھی ویسا ہی عزم اور جوش دکھانا چاہئے جیسا کہ ہم اپنے لئے دکھاتے ہیں
ہمیں اپنی سوچ کو بلند کرنا چاہئے اور اپنے فائدہ کی بجائے صرف وہی دیکھنا چاہئے جو دنیا کیلئے اچھا ہے، اس دَور میں امن قائم کرنے کے یہی ذرائع ہیں

(یارک یونیورسٹی، ٹورانٹو میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب)

● جو روحانیت خلیفہ کو حاصل ہے وہ الفاظ میں بیان نہیں کی جاسکتی، جب سے میں نے ان کو دیکھا ہے میرے دل کو ایک خاص لذت حاصل ہے، ان کو دیکھ کر ہی ایک روحانیت قائم رہی، ان کے پاس ایک خاص خداداد طاقت ہے، وہ دل کی گہرائی سے تمام دنیا کے امن کی بات کرتے ہیں، خلیفۃ المسیح نے جو بھی باتیں کہیں وہ خلوص نیت سے کہیں کیونکہ میرا دل ان کی باتوں سے لرزتا تھا۔ ● خلیفۃ المسیح کو بات کرنے کا بہت اچھا انداز حاصل ہے، وہ نہایت حکیمانہ طور پر باتیں سمجھاتے ہیں، وہ ایسی باتیں کرتے ہیں جن کو سن کر انسان سوچ میں پڑ جاتا ہے اور جس سے علم کی مزید پیاس پیدا ہوتی ہے ● آج جو باتیں خلیفہ نے کیں وہ بہت حکیمانہ تھیں، خلیفہ سیدھی بات کرتے ہیں اور ایسی بات کرنے سے بالکل نہیں ڈرتے، احمدیہ جماعت حقیقی اسلام کا نمونہ ہے لیکن افسوس ہے کہ میڈیا اسلام کی یہ تصویر نہیں پیش کرتا۔ **(حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب سن کر مہمانوں کے تاثرات)**

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 28 راکتوبر 2016 کی مصروفیات

28 راکتوبر 2016ء (بروز جمعۃ المبارک)

آج نماز فجر کے وقت میں پندرہ منٹ کی تبدیلی ہوئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئے وقت کے مطابق چھ بج کر 45 منٹ پر ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پیس وِلیج کے علاوہ اردگرد کی جماعتوں سے بڑی تعداد میں احباب جماعت مرد و خواتین شامل ہوئے۔ بعض لوگ امریکہ سے بھی بڑے لمبے سفر طے کر کے آئے تھے۔ بعض بذریعہ کار چار سے پانچ گھنٹے کا سفر طے کر کے پہنچے تھے اور بعض ایسے بھی تھے جو بذریعہ جہاز چار گھنٹے کا سفر طے کر کے پہنچے تھے تا کہ اپنے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کر سکیں۔

نماز جمعہ کی مجموعی حاضری 9356 تھی جس میں پانچ ہزار سے زائد مرد احباب اور چار ہزار سے زائد خواتین تھیں۔ مَردوں کے لئے ''مسجد بیت الاسلام'' کے دونوں ہال اور مسجد کے بیرونی احاطہ میں دو بڑی مارکیز لگا کر انتظام کیا گیا تھا۔ خواتین کے لئے ''ایوان طاہر'' میں اور اِس کے علاوہ دو بڑی مارکیز لگا کر انتظام کیا گیا تھا۔

دُور کی جماعتوں سے صبح سے ہی لوگ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگ آئے کہ شعبہ خدمت خلق کو دو ہزار سات سو کاروں کی پارکنگ کا انتظام کرنا پڑا۔ اور شعبہ ضیافت نے ان مہمان احباب کے لئے دوپہر کو ساڑھے چھ ہزار افراد کا کھانا تیار کیا اور پھر شام کے لئے قریباً پانچ ہزار احباب کا کھانا تیار کیا۔ بعض مہمانوں نے رات بھی قیام کیا۔ ان کی رہائش کا انتظام بھی کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بج کر 35 منٹ پر ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بج کر تیس منٹ پر ختم ہوا۔ (خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر کے 17 رنومبر 2016ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔)

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

آج کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر کیا گیا۔

یارک یونیورسٹی (ٹورانٹو) میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

آج پروگرام کے مطابق York University (ٹورانٹو) میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب تھا۔

York University کینیڈا کی بڑی یونیورسٹیز میں سے ایک ہے۔ اس یونیورسٹی کی تاریخ 1959ء سے شروع ہوتی ہے۔ اس میں 11 فیکلٹیز ہیں اور اس وقت 53 ہزار سے زائد طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اساتذہ کی تعداد سات ہزار کے قریب ہے۔ اس یونیورسٹی سے اب تک تین لاکھ کے قریب طلباء تعلیم حاصل کر کے فارغ ہو چکے ہیں جو مختلف شعبہ جات میں اپنی خدمات بجا لا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پولیس کے Escort میں یونیورسٹی کے لئے روانہ ہوئے۔ پولیس کے بارہ موٹر سائیکل قافلہ کو Escort کر رہے تھے۔

قریباً پندرہ منٹ کے سفر کے بعد چھ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یونیورسٹی میں تشریف آوری ہوئی۔ یونیورسٹی کے مین گیٹ پر چانسلر آف یارک یونیورسٹی Greg Sorbara صاحب اور رضا مریدی صاحب جو کہ منسٹر آف ریسرچ اِنوویشن اینڈ سائنس ہیں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ ایک گیسٹ روم میں لے آئے۔ یہاں مختصر قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

آج کی تقریب ''احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن'' کے تعاون سے ہو رہی تھی۔ حضور انور کے استفسار پر صدر AMSA نے بتایا کہ اس وقت یونیورسٹی میں 80 احمدی طلباء اور 150 احمدی طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں اور احمدی طلباء کی ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو یہاں سے تعلیم حاصل کر کے فارغ ہو چکی ہے۔

بعد ازاں ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے جہاں طلباء، اساتذہ اور مہمان حضرات کی بڑی تعداد اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکی تھی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم باسل بٹ صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

چانسلر آف یارک یونیورسٹی کا ایڈریس

بعد ازاں گریگ سوربار چانسلر آف یارک یونیورسٹی نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: 'السلام علیکم۔ عزّت مآب خلیفۃ المسیح!

مَیں بطور چانسلر یارک یونیورسٹی کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مَیں آپ کے خطاب کا انتظار کر رہا ہوں۔ مَیں سوچتا ہوں کہ سامعین میں سے اکثر جانتے ہوں گے کہ خلیفۃ المسیح 2003ء سے جماعت احمدیہ کے روحانی لیڈر ہیں۔ اس مقام پر خلیفۃ المسیح کو جماعت احمدیہ کے لاکھوں افراد کی روحانی تربیت کرنی ہے جو کہ تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ نے زراعت کے بارہ میں تعلیم حاصل کی ہے اور زمین کی دیکھ بھال کا آپ کو تجربہ ہے۔ آپ میں سے اکثر کو نہیں معلوم ہوگا کہ آپ نے افریقہ غانا میں زراعت کا ایک معجزہ دکھایا تھا اور وہ یہ تھا کہ پہلی مرتبہ غانا میں گندم اُگائی گئی۔

عزت مآب خلیفۃ المسیح! جماعت احمدیہ کینیڈا کی پچاس سالہ تقریبات منعقد ہو رہی ہیں، یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے لوگ کینیڈا بھر میں جوش و خروش کی کیفیت میں ہیں۔ آپ نے تمام مصروفیات کے باوجود جماعت کو پچھلے کئی ہفتوں سے بہت وقت دیا ہے۔ آپ کی موجودگی نے وینکوور سے کیلگری اور ٹورانٹو سے آٹوا تک سب کو متأثر کر رکھا ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ جماعت تیزی سے پھیل رہی ہے جس طرح اَور دوسری کینیڈین تنظیمیں پھیل رہی ہیں۔ جماعت کا مشن یہ ہے: ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' جماعت کے ایسے مشن کی

آواز پوری دنیا میں پہنچنی چاہئے۔

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ میرا تعلق اس جماعت سے کم از کم مقامی طور پر یارک ریجن میں کافی دیر سے ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ جماعت کی ابتدا میں یہاں کے ایک مبلغ کی محنت سے وان (Vaughn) میں ایک خوبصورت اور پُرکشش مسجد کی تعمیر شروع ہوئی اور مکمل ہوئی۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ اس مسجد کے اطراف کئی ہزار لوگ بس چکے ہیں۔ خاص طور پر اُن لوگوں نے اپنا اثر اپنے اطراف میں اور دوسری جگہوں پر ڈالا ہے۔

ہم سب خلیفۃ المسیح کے خطاب کو سننے کے لئے منتظر ہیں اور خاص طور پر مَیں کیونکہ یہاں کا چانسلر ہونے کی حیثیت سے مَیں سننا چاہتا ہوں کہ آپ کیا خطاب فرمائیں گے۔

مَیں دعا کرتا ہوں کہ آپ کے خطاب سے اور آپ کے مشن سے کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔

آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ مَیں اس پوڈیم پر اپنا کچھ اظہارِ خیال کرسکوں۔ شکریہ۔'

رضا مریدی صاحب کا ایڈریس

بعد ازاں رضا مریدی صاحب منسٹر آف ریسرچ اِنوویشن اینڈ سائنس نے اپنا ایڈریس پیش کیا:

عزّت مآب خلیفۃ المسیح! چانسلر Sorbara صاحب اور تمام حاضرین! مَیں بہت خوش نصیب ہوں کہ آج مَیں وزیر اعلیٰ صوبہ اونٹاریو کیتھلن وِن اور اونٹاریو کی حکومت کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

ہم اونٹاریو میں آپ کی مہمان نوازی کرکے بہت خوش ہوتے ہیں۔ ہم آپ کے ٹورانٹو اور صوبہ اونٹاریو کے مستقبل کے دَوروں کے منتظر رہیں گے۔ یہ علاقہ ملٹی کلچر ہے اس میں اظہار رائے کی کھلی آزادی ہے نیز مذہبی رواداری بھی ہے جس پر تمام کینیڈا میں ہم عمل کرتے ہیں۔ ٹورانٹو کے اندر 200 سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اس سے زیادہ مذاہب پر لوگ عمل کرتے ہیں۔ نہ صرف ٹورانٹو میں بلکہ تمام کینیڈا میں ہر کوئی اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کرتا ہے۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ ہم کینیڈین ہیں اور ہم آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کرسکتے ہیں۔ بے شک وہ اسلام کی کوئی شاخ ہو یا عیسائیت کی یا یہودیت کی، ہندو ازم، بدھ ازم یا کوئی بھی اَور مذہب ہو۔ یہ کینیڈا کی خوبصورتی ہے۔

کچھ سال قبل مَیں نے اونٹاریو Legislature میں یہ Motion پیش کیا تھا جو کہ 21 فروری انٹرنیشنل زبانوں کا دن تھا۔ بعض آپ میں سے جانتے ہوں گے کہ اس پیشکش کی شروعات بنگلہ دیش سے ہوئی جہاں پاکستانی فوج نے کئی طالبعلموں کو مار دیا جو اپنی زبان بولنے کے لئے کوشش کررہے تھے۔ اس سانحہ کے سبب UNO نے انٹرنیشنل زبانوں کا دن شروع کیا۔ مجھے یہ خوش نصیبی حاصل ہے کہ مَیں اس دن کو اونٹاریو Legislature میں لے کر آیا۔ اس طرح اونٹاریو میں بھی انٹرنیشنل زبانوں کا دن منایا جانے لگا۔ اس کے حق میں تمام پارلیمنٹ کے ممبروں نے ووٹ دیا تھا۔ مَیں نے اپنے ایڈریس میں اس دن کہا کہ اگر مَیں دنیا کی چھ ہزار زبانوں میں hello کہنا چاہوں تو ہم کئی ہفتے یہاں کھڑے رہیں گے۔ لیکن میں نے چالیس مختلف زبانوں میں یہ کہا۔ السلام علیکم کے ساتھ اور کئی زبانوں میں سلام کیا۔ یہ کینیڈا ہے جہاں ہم ایک دوسرے کی خاصیتوں کو قبول کرتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہمارا مختلف ہونا ہی ہماری قوت ہے۔ دنیا کے بعض ممالک میں وہ لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کرنا چاہتے ہیں کہ مذہب کی آزادی ہونی چاہئے اور زبانیں بولنے کی آزادی ہونی چاہئے۔

آج ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ بہت ساری جنگیں چل رہی ہیں۔ ان کی بنیادی وجہ اپنے ملک پر فخر کرنا اور دوسروں کے مذہب، زبان اور رواج وغیرہ کی عزت نہ کرنا ہے۔ یہ میرے مذہب میں بھی دیکھا جاتا ہے۔ مَیں مسلمان پیدا ہوا تھا اور یہ سب مشرقِ وسطیٰ میں دیکھا جارہا ہے۔ وہاں بہت مسائل ہیں۔ لیکن اسلامی دنیا میں ایک رہنما ہیں جو کہ حضرت مرزا مسرور احمد ہیں۔

خلیفۃ المسیح! آپ مسلم دنیا کو اپنی تعلیم، کتب، تقاریر اور میٹنگ کے ذریعہ راہنمائی کررہے ہیں کیونکہ آپ امن، اخوت، تمام لوگوں میں انصاف وغیرہ کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم بہت خوش ہیں کہ آپ نے یہ قدم اٹھایا۔ نیز ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ آپ یہاں آئے۔ آپ کے ساتھ میری دوسری ملاقات ہے۔ پہلی ملاقات کچھ سال قبل ہوئی تھی جب McQuinty اونٹاریو کے Premier تھے۔ تب Hilton ہوٹل میں آپ سے ملنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ آج بھی مَیں خوش قسمت ہوں کہ آپ کے ساتھ ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی کئی مرتبہ ملنے کا موقع ملے گا۔ ایک مرتبہ پھر اونٹاریو میں خوش آمدید۔ ہم آپ کے آئندہ مزید دَوروں کے منتظر رہیں گے۔

آخر میں مَیں کہوں گا ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' یہ ایک بہت اچھا پیغام ہے اور مَیں اس کی ہمیشہ بات کرتا رہتا ہوں۔

یہاں سے جانے سے قبل مَیں ایک خاص احمدی کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ویسے تو اس جماعت سے بہت مرد و خواتین ایسے ہوئے ہیں جو اپنی خصوصیت رکھتے ہیں لیکن ایک ان میں سے بہت عظیم وجود پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام تھے۔ آپ میں سے بعض جانتے ہوں گے کہ مَیں خود Physicist ہوں۔ وہ سائنس کے بہت عظیم وجود ہیں جنہوں نے انسانیت اور سائنس کی خوب خدمات سرانجام دی ہیں۔ ہمیں ہمیشہ انہیں یاد رکھنا چاہئے۔ انہوں نے اٹلی میں ایک سینٹر بنایا تھا جس کا نام Centre for Theoretical Physics ہے۔ اس میں تمام دنیا سے سائنسدان اکٹھے ہوتے ہیں تاکہ وہ اپنی تعلیم اور تحقیق کو مزید بڑھائیں۔

ایک مرتبہ پھر خلیفہ صاحب کا شکریہ ادا کروں گا کہ آپ پھر ہمارے ہاں تشریف لائے۔ خاص کر سال کے اس وقت جب ہم جماعت احمدیہ کینیڈا کا پچاس سالہ جشن منا رہے ہیں۔ شکریہ۔ السلام علیکم۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں اپنا خطاب فرمایا۔ خطاب کا موضوع تھا: ''Justice in an unjust world'' اس خطاب کا اردو ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کا آغاز بسم اللہ الرحمان الرحیم سے فرمایا اور اس کے بعد تمام مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج ہمارے گرد دنیا مسلسل تبدیل ہورہی ہے اور ترقی کی جانب گامزن ہے۔ گزشتہ چند دہائیوں میں تو بلاشبہ غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ تکنیکی ترقی کو لیں تو روز بروز جدید تکنیکی اور سائنسی ایجادات ہورہی ہیں۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں ترقی ہورہی ہے۔ مثلاً جدید ذرائع مواصلات اور الیکٹرانکس میں مسلسل تیزی سے ترقی ہو رہی ہے اور اس ترقی اور ریسرچ سے ہماری زندگیوں میں کافی آسانیاں پیدا ہورہی ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنی عقل اور ذہانت کو استعمال کرکے آگے بڑھا ہے اور اپنی مہارت، پیداوار اور سہولیات میں اضافہ کیا ہے۔ تاہم یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ جہاں انسانیت تیز رفتاری سے ترقی کررہی ہے وہاں اس میں دُوریاں پڑ رہی ہیں اور مسلسل تفرقہ کا شکار ہورہی ہے۔ عالمی امن اور استحکام دن بدن تباہ ہورہا ہے اور خطروں سے گِھر رہا ہے۔ بعض ممالک کے حکمران اور حکومتیں اپنی عوام کے حقوق مہیا کرنے میں ناکام ہورہی ہیں اور ان پر شدید مظالم کررہی ہیں اور ناانصافی برت رہی ہیں، جس کے ردّعمل میں عوام بھی ان کی مخالفت میں اُٹھ رہی ہے اور باغی گروہ بن رہے ہیں اور اس قسم کے متنازعہ علاقے دہشتگردوں اور انتہاپسندوں کے لئے زرخیز میدان بنے ہوئے ہیں۔ اس طرح ایسے گروہوں نے بہت سے ممالک میں اپنی جڑیں پکڑ لی ہیں۔ بعض ایسی مثالیں بھی ہیں کہ جن ملکوں میں خانہ جنگی ہورہی ہے وہاں بعض بیرونی طاقتیں ان ملکوں کے حکمرانوں کی مدد کررہی ہیں جبکہ بعض باغی عناصر کی مدد کررہی ہیں۔ چنانچہ دونوں گروہوں کو ظاہری اور خفیہ طور پر بیرونی معاونت حاصل ہے۔ اور اس کے نتائج ہم سب خون خرابہ، فساد اور معصوم لوگوں کے بہیمانہ قتل و غارت کی صورت میں دیکھ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں جدید ٹیکنالوجی اچھائی کی محرک بنی ہے، وہاں اسے برائی اور تباہی کیلئے بھی استعمال کیا گیا ہے۔ ایسی ٹیکنالوجی بھی حاصل کرلی گئی ہے کہ ایک بٹن کے دبانے سے قومیں صفحۂ ہستی سے مٹ سکتی ہیں۔ مَیں وسیع تباہی مچانے والے ہتھیاروں کی طرف اشارہ کررہا ہوں جو ہماری سوچ سے بھی بڑھ کر دہشت، تباہی اور بربادی کرنے کے قابل ہیں۔ ایسے ہتھیار تیار کئے جارہے ہیں جو کہ نہ صرف موجودہ تہذیب کو تباہ کرسکتے ہیں بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں کیلئے بھی دُکھ اور تکلیف ہی چھوڑیں گے۔ موجودہ دور میں ہم معاشرے کے بہت سے طبقات میں دوہرے معیار اور منافقت دیکھ رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بدامنی، ان لوگوں کے لئے جو انسانیت کا درد رکھتے ہیں، سب سے بڑا مسئلہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیہ مسلم جماعت عالمگیر کے امام ہونے کی حیثیت سے یہ وہ مسئلہ ہے جو کہ مجھے ہر دوسرے مسئلہ سے زیادہ پریشان کئے ہوئے ہے۔ بطور ایک مسلمان رہنما، میرے لئے یہ ذاتی طور پر تکلیف کا باعث ہے کہ آج جو فساد برپا ہے اس کا مرکز نام نہاد مسلمان ہیں اور اس تمام فساد کو اسلام سے منسوب کیا جارہا ہے۔ ایک طرف تو زیادہ تر جنگیں اور جانوں کا نقصان مسلمان دنیا میں ہو رہا ہے جبکہ دوسری طرف نام نہاد مسلمانوں نے اپنی دہشت کا دائرہ مزید پھیلا دیا ہے اور یہاں مغرب میں بھی معصوم لوگوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ ایسے لوگ اپنے نفرت انگیز اور بُرے اعمال کو اسلام کے نام پر جائز قرار دے رہے ہیں۔ اسلام کی خدمت کرنے کی بجائے، یہ تمام اسلام کے نام کو بدنام کرنے کے درپے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اسلام کے لفظ کا مطلب ہی امن، تحفظ اور محبت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس لحاظ سے ہمیں یہ ماننا ہوگا کہ یا تو دہشتگردوں اور انتہاپسندوں کے مذموم اقدامات کلیۃً اسلام کی تعلیمات کے مخالف ہیں یا پھر یہ ماننا ہوگا کہ امن کی بجائے اسلام حقیقتاً ایسا مذہب ہے جو انتہاپسندی اور فساد کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ جاننے کے لئے کہ ان دونوں مخالف بیانات میں سے کون سا ٹھیک ہے، ہمیں بہرصورت اسلام کی حقیقی تعلیمات دیکھنا ہوں گی۔ ہمیں اسلام کے بنیادی ماخذ یعنی اس کی مقدس کتاب قرآنِ مجید کو دیکھنا ہوگا اور مزید یہ کہ اس کے بانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کو دیکھنا ہوگا۔ اس لئے جو وقت میسر ہے اس میں آپ کے سامنے مَیں اسلام کی حقیقی تعلیم پیش کرتا ہوں جس کے بعد آپ بہتر طور پر سمجھ سکیں گے کہ دنیا میں موجود تفرقہ اور فساد اسلامی تعلیم کے باعث ہے یا پھر اس کی وجہ اسلام کی حقیقی تعلیمات سے دُوری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی چند لفظوں میں دنیا اور تمام قوموں کے درمیان امن قائم کرنے کی بنیاد بیان فرما دی تھی۔ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرے کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ میرے خیال میں یہ ازلی ابدی اصول آج بھی وہی اہمیت رکھتا ہے جیسے کہ ماضی میں رکھتا تھا۔ یقیناً ہر انسان اپنے لئے امن اور تمام پریشانیوں اور دکھوں سے خلاصی پسند کرتا ہے۔ ہر انسان امید کرتا ہے کہ اس کے پاس پُرسکون زندگی کے ذرائع ہوں جس میں سختیاں نہ ہوں۔ ہر انسان اچھی صحت چاہتا ہے تاکہ وہ اپنی زندگیوں سے تلخی اور درد کو دُور کرسکے۔ ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ معاشرے میں اس کا ایک اچھا مقام ہو اور دوسروں سے عزت ملے۔ اسی طرح ہر حکومت اور ہر قوم بھی ایسی خوشحالی اور ترقی چاہتی ہے۔ تاہم کتنی قومیں اور کتنے ممالک ہیں جو درحقیقت دوسروں کے لئے بھی امن، ترقی اور کامیابی چاہتے ہیں؟ زبانی دعووں کی حد تک تو یہ کہنا بہت آسان ہے کہ ہاں ہم دوسروں کے لئے بہتر چاہتے ہیں۔ تاہم عملاً یہ بہت زیادہ مشکل اور دشوار ہے۔ جہاں بھی فائدہ کی بات ہو، اکثر لوگ اپنے مفاد اور اپنی بھلائی کو دوسروں کے حقوق پر فوقیت دیتے ہیں۔ یہ انفرادی سطح پر بھی سچ ہے اور اجتماعی طور پر قومی سطح پر بھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: افسوس ہے کہ آج ہمیں بے غرضی کی بجائے خود غرضی ہی نظر آتی ہے۔ اکثر لوگ اور قومیں اپنے حقوق کو فوقیت دیتے ہیں اور اپنے مقاصد اور خواہشات پوری کرنے کی خاطر دوسروں کے حقوق پامال اور غصب کرنے پر تیار ہوتے ہیں۔ مسلمان دنیا میں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حکمران اور عوام نے اپنے مذہب کی حقیقی تعلیمات چھوڑ دی ہیں اور فتنہ و فساد میں پڑے ہوئے ہیں۔ مختصر یہ کہ حکمران اپنی عوام کو تحفظ دینے اور ان کے حقوق قائم کرنے کے فریضہ میں ناکام ہو چکے ہیں اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے باغی گروہ بھی درست اور انصاف

کے طریق سے بھٹک گئے ہیں۔ ہم بار بار مشاہدہ کرتے ہیں کہ دنیا کی اہم طاقتیں انصاف اور استحکام کے رستہ پر چلنے کی بجائے صرف اپنے مفادات حاصل کرنے کی فکر میں ہیں۔ وہ مسلمان حکومتوں کی مدد یا مخالف گروہوں کی مدد کا فیصلہ کریں، اس کی بنیاد اس پر نہیں ہوتی کہ کیا ٹھیک اور درست ہے، بلکہ اس پر ہوتی ہے کہ کون سا گروہ ان کے مفادات بہتر طور پر پورے کر سکتا ہے۔ جبکہ اسلام تو کہتا ہے کہ جیسے ہم اپنی بہتری کی خواہش رکھتے ہیں اور اس کے حصول کے لئے کوشش کرتے ہیں، بالکل اسی طرح ہمیں دوسروں کی بہتری اور ان کے حقوق ادا کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر اس سنہری اصول پر عمل کیا جائے تو اس سے دنیا میں حقیقی امن اور تحفظ کی راہ ہموار ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام امن قائم کرنے کے لئے امانتوں کے حق پورے کرنے پر بھی بہت زور دیتا ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم کی سورہ نساء آیت نمبر 59 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یقینا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں مسلمانوں کو واضح طور پر حکم دیا گیا ہے کہ ان امانتوں کا حق ادا کریں جو ان کو دی گئی ہیں۔ ان میں وہ امانتیں اور عہد بھی شامل ہیں جو انفرادی سطح پر کئے جاتے ہیں اور وہ بھی جو اجتماعی سطح پر کئے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک ذاتی امانتوں کا تعلق ہے تو انسان کو نہ دوسروں کی املاک اور حقوق غصب کرنے چاہئیں اور نہ ہی دوسروں کے حقوق کی ادائیگی سے رُوگردانی کرنی چاہئے۔ جہاں تک اجتماعی امانتوں کا تعلق ہے تو اس کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ عوام، ریاست کے لئے ایسے نمائندے منتخب کرے جو ان کے خیال میں قوم کا حقیقی سرمایہ ہوں۔ جب انتخاب اور نامزدگی کا موقع آئے تو یہ نہ ہو کہ صرف اپنے اتحادی اور پارٹی ممبر کو ہی ووٹ دینا ہے، بلکہ چاہئے کہ وہ یہ دیکھے کہ جس عہدہ کے لئے انتخاب کیا جا رہا ہے اس کے لئے کون زیادہ موزوں اور قابل ہے۔ اس کے بعد جو منتخب ہو جائیں اور جنہیں حکومت کی کلید سپرد کر دی جائے تو پھر انہیں اپنے فرائض مکمل دیانتداری اور انصاف سے ادا کرنے چاہئیں۔ پس یہ تعلیم جمہوریت کا وہ معیار ہے جسے اسلام بڑے فخر سے پیش کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہر معاشرے میں ہر فرد کے ذمہ بعض امانتیں اور فرائض ہوتے ہیں اور معاشرے کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ عام شہری اور حکمران ایک دوسرے کے فرائض حقیقی انصاف سے ادا کریں۔ اگر مسلمان دنیا ان اصولوں پر عمل کرتی تو ہم وہ فتنہ و فساد نہ دیکھتے جس کی لپیٹ میں آج کئی ملک آچکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں ذاتی طور پر یقین رکھتا ہوں کہ اس قرآنی اصول کی عالمگیر اہمیت ہے اور صرف مسلمان دنیا کے لئے نہیں بلکہ یہ تمام دنیا کے لئے مفید ہے۔ تمام ملکوں کے شہریوں کو اپنی پارلیمان اور اسمبلیوں کے لئے ایسے افراد کو منتخب کرنا چاہئے جن کو وہ سمجھتے ہیں کہ یہ قوم کی بہتری اور ترقی کے لئے کام کریں گے۔ جہاں افراد یا کسی مخصوص پالیسی کے لئے ووٹ دینے کا معاملہ ہو وہاں ذاتی تعلقات اور پارٹی کی پیروی کرنے کی بجائے یہی رہنما اصول اپنانا چاہئے۔ اگر ملکی رہنما کرپٹ اور ذاتی مفادات پر توجہ مرکوز کرنے کی بجائے اپنے لوگوں کی ترقی کے لئے کوشش کرنے والے ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ لوگ اپنی حکومتوں کے خلاف کھڑے ہوں یا خانہ جنگی اور اختلافات بڑھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس سے بڑھ کر پھر بڑی طاقتوں اور اقوام متحدہ جیسے عالمی اداروں کو بھی عہدوں اور امانتوں کے حق ادا کرنے کا یہ اصول ہمیشہ مقدم رکھنا چاہئے۔ کمزور ملک ہمیشہ بڑی طاقتوں سے مدد لینے پر مجبور ہوتے ہیں اس لئے بڑی طاقتوں کو چاہئے کہ وہ اپنی اس امانت کا حق ادا کریں جو کمزور ممالک نے ان کے سپرد کی ہوئی ہے۔ بڑی طاقتوں کو چاہئے کہ وہ پسماندہ ممالک کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے میں مدد کرنے کی مخلصانہ کوشش کریں اور انہیں اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ کمزور ممالک کی ترقی اور خوشحالی میں ہی دنیا کا فائدہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح اقوامِ متحدہ میں یہ نہیں ہونا چاہئے کہ بعض ممالک تو اپنی ناجائز طاقتوں کا اظہار کرتے پھریں یا سیکیورٹی کونسل کے مستقل ممبران صرف ذاتی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے طریق پر ویٹو کا حق استعمال کریں جس سے اکثریت کا مفاد خطرہ میں پڑ جائے۔ بلکہ اقوام متحدہ کے تمام ممبران کو چاہئے کہ ایک دوسرے کے ساتھ مِل جل کر کام کریں اور دنیا میں امن و سلامتی کے قیام کے عہد کو پورا کریں جس پر اس ادارے کی بنیاد رکھی گئی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ قومیں نہ تو اپنے عہدوں کو پورا کر رہی ہیں اور نہ ہی عدل وانصاف کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ حال ہی میں اقوام متحدہ کے سابق اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری Anthony Banbury نے ایک آرٹیکل شائع کیا جس میں انہوں نے اقوام متحدہ (جہاں وہ خود کام بھی کر چکے ہیں) کی اپنے مقاصد میں ناکامی کا ذکر کیا۔ وہ نیو یارک ٹائمز میں لکھتے ہیں: مَیں اقوام متحدہ سے پیار کرتا ہوں مگر وہ ناکام ہو رہی ہے۔ بیوروکریسی بہت زیادہ ہے اور نتائج بہت کم۔ اقوام متحدہ کے اصولوں اور مقاصد پر عمل کرنے کی بجائے یا حقیقت کو بنیاد بنانے کی بجائے بہت سے فیصلے سیاسی وجوہات کی بناء پر کر دیئے جاتے ہیں۔

پھر لکھتے ہیں: اگر اقوام متحدہ اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرنا چاہتی ہے تو اس کی ازسرِ نو تجدید کی ضرورت ہے جہاں ایک بیرونی کمیٹی ہو جو سسٹم کی نگرانی کرے اور مناسب تبدیلیوں کی سفارش کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اقوام متحدہ کے قریبی بھی اب اعلانیہ اس کی کمیوں کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ یہ دنیا کا امن اور سلامتی برقرار رکھنے میں ناکام ہو چکی ہے۔ جہاں تک مغربی ممالک کی غلط خارجہ پالیسیوں کی بات ہے تو اس کی گزشتہ سالوں میں تازہ مثال 2003ء میں ہونے والی عراق کی جنگ ہے۔ یو کے کے سابق وزیر خارجہ David Miliband جو اس وقت انٹرنیشنل ریسکیو کمیٹی کے صدر ہیں نے کچھ عرصہ پہلے عراق کی جنگ کے دیرینہ اثرات کے حوالہ سے بات کی۔ عراق میں دہشتگردی اور مستقل عدم استحکام کے حوالہ سے اخبار The Observer کو انٹرویو دیتے ہوئے David Miliband صاحب نے کہا: عراق کی موجودہ صورتحال کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ عراق پر ہونے والا حملہ یا اس کے بعد کے حالات کو خاص طور پر دیکھا جائے۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ کیا صدام حسین عراق کو متحد رکھ سکتا تھا یا داعش جیسی تنظیموں سے عراق کو بچا سکتا تھا تو انہوں نے یہ تسلیم کیا کہ اس کا معمولی امکان تھا۔ یہ بیان سابق ممبر برٹش پارلیمنٹ کا ہے جنہوں نے عراق جنگ کے حق میں ووٹ دیا تھا۔

اسی طرح ایک مشہور کالم نگار Paul Krugman نے حال ہی میں نیو یارک ٹائمز میں لکھا کہ عراق کی جنگ کوئی معصومانہ غلطی نہ تھی۔ یہ ایک ایسا معرکہ تھا جس کی بنیاد انٹیلیجنس کی خبروں پر رکھی گئی تھی جو بعد میں غلط نکلیں۔ عوام کی تسلی کے لئے جو دلائل دیئے گئے وہ صرف اور صرف بہانے اور جھوٹے بہانے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

چنانچہ جن لوگوں نے ابتدائی طور پر عراق کی جنگ کی حامی بھری یا وہ جو اقوامِ متحدہ کے حامی تھے وہ بھی اپنی غلطیوں اور ان کے بھیانک نتائج تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ ایسی ناانصافیوں نے دنیا کے امن کو تباہ و برباد کر ڈالا ہے اور داعش جیسی دہشت گرد تنظیموں کو حکمران بننے اور آگے بڑھنے کے قابل بنا دیا ہے۔ ایسے گروہ اب نہ صرف مسلم دنیا بلکہ ساری انسانیت کے لئے خطرہ بن گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لیکن ابھی بھی نہیں لگتا کہ دنیا ماضی کے سبق سے کچھ سیکھ رہی ہے۔ وزارت خارجہ کی غیر منصفانہ پالیسیاں ابھی بھی غالب ہیں اور مختلف ممالک میں جنگ بھڑکا رہی ہیں جس کے نتیجہ میں معصوم بچوں، عورتوں اور مردوں کی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ بعض بڑی طاقتیں اپنے کاروباری مفادات کو ہر چیز پر فوقیت دیئے ہوئے ہیں اور دوسرے ملکوں کو جدید ترین اسلحہ بیچ رہی ہیں باوجود اسکے کہ صاف نظر آ رہا ہے کہ یہ اسلحہ معصوم لوگوں کو ناکارہ کرنے اور اَن گنت جانوں کے ضیاع کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔ میں جو بھی کہہ رہا ہوں کوئی ڈھکی چھپی یا نئی بات نہیں بلکہ یہ باتیں ایک عرصہ سے عام ہیں۔ مثلاً بعض مغربی ممالک سعودی عرب کو مسلسل اسلحہ بیچ رہے ہیں جو یمن کے لوگوں کو ٹارگٹ کرنے کیلئے استعمال ہو رہا ہے۔ کسی مسلمان ملک کے پاس اتنے بڑے پیمانے پر اسلحہ بنانے والی فیکٹریاں نہیں جو ایسے جان لیوا اور جدید ہتھیار بنا سکیں۔ پس مغربی ممالک ہی ان کا ذریعہ ہیں۔ بعض بڑی طاقتیں مسلمان حکومتوں کو اسلحہ بیچ رہی ہیں جبکہ دوسری حکومتیں انہی ملکوں میں باغی عناصر کو اسلحہ بیچ رہی ہیں۔ پس ہر دو فریق کو بیرونی طور پر اسلحہ اور مدد فراہم کی جا رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عام فہم بات ہے کہ اگر اسلحہ کی یہ تجارت روک دی جائے تو مسلمان ممالک کے پاس ایک دوسرے سے لڑنے کے لئے کوئی اسلحہ نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ بعض مغربی ممالک کے تجزیہ نگاروں نے بھی اس قسم کی عالمی تجارت کرنے والوں کی منافقت اور اخلاقی گراوٹ پر آواز اٹھائی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اگر اس تجارت کے متعلق سوال کیا جائے تو حکومتیں یا تو ایسے سوالات کو بالکل ہی نظرانداز کر دیتی ہیں یا ایسے کاموں کو جائز قرار دینے کی کوشش کرتی ہیں جو کہ صریحاً ناجائز ہیں۔ اگر انہیں کسی بات کی فکر ہے تو یہ کہ ان کے چیک کلیئر ہوں تا کروڑوں ڈالرز ان کے قومی بجٹ میں شامل ہو سکیں۔ مختصر یہ کہ پیسہ بولتا ہے اور اخلاقیات کا نام و نشان بھی دیکھنے کو نہیں ملتا۔ اب ایسے ماحول میں زمین پر امن کیسے قائم ہو سکتا ہے جہاں دہشتگرد تنظیمیں کثیر تعداد میں بھاری اسلحہ اور فنڈز حاصل کرنے میں مسلسل کامیاب ہوتی نظر آ رہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں اکثر یہ سوال اٹھاتا ہوں کہ دہشتگرد تنظیم داعش کیلئے یہ کیسے ممکن ہوا کہ وہ اتنی امیر ہو گئی۔ وہ اپنے کروڑوں ڈالرز کہاں سے حاصل کرتی ہے؟ اس کی فنڈنگ ابھی تک کیوں نہیں روکی گئی؟ وہ کس طرح تیل کی تجارت اور اسلحہ خرید رہے ہیں؟ مغربی طاقتوں اور اقوام متحدہ نے تو طاقتور ملکوں پر بھی نہایت سخت پابندیاں لگائی ہوئی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ داعش جیسی تنظیموں کی فنڈنگ کو نہیں روک سکے؟ اب اس قدر تاخیر کے بعد بھی جب داعش کی فنڈنگ روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے تب بھی وہ کروڑوں ڈالرز کما رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حال ہی میں کینیڈا کے وزیر برائے امن عامہ (Public Safety) نے اعلان کیا ہے کہ وہ آئندہ داعش کو اسلامی مملکت کے نام سے کبھی نہیں پکاریں گے۔ انہوں نے کہا ہے کہ داعش نہ تو اسلام ہے اور نہ ہی کوئی مملکت ہے۔ ان کا یہ بیان بہت عمدہ تھا اور اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مغربی ممالک اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ایسے جنگ وجدل کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔ تاہم ان گروپس کی فنڈنگ اور نشونما کو روکنے کے لئے مؤثر طریقے اختیار نہیں کئے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں نے دنیا میں جاری عدل وانصاف کی کمی کے متعلق تفصیلی بات کی ہے اس لئے اب میں بیان کروں گا کہ اسلام کے نزدیک عدل کے کیا معنی ہیں؟ جیسا کہ وقت محدود ہے میں قرآن کریم کی دو آیات بیان کروں گا جو کہ اسلام کی بے نظیر عدل اور انصاف کی تعلیم پر روشنی

کلامُ الامام

”گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ڈالتی ہیں۔ سورۃ نساء کی آیت نمبر 136 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے ایماندارو! تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے (اور) اللہ کے لئے گواہی دینے والے بن جاؤ۔ گو (تمہاری گواہی) تمہارے اپنے (خلاف) یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف (پڑتی) ہو۔ اگر وہ (جس کے متعلق گواہی دی گئی ہے) غنی ہے یا محتاج ہے تو (دونوں صورتوں) میں اللہ ان دونوں کا (تم سے) زیادہ خیرخواہ ہے۔ اس لئے تم (کسی ذلیل) خواہش کی پیروی نہ کیا کرو۔ تا عدل کر سکو اور اگر تم (کسی شہادت کو) چھپاؤ گے یا (اظہار حق سے) پہلو تہی کرو گے تو (یاد رکھو کہ) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔

اس سورۃ میں مسلمانوں کو یہ تاکید کی گئی ہے کہ وہ اپنے خلاف اور اپنے گھر والوں کے خلاف بھی گواہی دینے کے لئے تیار رہیں تا کہ سچ کا بول بالا ہو اور عدل قائم ہو سکے۔ ایک مسلمان کی سچائی کے ساتھ وابستگی ہر چیز سے بالا ہونی چاہئے۔ اسی طرح سورۃ المائدہ کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے ایماندارو! تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے لئے ایستادہ ہو جاؤ، اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو، وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔

مسلمانوں کو اپنے ہی نفسوں کے خلاف گواہی دینے کی نصیحت کرنے کے بعد اس آیت میں قرآن کریم نصیحت کرتا ہے کہ مسلمان تمام لوگوں سے عدل اور احسان کا سلوک کریں چاہے وہ ان کے مخالف اور دشمن ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ انصاف کا وہ اعلیٰ معیار ہے جس کی تعلیم اسلام دیتا ہے۔ لیکن اگر موجودہ اسلامی حکومتیں ان تعلیمات پر عمل پیرا نہیں تو یہ ان کا قصور ہے۔ لہٰذا ان حکومتوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے اسلام کو موردِ الزام ٹھہرانا ناانصافی اور غلط ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں پھر سے کہتا ہوں کہ مغربی دنیا بھی ذمہ داری سے بری نہیں ہے اور یہ ان پر منحصر ہے کہ وہ ذاتی مفادات پورے کریں یا غیر جانبدارانہ طور پر ہماری آئندہ نسلوں کے بہتر اور روشن مستقبل کے لئے کام کریں۔ اگر ہر پالیسی کی بنیاد عدل اور انصاف پر ہوگی تو تمام اختلافات جنہوں نے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے خود بخود بغیر کسی فساد، خون ریزی اور ظلم کا رستہ اپنائے حل ہو جائیں گے۔ اگر ہم حقیقت میں امن چاہتے ہیں تو ہمیں عدل سے کام لینا ہوگا۔ ہمیں عدل و انصاف کو اہمیت دینا ہوگی۔ جیسا کہ اسلام کے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں دوسروں کے لئے وہی پسند کرنا چاہئے جو اپنے لئے پسند کریں۔ ہمیں دوسروں کے حقوق کی پاسداری کیلئے بھی ویسا ہی عزم اور جوش دکھانا چاہئے جیسا کہ ہم اپنے لئے دکھاتے ہیں۔ ہمیں اپنی سوچ کو بلند کرنا چاہئے اور اپنے فائدہ کی بجائے صرف وہی دیکھنا چاہئے جو دنیا کیلئے اچھا ہے۔ اس دور میں امن قائم کرنے کے یہی ذرائع ہیں۔

خطاب کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں دل کی گہرائیوں سے خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ تمام فریقوں اور تمام قوموں کو فہم و فراست عطا کرے تا وہ انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے بے غرض ہو کر مل جل کر کام کرنے والے ہوں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور کا یہ خطاب سات بج کر 35 منٹ پر ختم ہوا۔ تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر کافی دیر تک تالیاں بجائیں۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یونیورسٹی کے چانسلر Greg Sorbara اور منسٹر رضا مریدی صاحب کے ساتھ گیسٹ روم میں تشریف لے آئے۔ یہاں چائے اور ریفریشمنٹ کا پروگرام تھا۔ اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یونیورسٹی کے چانسلر اور منسٹر رضا مریدی صاحب سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی واپس پیس ولیج کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔ قریباً پچیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیس ولیج تشریف آوری ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم ڈاکٹر ابراہیم احمد منیب صاحب ابن مکرم سیّد میر محمود احمد ناصر صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر ابراہیم صاحب کا گھر پیس ولیج میں ناصر سٹریٹ پر واقع ہے۔ یہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ دیر قیام فرمایا۔ اس دوران ناصر سٹریٹ پر پیس ولیج کے مکینوں کا ایک ہجوم اکٹھا ہو چکا تھا اور مسلسل نعرے لگا رہا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناصر سٹریٹ اور احمدیہ ایونیو سے گزرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ بشیر بشریٰ سٹریٹ پر آنا تھا۔ یہ سارا راستہ ہی مرد و خواتین اور بچوں، بچیوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں یہ لوگ جمع تھے کہ جب بھی ان کے پیارے آقا کا اس راستہ سے گزر ہوگا تو وہ جہاں اپنے آقا کا دیدار کریں گے وہاں السلام علیکم کہنے کی سعادت پائیں گے۔

رات ساڑھے دس بجے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر آنے کے لئے پیدل روانہ ہوئے تو ان عشاق نے بڑے پرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ خواتین اور بچیاں اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ اس راستہ پر دائیں بائیں ہر طرف سے سینکڑوں کیمرے مسلسل تصاویر بنا رہے تھے۔ حضور انور کے ایک ایک لمحے کی تصویر جہاں ان کے دلوں پر بن رہی تھی وہاں ان کے کیمروں میں بھی محفوظ ہو رہی تھی۔ اللہ یہ سعادتیں اس بستی کے مکینوں کے لئے مبارک کرے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب پر مہمانوں کے تأثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب نے سامعین کے دلوں پر گہرا اثر ڈالا اور بعض مہمانوں نے برملا اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

☆ Cat Courier، Indigines Elder Member of University of Toronto نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج کا دن ایک تحفہ تھا۔ ایسی باتیں سن کر بہت لطف آتا ہے کہ ہم سب مل کر دنیا کے امن کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح انسانوں کی خدمت اور انسانوں کے برابر کے حقوق کے بارہ میں سن کر دل کو خوشی ہوتی ہے۔ جو بات مجھے خاص طور پر پسند آئی، وہ یہ تھی کہ خلیفۃ المسیح نے جو کچھ بھی کہا وہ دل کی گہرائی سے کہا۔ جب کوئی سچائی کی باتیں دل سے کرتا ہے تو وہ ہمیشہ یادگار رہتی ہیں۔ یہ بھی کہ وہ دنیا کی دوسری طرف سے آکر وہی پیغام پیش کر رہے ہیں جسے ہم پسند کرتے ہیں۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں کہ آج کی اس تقریب میں شامل ہوا۔

☆ John Muthangi، Kenyan Catholic Priest From North York نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کو دنیا کے مسائل اور مشکلات کا خوب علم ہے۔ یہ سن کر میں بہت حیران ہوا تھا کہ ان کو کتنا گہرا علم ہے۔ جو باتیں انہوں نے قرآن کریم سے پیش کیں وہ نہایت آسان زبان میں سمجھ آ گئیں۔ یہ بات خاص طور پر مجھے پسند آئی کہ خلیفہ صاحب نے بیان کیا کہ دنیا میں جو مختلف جنگیں ہو رہی ہیں وہ کسی خاص طاقت کی مدد یا اس کی سرپرستی میں ہو رہی ہیں اور اگر بڑی حکومتیں امداد کرنا چھوڑ دیں یہ سب کچھ ختم ہو سکتا ہے۔

☆ ایک طالبہ علم Sheryl Cress نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ بہت اچھا موقع تھا جس میں ہم سب کو اسلام کی بعض حقیقی تعلیمات کا پتہ لگا۔ اب مجھے اسلام کا کچھ علم حاصل ہو گیا ہے۔ اب میں صرف گمان پر نہیں چل رہی۔ خلیفہ صاحب نے امن کے حوالے سے خوب اچھی باتیں کیں۔ یہ بات خاص طور پر تعریف کے لائق ہے کہ خلیفہ صاحب نے سمجھایا کہ ہم میں بہت ساری باتیں تعلیمات کے حوالہ سے ملتی جلتی ہیں لیکن ہماری ایک دوسرے سے ناآشنائی کی وجہ سے سمجھی نہیں جاتیں۔ یہ بات سمجھ کر بہت اچھا لگ رہا ہے کہ ہماری اور آپ لوگوں کی بنیادی اقدار ایک ہی ہیں۔ آپ سب کا شکریہ کہ آپ نے اس پروگرام کا انعقاد کیا۔

☆ Candidate of Record، Constentine Tubus Conservative Party Vaughn نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے علاقہ میں بہت احمدی رہتے ہیں۔ پہلی دفعہ خلیفۃ المسیح کی باتیں سن کر بہت اچھا لگا۔ مجھے پتہ لگا ہے کہ خلیفۃ المسیح نے یورپین پارلیمنٹ اور دنیا کے دوسرے حکومتی اداروں میں خطاب کیا ہے۔ اس لحاظ سے آج مجھے خوشی ہے کہ مجھے خلیفۃ المسیح کی باتیں سننے کا موقع ملا۔ یہ بات خلیفۃ المسیح نے خوب واضح کی کہ آج انسانیت کیلئے امن کتنا ضروری ہے۔ اگر امن نہیں ہے تو باقی سب ہیچ ہے۔ انکی باتیں نہایت آسان لیکن خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ یہ بات تعریف کے لائق ہے کہ آج کی دنیا میں جبکہ مسلمانوں میں بہت انتہا پسند تنظیمیں فساد برپا کر رہی ہیں ایک ایسی اسلامی جماعت ہے جو کھلے طور پر اس فساد کو برا کہتی ہے اور اسلام کے بارہ میں صحیح پیغام پہنچاتی ہے۔

☆ Yousar Albrani جرنلسٹ نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا: یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ خلیفۃ المسیح نے آپس میں صلح کے ساتھ رہنے کے بارہ میں بتایا۔ ایک جرنلسٹ ہونے کے لحاظ سے میں اکثر امن اور عورتوں کے حقوق کے بارہ میں لکھتی ہوں۔ لیکن جب ایک اتنا بڑا لیڈر اس بارہ میں بات کرتا ہے تو وہ ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ وہ دنیا کے تمام لوگوں کو ایک اچھا پیغام دے رہے ہیں۔ یہ بات خلیفۃ المسیح نے وضاحت سے بیان کی کہ اسلامی دنیا میں جو مسائل چل رہے ہیں۔ ان کے پیچھے دوسری حکومتوں کا ہاتھ ہے۔ یہ بات میرے دل کو بہت اچھی لگی کہ خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ ان کو ذاتی طور پر دکھ ہوتا ہے جب وہ دنیا کے حالات کے بارہ میں پڑھتے ہیں۔ میں آپ کو اور خلیفۃ المسیح کو کہوں گی کہ یہ اچھا کام جاری رکھیں کیونکہ اس وقت دنیا کو اس کی اشد ضرورت ہے۔

☆ Swami Bhagwan Shankar، Divine Light Awakening Society Canada نے کہا کہ میں عظیم خلیفۃ المسیح کے بارہ میں سب سے پہلے کہنا

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

چاہوں گا کہ جو روحانیت ان کو حاصل ہے وہ الفاظ میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ جب سے مَیں نے ان کو دیکھا ہے میرے دل کو ایک خاص لذّت حاصل تھی۔ ان کو دیکھ کر ہی ایک روحانیت قائم رہی۔ مَیں ان کے لئے بہت خوش ہوں کہ وہ یہاں آئے۔ ان کے پاس ایک خاص خداداد طاقت ہے۔ وہ دل کی گہرائی سے تمام دنیا کے امن کی بات کرتے ہیں۔ میرے خیال میں انہوں نے یہ بات نہایت واضح کردی کہ اسلام کا دہشتگردی اور انتہاپسندی سے دُور دُور تک کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے۔ یہ قرآن کریم کی بات مجھے بہت پسند آئی کہ انسان کو سب سے پہلے خودغرضی کو چھوڑ کر دوسروں کے بارہ میں سوچنا چاہئے۔ بے شک اگر اپنی کوئی برائی یا اپنے کسی قریبی کی برائی کو تسلیم کرنا پڑے۔ کیونکہ سچائی سچائی ہی ہے۔ یہ بات بھی انہوں نے بتائی کہ بڑی حکومتیں چھوٹی حکومتوں پر پابندیاں تو لگادیتی ہیں لیکن ساتھ ہی وہ ایسے کام کرتی ہیں جن سے دنیا کا امن خراب ہوتا ہے اور ان تنظیموں کو بڑھاوا ملتا ہے۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ دنیا میں ہم امن قائم نہیں کرسکتے اگرچہ تمام روحانی کتب میں امن کے بارہ میں لکھا ہے اور ہمارے پاس پیسہ بھی خوب ہے۔ یہ بات بھی خلیفہ صاحب نے سمجھائی کہ اگر ہم خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں تو ہم اس کی تمام مخلوق سے کیوں نہیں کرتے۔ مَیں یہ نہیں کہوں گا کہ میرے خیال میں بلکہ مجھے کامل یقین ہے کہ خلیفۃ المسیح نے جو بھی باتیں کہیں وہ خلوص نیت سے کہیں کیونکہ میرا دل ان کی باتوں سے لرزتا تھا۔ ان کو دیکھ کر ہی ایک خاص لذّت حاصل ہوتی تھی۔ وہ کسی کو خوش کرنے نہیں آئے تھے نہ ہی کوئی بات منوانے بلکہ ان کی باتیں صرف سچائی کی باتیں تھیں جو خود ہی سمجھ آرہی تھیں۔ مَیں بھی انہیں کی طرح دعا کرتا ہوں کہ انسانیت کو ان تمام اقدار کا علم ہوجائے اور وہ ان کی قدر کریں۔

☆ ٹورانٹو سے آنے والی ایک مہمان Hillary Puncharad نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے آج اسلام کی بہت سی باتیں پس منظر کے ساتھ ہمیں سمجھائیں جبکہ میڈیا ایسا نہیں کرتا۔ اسلام کے بارہ میں انہوں نے جو باتیں بیان کیں وہ سن کر بہت اچھا لگا۔ مَیں ایک بدھسٹ ہوں اور مجھے بتایا گیا کہ خلیفۃ المسیح کی حیثیت دلائی لاما یا پوپ کی مانند ہے۔ اس بات کی مجھے بہت خوشی ہے کہ مَیں اُن کے ساتھ ایک ہی کمرہ میں بیٹھ سکی۔ میرے خیال میں بہت لوگوں کو ان کا پیغام دیکھنا اور سننا چاہئے اس سے بہت فائدہ ہوگا۔

☆ Mississauga سے آنے والی ایک مہمان خاتون Sharmain صاحبہ نے کہا کہ آج جو باتیں خلیفۃ المسیح نے کیں وہ بہت حکیمانہ تھیں۔ یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ خلیفۃ المسیح سیدھی بات کرتے ہیں اور ایسی بات کرنے سے بالکل نہیں ڈرتے۔ احمدیہ جماعت حقیقی اسلام کا نمونہ ہے لیکن افسوس ہے کہ میڈیا اسلام کی یہ تصویر نہیں پیش کرتا۔ جو بھی باتیں خلیفۃ المسیح نے کہیں ہم سب جانتے ہیں کہ وہ سب سچ ہیں۔ مَیں ہمیشہ اسلام کے بارہ میں یہ گمان رکھتی تھی لیکن آج خلیفۃ المسیح نے وہ سب کچھ آسان زبان میں سمجھا دیا۔ جتنا بھی مجھے علم ہے کہ جماعت احمدیہ مختلف خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوتی ہے اور مَیں کہوں گی کہ آپ اپنا کام جاری رکھیں۔ خلیفۃ المسیح کی باتوں سے مجھے سوچنا پڑتا ہے کہ مَیں کیا خدمت کررہی ہوں اور مَیں خود کتنی نیک ہوں۔ مَیں اپنی زندگی میں کیا کررہی ہوں۔ خلیفۃ المسیح نے بالکل ٹھیک کہا کہ دنیا کو صرف پیسے کی فکر ہے لیکن اصل فکر دوسروں کے امن اور ہمدردی کی ہونی چاہئے۔ خلیفۃ المسیح کو بات کرنے کا بہت اچھا انداز حاصل ہے۔ وہ نہایت حکیمانہ طور پر باتیں سمجھاتے ہیں۔ وہ ایسی باتیں کرتے ہیں جن کو سن کر انسان سوچ میں پڑجاتا ہے اور جس سے علم کی مزید پیاس پیدا ہوتی ہے۔ ایسا محسوس ہوا ہے کہ تمام سامعین کو یہی محسوس ہوا ہوگا۔

☆ Mario Romaldi نارتھ یارک سے آنے والے ایک مہمان نے کہا کہ جو باتیں خلیفۃ المسیح نے کہیں وہ سب عام سچائیاں ہیں۔ کوئی بھی شخص جو سن رہا تھا نہیں کہہ سکتا کہ خلیفۃ المسیح کی بات کے ساتھ مَیں متفق نہیں ہوں خواہ وہ کیسا ہی عقیدہ رکھتا ہو۔ دنیا کا امن صرف سب لوگوں کو مل کر ایک مقصد کے لئے کام کرنے پر حاصل ہوسکتا ہے۔ بہت سے لوگ ہال میں موجود تھے لیکن خلیفہ صاحب نے اس انداز میں باتیں فرمائیں کہ لگ رہا تھا جیسے اکیلا انسان ان سے گفتگو کررہا ہے۔

......☆......☆......☆......

اعلان برائے کارکنان درجہ دوم صدرانجمن احمدیہ قادیان

صدرانجمن احمدیہ قادیان میں محرر کے طور پر خدمت کے خواہش منداحباب کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ:

(1) امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے اور امیدوار کی تعلیم کم ازکم 2+10 سیکنڈ ڈویژن کم ازکم 45% فیصد نمبر حاصل کئے ہوں۔ اس سے تعلیم زائد ہونے کی صورت میں بھی کم ازکم سیکنڈ ڈویژن یا اس سے زائد نمبر ہوں۔

(2) جامعہ احمدیہ قادیان کے طلباء جو میٹرک پاس کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں کم ازکم دوسال تعلیم حاصل کرکے امتحان میں کامیاب ہوگئے ہوں مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ ومحترم ناظر صاحب تعلیم کی تصدیق و سفارش کے بعد حسب طریق وقواعد درجہ دوئم کے امتحان میں شامل ہوسکتے ہیں۔

(3) امیدوار کا خوش خط ہونا لازمی ہوگا اور اردو Inpage کمپوزنگ جاننا اور رفتار کم ازکم 25 الفاظ فی منٹ ہونی چاہئے۔

(4) صرف وہ امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو صدرانجمن احمدیہ کی طرف سے محررین کیلئے لئے جانے والے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے۔

(5) جو دوست صدرانجمن احمدیہ میں بطور محرر خدمت کے خواہش مند ہوں اور مندرجہ بالا شرائط پر پورا اُترتے ہوں وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست فارم نظارت دیوان صدرانجمن احمدیہ قادیان سے منگوالیں۔ اپنی درخواست مجوزہ فارم کی تکمیل کرکے نظارت دیوان میں بھجوادیں۔ درخواست فارم ملنے پر امتحان کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی انہیں پر غور ہوگا۔

(6) نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم کے ہر جز میں کامیاب ہونا لازمی ہے جو درج ذیل ہے۔

- قرآن کریم ناظرہ مکمل۔ پہلا پارہ باترجمہ
- چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز مکمل باترجمہ
- کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات
- مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ
- نظم از درّثمین (شان اسلام)
- انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ (2+10)
- حساب بمطابق معیار میٹرک، عام معلومات

(7) تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والوں کا انٹرویو ہوگا۔ خدمت کے لئے انٹرویو میں کامیابی لازمی ہے۔

(8) تحریری امتحان وانٹرویو دونوں میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت منداور تندرست ہوں گے۔

(9) اگر کسی امیدوار کی جماعت کی کسی اسامی میں سلیکشن ہوتی ہے تو اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

(10) سفرخرچ قادیان آمدورفت امیدوار کے اپنے ہوں گے۔

(ناظر دیوان صدرانجمن احمدیہ قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کرسکتے ہیں:

موبائل: 09815433760، 09464066686 دفتر: 01872-501130

E-mail: nazaratdiwanqdn@gmail.com

کلامُ الامام

’’کوئی مذہب ہو، خواہ قوم ہو، خواہ جماعت ہو بغیر رُوحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 61)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

’’کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق، ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہئے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 60)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 ردسمبر 2016ء بروز جمعرات صبح 10:30 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ
(اہلیہ نعیم احمد گوندل صاحب، لندن)

16 ردسمبر 2016ء کو 59 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ آپ حضرت چوہدری غلام محمد گوندل صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی نواسی تھیں۔ آپ نے تقریباً 15 سال تک لجنہ ویسٹ ہِل میں بطور سیکرٹری ضیافت خدمت کی توفیق پائی۔ جلسہ سالانہ پر بہت خوشی کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، بہت خوش اخلاق اور ہر دل عزیز خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹے اور چار پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم چوہدری بشیر الدین محمود صاحب
(ابن مکرم چوہدری مہر دین صاحب، ڈرگ روڈ، کراچی)

9 ردسمبر 2016ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا حضرت چوہدری لیکھڑ خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ آئی۔ 1968ء تک کئی سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر انچارج روٹی لنگر خانہ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ کراچی آنے پر سیکرٹری جائیداد ضلع کراچی کے علاوہ حلقہ ڈرگ روڈ کراچی کے صدر اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ساری زندگی جماعتی خدمات میں پیش پیش رہے۔ مرکزی وفود کی مہمان نوازی بڑی خوش دلی سے کرتے تھے اور اپنی استطاعت سے بڑھ کر خیال رکھتے تھے۔ بیماروں اور ضرورتمندوں کی مالی اعانت بھی کیا کرتے تھے۔ چندوں میں باقاعدہ تھے۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، خلافت کے لئے بے پناہ محبت اور غیرت رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ ان مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5 رجنوری 2017ء بروز جمعرات نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ نویدہ عامر صاحبہ
(اہلیہ مکرم عامر انیس صاحب، یوکے)

یکم جنوری 2017ء کو 46 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ آپ مکرم چوہدری منور احمد صاحب آف دار الصدر شمالی ربوہ کی بیٹی اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مرحوم کی بھانجی تھیں۔ آپ کو ناصر پبلک سکول ربوہ میں بطور ٹیچر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ ربوہ قیام کے دوران لجنہ اماء اللہ ربوہ کی سرگرم رکن رہیں اور صدر صاحبہ لجنہ کے ساتھ کئی سال خدمت کی توفیق پائی۔ یوکے آنے کے بعد یہاں بھی لجنہ میں خدمت بجالاتی رہیں۔ بیماری کے باوجود اپنے بچوں کو 5 سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کروایا۔ بہت نیک، دعا گو، صوم وصلوٰۃ کی پابند، فدائی اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں اپنے میاں کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ حسن آراء منیر صاحبہ
(اہلیہ مکرم میجر منیر احمد صاحب شہید، لاہور)

6 رنومبر 2016ء کو برین ہیمبرج کی طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے پاک بھارت جنگ میں اپنے میاں کی شہادت کے بعد نہایت صبر واستقلال اور جوانمردی سے حالات کا مقابلہ کیا اور بچوں کی بہت اچھی تعلیم وتربیت کی۔ آپ نے نائب صدر لجنہ ضلع لاہور کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ لمبا عرصہ سیکرٹری ناصرات ضلع لاہور کی حیثیت سے خدمت بجالاتی رہیں۔ آپ کو تبلیغ کا بھی بہت موقع ملا۔ سوال وجواب کی مجالس میں غیر احمدیوں کے اعتراضات کا جواب دینے کی خداداد صلاحیت رکھتی تھیں۔ آپ کو قرآن کریم، کتب حضرت مسیح موعودؑ اور اخبار الفضل کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، غریبوں کی ہمدرد، بہت نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(2) مکرم محمد رشید چوہدری صاحب
(ابن مکرم چوہدری محمد نذیر صاحب، امریکہ)

6 رنومبر 2016ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت چوہدری غلام رسول صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ نے 1962ء میں امریکہ سے پیٹرلیم انجینئرنگ کی ڈگری مکمل کی۔ کچھ سال امریکہ میں ملازمت کے بعد والدین کی خواہش پر پاکستان چلے گئے وہاں پر محکمہ سوئی گیس میں ملازمت اختیار کی۔ وہاں پچیس سال سروس مکمل کرنے کے بعد چیف انجینئر کی پوزیشن سے ریٹائر ہوئے اور پھر واپس امریکہ آگئے۔ آپ کو مسجد بیت الرحمان کی تعمیر میں پراجیکٹ مینجر کے علاوہ کئی جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو خلافت کے ساتھ بے انتہا عشق اور محبت تھی۔ نظام جماعت اور عہدیداران کے خلاف کوئی بات سننا گوارا نہ کرتے تھے۔ نمازیں باقاعدگی سے باجماعت ادا کرتے اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ سرکاری سہولتوں کو ذاتی کاموں میں استعمال کرنے کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ آپ کی ایمانداری اور سچائی پر آپ کے ساتھ کام کرنے والے بھی رشک کیا کرتے تھے۔ بہت خوددار تھے یہاں تک کہ اپنے بچوں سے بھی مدد لینے پر عار محسوس کرتے تھے۔ بڑی فعال اور سادہ زندگی گزاری۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک نواسے مکرم طلحہ چوہدری صاحب وقف کرکے شعبہ فنانس میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم چوہدری عبدالرحیم نذیر صاحب
(ابن مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب۔ ربوہ)

21 رجولائی 2016ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ باقاعدہ قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور دیگر جماعتی کتب واخبارات کا مطالعہ کرنا آپ کا معمول تھا۔ تحریک جدید کے پانچ ہزار مجاہدین میں شامل تھے۔ قیامِ پاکستان کے بعد قادیان میں حفاظت مرکز کی ڈیوٹی کی توفیق پائی۔

(4) مکرمہ نعیمہ فرحت صاحبہ
(اہلیہ مکرم عبدالماجد خاں صاحب مرحوم۔ ربوہ)

2 رنومبر 2016ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت چوہدری عبدالحئی خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی نواسی اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کاٹھگڑی کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ آپ نے لاہور میں اپنے حلقہ میں لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری تحریکِ جدید اور سیکرٹری مال کے علاوہ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں خدمت کی بھی توفیق ملی۔ اپنے عزیز رشتہ داروں کی خوشی غمی میں شریک ہوتی تھیں اور سب کی ضرورتوں کا خیال رکھتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، غریبوں کی ہمدرد، بہت نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم حافظ مدبر احمد مربی سلسلہ ریسرچ سیل ربوہ کی پھوپھی تھیں۔

(5) مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری نذیر احمد گھمن صاحب، گولارچی، ضلع بدین)

15 ردسمبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ بہت مہمان نواز تھیں۔ واقفین زندگی کی بہت عزت کرتی تھیں۔ غریبوں کی ہمدرد اور ان کی ضرورتوں کا خیال رکھتی تھیں۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ اپنا تمام زیور خود اپنے ہاتھوں سے مریم شادی فنڈ اور مقامی مسجد کے لئے جمع کروا یا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم خلیل احمد تنویر صاحب (وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن) ربوہ کی والدہ تھیں۔

(6) مکرم خلیل احمد خالد صاحب
(سابق معلم وقف جدید، حال جرمنی)

29 رجولائی 2016ء کو 79 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد کے ذریعہ ہوا جنہوں نے 1933ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اس پر آپ کے بھائیوں نے آپ کو گھر سے اور تمام جائیداد سے بے دخل کر دیا اور آپ ربوہ آکر آباد ہو گئے اور محنت مزدوری کر کے اپنی فیملی کی کفالت کرنے لگے۔ آپ کو تعلیم الاسلام کالج میں بطور لیبارٹری اسسٹنٹ خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ پھر کچھ عرصہ بعد زندگی وقف کردی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ جو کہ اس وقت وقف جدید کے انچارج تھے انہوں نے آپ کو معلم وقف جدید کے طور پر سیالکوٹ کے علاقہ بھڈال میں تعینات کیا۔ بعدازاں چک 98 شمالی سرگودھا میں خدمت بجا لاتے رہے۔ آپ کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ تبلیغ کے ساتھ ساتھ انسانیت کی خدمت کرنے کا بھی جنون کی حد تک شوق تھا۔ کئی سال گاؤں میں بچوں کو قرآن پڑھانے کی توفیق ملی اور ایلوپیتھی کا علم ہونے کی وجہ سے لوگوں کا مفت علاج بھی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں بہت شفا رکھی تھی۔ آپ 15 سال سے زیادہ عرصہ تک اورنگی ٹاؤن کراچی کے صدر بھی رہے۔ 1990ء میں آپ جرمنی چلے گئے اور آپ کو جرمنی میں بھی فولڈا جماعت کے صدر کے طور پر خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ خلافت کے ساتھ ایک مضبوط تعلق تھا اور اپنے بچوں کو بھی خلافت سے پختہ تعلق قائم رکھنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرم فیض احمد فیض صاحب (آف سوئٹزرلینڈ)

18 راگست 2016ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ 1992ء میں سوئٹزرلینڈ آئے تھے۔ جماعت کی خدمت کے لئے جب بھی بلایا جاتا تو آپ فوراً حاضر ہوجاتے تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ بطور صدر جماعت خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ ایک کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔ جب بھی Winterthur کے شہر میں بک سٹال لگایا جاتا تو اس میں آپ ضرور شرکت کرتے اور ہمیشہ بھرپور وقت دیتے۔ Wigoltingen میں جب مسجد نور کی جگہ خریدی گئی تو جماعت نے ان سے کہا کہ اس جگہ کو آباد کرنا ہے تو یہ فوراً لبیک کہتے ہوئے اس جگہ شفٹ ہو گئے اور ایک لمبا عرصہ بطور خادم مسجد کے طور پر خدمت سرانجام دیتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب (آف ہمبرگ، جرمنی)

22 ردسمبر 2016ء کو 96 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ بہت نیک، دعا گو، انتہائی صابر وشاکر، عبادت گزار، خلافت کے لئے بے پناہ محبت اور غیرت رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ بے حد ملنسار اور مہمان نواز تھے اور دوسروں کو دعا کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے رہتے تھے۔ آپ لوگوں کے غم اور خوشی میں شریک ہوتے تھے۔ آپ مکرم سید کمال یوسف صاحب (ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ ناروے) کے ماموں تھے۔

(9) مکرم شیخ قمر محمود صاحب (آف کوبلنز، جرمنی)

16 ردسمبر 2016ء کو 45 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کافی عرصہ سے برین ٹیومر کی وجہ سے بیمار تھے اور طویل بیماری کا بڑی ہمت اور صبر سے مقابلہ کیا۔ آپ نے ریجنل امیر اور کوبلنز جماعت کے صدر کے علاوہ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مسجد طاہر کوبلنز کی تعمیر میں بھی کلیدی کردار ادا کرنے کی توفیق ملی۔ نظام جماعت اور خلافت سے نہایت اخلاص کا تعلق تھا۔ بہت عبادت گزار، ملنسار، صابر وشاکر، نیک اور باوفا انسان تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیتے تھے۔ تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔ تبلیغی پروگراموں میں اپنے جرمن دوستوں کو لایا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

لڑکا اور لڑکی جب بیاہ شادی کے بندھن میں بندھتے ہیں تو ان کو ایک دوسرے کو سمجھنے میں کچھ وقت لگتا ہے
اس لئے بہت صبر سے، حوصلہ سے ایک دوسرے کی طبیعتوں کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اگر ایک دفعہ صبر اور حوصلہ دکھایا جائے تو
پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندگی بھر ایسے جوڑے کامیابی سے اپنی زندگی گزارتے ہیں اور ان کی آئندہ نسلیں بھی ان راستوں پر چلنے والی ہوتی ہیں

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25؍اکتوبر 2014ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ان ہر دو نکاحوں کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور فریقین کو، لڑکے کو، لڑکی کو، ان کے خاندانوں کو آپس میں پیار اور محبت سے ایک دوسرے سے سلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاص طور پر لڑکا اور لڑکی جب بیاہ شادی کے بندھن میں بندھتے ہیں تو ان کو ایک دوسرے کو سمجھنے میں کچھ وقت لگتا ہے۔ اس لئے بہت صبر سے، حوصلہ سے ایک دوسرے کی طبیعتوں کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اگر ایک دفعہ صبر اور حوصلہ دکھایا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندگی بھر ایسے جوڑے کامیابی سے اپنی زندگی گزارتے ہیں اور ان کی آئندہ نسلیں بھی ان راستوں پر چلنے والی ہوتی ہیں جو پیار اور محبت اور سلوک سے رہنے والے راستے ہیں، ان پر چلنا سکھانے والے راستے ہیں۔

پس ہمیشہ اس بات کو نئے قائم ہونے والے رشتوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ایک دوسرے کی غلطیوں سے صَرفِ نظر کریں، کمزوریوں سے صَرفِ نظر کریں۔ ایک دوسرے کی خوبیوں کو تلاش کریں اور صبر اور حوصلہ سے اگر کوئی بات بُری بھی لگے تو اس کو برداشت کرنے کی عادت ڈالیں۔ اللہ کرے کہ یہ رشتے ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہوں۔

پہلا نکاح عزیزہ ایمن عقیل بنت مکرم واثق عقیل صاحب (امریکہ) کا ہے جو عزیزم عدنان حیدر مربی سلسلہ ابن مکرم جمیل حیدر صاحب (کینیڈا) کے ساتھ پانچ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ بچی کی طرف سے مکرم کلیم اللہ صاحب وکیل ہیں۔

یہ دونوں بچے جو ہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی چوہدری غلام حیدر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل میں سے ہیں۔ ایک صحابی کی نسل میں سے، دوسرے لڑکا جو ہے مربی سلسلہ ہے۔ اس لحاظ سے ان پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کہ اپنی زندگیوں کو ایسا نمونہ بنائیں جو دوسروں کے لئے بھی قابل تقلید ہو۔ کیونکہ بغیر اس کے اگر اپنی زندگی، گھریلو زندگی اچھی نہیں تو دوسروں کو بھی انگلی اٹھانے کا موقع ملتا ہے کہ پہلے اپنے گھر کو سنبھالو پھر ہمیں نصیحت کرو۔ اور مربی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ بہت زیادہ جماعت کی تربیت کی طرف توجہ دے۔ صرف مسائل سیکھ لینا اور تبلیغ کر لینا کام نہیں ہے۔ بلکہ تربیت ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اس لحاظ سے مربی کو عملی نمونہ بننا چاہیے۔ اور عملی نمونہ کا پہلا اظہار اس کے گھر سے ہوتا ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ثریّا مبارک چیمہ واقفۂ نو کا ہے جو مکرم مبارک احمد چیمہ صاحب (لندن) کی بیٹی ہیں۔ یہ سلمان حسین عباسی واقف نَو ابن مکرم صفدر حسین عباسی صاحب کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

دونوں خاندان ایسے ہیں جو پرانے احمدی خاندان ہیں۔ جماعت کی خدمت کی ان کو توفیق مل رہی ہے اور بچے بھی دونوں واقف نَو ہیں۔ اس لحاظ سے ان دونوں کو اپنی جماعتی ذمہ داریوں کو اور گھریلو ذمہ داریوں کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات سمجھ آجائے تو انشاء اللہ تعالیٰ پھر زندگی بڑی خوشگوار گزرتی ہے کیونکہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کرنے والے ہوتے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا: رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن

......☆......☆......☆......

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ
اتنا تعلق اسے اپنی جان سے بھی نہ ہوگا۔ (صحیح مسلم)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی ﷺ

✡ مرکز احمدیت قادیان میں مورخہ 12 دسمبر 2016 کو مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مرشد احمد ڈار صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن نے کی اور ترجمہ بھی پیش کیا۔ مکرم تنویر احمد ناصر صاحب نائب ایڈیٹر اخبار ہفت روزہ بدر نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولانا سید کلیم الدین احمد صاحب قاضی سلسلہ احمدیہ قادیان نے ''آنحضرت ﷺ اور اکرام ضیف'' کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم صادق رہبر صاحب اور ان کے ساتھیوں نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم مولوی نیاز احمد نائک صاحب استاد جامعہ احمدیہ قادیان نے ''سیرت آنحضور ﷺ عشق الٰہی کے آئینہ میں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس موقع پر نظارت اصلاح و ارشاد قادیان کے شعبہ تعلیم القرآن و وقف عارضی کی جانب سے 8 سال سے کم عمر میں قرآن مجید مکمل کرنے والے بچوں میں اسناد تقسیم کی گئیں اور قرآن مجید کا تحفہ دیا گیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔ (سید مبشر احمد عامل، صدر عمومی، لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

✡ جماعت احمدیہ سری نگر میں مورخہ 11 دسمبر 2016 کو مسجد نور فیض آباد میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم اعجاز احمد نائک صاحب نے کی۔ مکرم مولوی عارف احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔ مکرم ڈاکٹر شمیم احمد وانی صاحب نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غربا و مساکین سے ہمدردی'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم ایڈووکیٹ مرزا سلیم بیگ صاحب نے ایک نعت ''تو ہے حبیب کبریا صل علیٰ صل علیٰ'' خوش الحانی سے سُنائی۔ آخر پر مکرم مولوی مقصود احمد بھٹی صاحب مبلغ سلسلہ سری نگر نے ''عظمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب میں خاکسار نے آنحضرت ﷺ کے اخلاق عالیہ کے چند پہلو بیان کئے۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (این ڈی وانی، امیر جماعت احمدیہ سری نگر)

مبلغین و داعین الی اللہ شعبہ نور الاسلام کی تبلیغی مساعی

✡ مکرم سلطان محمد احسن صاحب داعی الی اللہ نگران صوبہ مہاراشٹر و تلنگانہ نے مورخہ 15 نومبر تا 13 دسمبر 2016 کو مہاراشٹر و تلنگانہ کا دورہ کیا۔ موصوف نے متھرا (صوبہ یوپی) میں Mysticism اور مورخہ 24 نومبر کو پونہ (صوبہ مہاراشٹر) میں تین طلاق کے موضوع پر منعقدہ کانفرنس میں شرکت کر کے جماعتی مؤقف پیش کیا اور کئی دانشوروں سے ملاقات کی۔ بعدہ حیدر آباد و سکندر آباد کا دورہ کر کے 3 ریفریشر کورسز کا انعقاد کیا۔

مکرم سہیل احمد سی جی صاحب داعی الی اللہ نگران صوبہ دہلی، کرناٹک و لکشدیپ نے مورخہ 10 نومبر تا 20 دسمبر 2016 دہلی اور صوبہ کرناٹک کی 7 جماعتوں کا دورہ کیا اور عصر حاضر میں تبلیغ میں سوشل میڈیا کی اہمیت اور طریق کے متعلق 4 کلاسز منعقد کیں۔ 10 یونیورسٹیز، کالجز اور اسکولز میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا اور لٹریچر تقسیم کیا اور لائبریریز میں جماعتی کتب رکھوائیں۔ نیز 7 دانشوروں سے ملاقات کی۔

✡ مکرم صالح احمد صاحب مبلغ و نگران صوبہ پنجاب نے مورخہ 15 نومبر تا 9 دسمبر 2016 کو صوبہ پنجاب کا دورہ کیا اور پنجاب یونیورسٹی چنڈیگڑھ میں منعقدہ بک فیئر میں شرکت کی۔ نیز ایک یونیورسٹی اور ایک کالج میں جا کر کئی دانشوروں سے ملاقات کر کے جماعت کا تعارف کروایا اور لٹریچر تقسیم کیا۔

✡ مکرم شاہ ہارون صاحب مبلغ و نگران صوبہ یوپی نے مورخہ 13 نومبر تا 14 دسمبر 2016 صوبہ یوپی کی 8 جماعتوں کا دورہ کیا۔ ایک یونیورسٹی میں جا کر جماعت کا تعارف کرایا اور جماعتی کتب رکھوائیں۔

(شیراز احمد، انچارج شعبہ نور الاسلام قادیان)

جماعت احمدیہ بنگلور میں تبلیغی سیمینار کا انعقاد

✡ مورخہ 11 دسمبر 2016 کو احمدیہ مسجد ولسن گارڈن میں مکرم حشمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت ایک تبلیغی سیمینار کا انعقاد ہوا۔ مکرم سی جی سہیل صاحب داعی الی اللہ شعبہ نور الاسلام نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد اسماعیل صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی نے کی۔ مکرم حافظ رفیق الزمان صاحب نائب مبلغ انچارج بنگلور نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ مکرم شارق سہگل صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ نے سیمینار کی غرض و غایت بیان کی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیام امن کے سلسلہ میں کی جانے والی عظیم الشان مساعی پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔ بعدہ خاکسار اور مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب نے احباب جماعت کے سوالوں کے جواب دیئے۔ بعد ازاں مکرم بشارت احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور مکرم سی جی سہیل صاحب نے مختلف تبلیغی موضوعات پر اظہار خیال کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (میر عبد الحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

جماعت احمدیہ ایسٹ گوداوری آندھرا پردیس میں مختلف جماعتوں میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا بابرکت انعقاد

✡ جماعت احمدیہ دونتی کرّو میں مورخہ 12 دسمبر 2016 کو زیر صدارت مکرم شیخ میرا صاحب صدر جماعت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ حسین صاحب نے کی۔ نعت کے بعد مکرم مولوی لقمان احمد صاحب نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

✡ جماعت احمدیہ ونگلہ پوڑی میں 13 دسمبر 2016 کو بعد نماز مغرب جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم میر محی الدین صاحب نائب صدر نے کی۔ تلاوت قرآن پاک مکرم تاج الدین صاحب نے کی اور نظم مکرم ناگور صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار اور مکرم مولوی محبوب پاشا صاحب معلم سلسلہ نے سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

✡ جماعت احمدیہ وبلسہ میں مورخہ 17 دسمبر 2016 کو مکرم محمد محبوب علی صاحب امیر ضلع کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم مینوں پاشا صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ بعدہ مکرم امیر صاحب اور خاکسار نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔

✡ جماعت احمدیہ رام چندر پورم میں مورخہ 18 دسمبر 2016 کو زیر صدارت مکرم ناگور محی الدین صاحب صدر جماعت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک عزیزم اکمل نے کی، نظم مکرم محبوب پاشا صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم محبوب پاشا صاحب معلم سلسلہ نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔

✡ جماعت احمدیہ بیرور بیٹہ میں مورخہ 18 دسمبر 2016 کو بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت مکرم مستان صاحب صدر جماعت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک عزیزم شیخ باب جی نے کی، نظم ناگور صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے آنحضرت ﷺ کی زندگی کے پیارے واقعات سنائے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

✡ جماعت احمدیہ مرملہ میں مورخہ 19 دسمبر 2016 کو زیر صدارت مکرم شیخ علی صاحب جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مکرم یوسف خرم صاحب نے کی، نظم کے بعد مکرم محمد یعقوب پاشا خرم صاحب نے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان جلسوں کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(ایچ ناصر الدین، مبلغ انچارج ایسٹ گوداوری، آندھرا پردیش)

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

MBBS IN BANGLADESH
YOUR SAFE & AFFORDABLE DESTINATION FOR PURSUING MBBS IS BANGLADESH
ADMISSION IN PVT MEDICAL COLLEGES SESSION 2016
BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
JAHRUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
MONNO MEDICAL COLLEGE
ENAM MEDICAL COLLEGE
GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
Salient Features:
Recognised By MCI IMED & BM&DC
Lowest Packages Payable In Installments
Excellent Faculty & Hostel facility
Package Starts From 33,000 USD
(20.00 Lacs Approx.) With Hostel.
Contact With Original Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
An ISO 9001 - 2008 Certified Consultancy
Qureshi Building, Opp. Akhara Building, Next Building To KBD Book Shop, Near Budshah Bridge, Sgr.-190001
Mob.: 09596580243 | 09419001671
Email: needseducation@outlook.com
H/o:- 69/C 5th floor, Panthapath Dhaka
Saba Ads #9906928638

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8094: میں مہ پارہ سطوت زوجہ مکرم داؤد احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوٹھی دار السلام ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22رنومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/41,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور نقرئی: ایک سیٹ 4 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: داؤد احمد الامۃ: مہ پارہ سطوت گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 8095: میں مصور احمد پرویز ولد مکرم محمود احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن گڑگاؤں صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8رمئی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرحان مبشر العبد: مصور احمد پرویز گواہ: داؤد احمد

مسل نمبر 8096: میں اے۔صباح الدین ولد مکرم عبد الرزاق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 54 سال تاریخ بیعت 2002، ساکن رابعہ منزل، امباٹو پاراموپو ڈاکخانہ تھاتھا منگلم ضلع پلاّ کڈ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10رمارچ 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 4.5 سینٹ رہائشی زمین تین کمروں اور ایک ہال پر مشتمل ایک مکان۔ خاکسار نے یہ زمین اپنی بیوی کے نام خریدا ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی۔ایچ۔نثار احمد العبد: اے۔صباح الدین گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8097: میں زرینہ زوجہ مکرم اے۔اکبر علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ بیعت 2002، ساکن رابعہ منزل، امباٹو پاراموپو ڈاکخانہ تھاتھا منگلم ضلع پلاّ کڈ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10رمارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 16 گرام 22 کیریٹ، حق مہر وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایم۔اے۔محمود الامۃ: زرینہ گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8098: میں صوفیہ حارث زوجہ مکرم حارث۔ایس صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن رابعہ منزل، امباٹو پاراموپو ڈاکخانہ تھاتھا منگلم ضلع پلاّ کڈ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10رمارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 24 گرام زیور طلائی بطور حق مہر وصول شد، اسکے علاوہ 80 گرام زیور طلائی (22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم۔اے۔محمود الامۃ: صوفیہ حارث گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8099: میں مہراج بانو زوجہ مکرم اے۔صباح الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال تاریخ بیعت 2002، ساکن رابعہ منزل، امباٹو پاراموپو ڈاکخانہ تھاتھا منگلم ضلع پلاّ کڈ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10رمارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیور: 15 گرام 22 کیریٹ، حق مہر وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایم۔اے۔محمود الامۃ: مہراج بانو گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8100: میں وحیدہ بانو زوجہ مکرم محمد خالد اشرف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن 25/8 (ڈی۔ایچ) روڈ، کولکاتہ۔8 ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28رستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 20 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/30,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد اشرف الامۃ: وحیدہ بانو گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8101: میں انور حمید بانڈے ولد مکرم اے بی۔حمید بانڈے صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن رشی نگر ضلع شوپیان صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24راکتوبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اشفاق مجید لون العبد: انور حمید بانڈے گواہ: ناصر احمد بھٹ

مسل نمبر 8102: میں ساحرہ کے زوجہ مکرم ابراہیم۔بی صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 44 سال پیدائشی احمدی، ساکن عارفہ منزل، کے کے پورم (موگرال)، کاساراگوڈ، کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10راکتوبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: تین کڑے 24 گرام، 3 چین 40 گرام، انگوٹھی 1 گرام بالیاں 4 گرام (22 کیریٹ)، جائداد مالیت -/1,94,580 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ابراہیم الامۃ: ساحرہ۔کے گواہ: محمد عظیم

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Sabba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Satnam Singh Property Dealer
کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ڈیلر
کالونی ننگل باغبان، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

وَسِّعۡ مَکَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

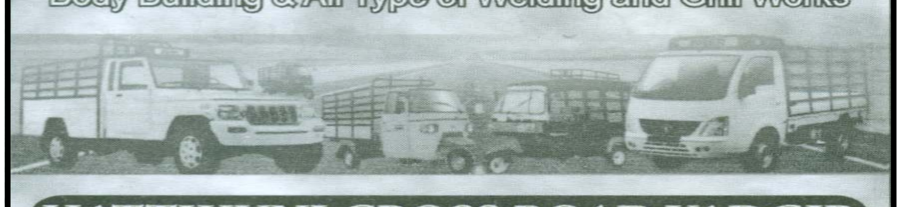

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر 20

اکساتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ معمولی دشمنی سے کس قدر برائیوں کا اور بدیوں کا وارث بنا اور پھر یہ بدیاں جب اپنے بچے دیں گی تو پھر ایک کے بعد دوسری برائی آتی ہے۔ ایک بدی دوسرا بچہ پیدا کر دیتی ہے۔ جب اپنے بچے دیں گی تو کہاں تک نوبت پہنچے گی۔ فرمایا کہ میں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دو اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں، اس کی خلاف ورزی تمہارا چال چلن ہے، پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہو گا۔ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمہارا طریق انبیاء علیہم السلام کا سا طریق ہو۔ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی ہے کہ ذاتی اعداء کوئی نہ ہوں کوئی ذاتی دشمنی نہ ہو۔ فرمایا خوب یاد رکھو کہ انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو۔ ہاں اللہ اور اس کے رسول کی عزت کے لئے الگ امر ہے۔ اللہ اور رسول کے عزت کا سوال پیدا ہوتا ہے تو وہاں دشمنی پیدا ہو جاتی ہے یعنی جو شخص خدا اور اس کے رسول کی عزت نہیں کرتا بلکہ ان کا دشمن ہے اسے تم اپنا دشمن سمجھو۔ اسے دشمن سمجھنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ تم اس پر افتراء کرو اور بلا وجہ اس کو دکھ دینے کے منصوبے کرو۔ نہیں بلکہ اس سے الگ ہو جاؤ اور خدا تعالیٰ کے سپرد کر دو معاملہ۔ ممکن ہو تو اس کی اصلاح کے لئے دعا کرو۔ اپنی طرف سے کوئی نئی بھاجی اس کے ساتھ شروع نہ کرو یعنی کوئی نیا جھگڑا شروع نہ کر دو اس کے ساتھ۔ فرمایا کہ یہ امور ہیں جو تزکیہ نفس سے متعلق ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ ایک دشمن سے لڑتے تھے اور محض خدا تعالیٰ کے لئے لڑتے تھے آخر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے نیچے گرا لیا اور اس کے سینے پر چڑھ بیٹھے اس نے جھٹ حضرت علی کے منہ پر تھوک دیا۔ آپ فوراً اس کی چھاتی پر سے اتر آئے اور اسے چھوڑ دیا اس لئے کہ اب تک تو میں محض خدا تعالیٰ کے لئے تیرے ساتھ لڑتا تھا لیکن اب جبکہ تو نے میرے منہ پر تھوک دیا ہے تو میرے اپنے نفس کا بھی کچھ حصہ اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ پس میں نہیں چاہتا کہ اپنے نفس کے لئے تمہیں قتل کروں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے نفس کے دشمن کو دشمن نہیں سمجھا۔ ایسی فطرت اور عادت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ اگر نفسانی لالچ اور اغراض کے لئے کسی کو دکھ دیتے اور عداوت کے سلسلوں کو وسیع کرتے ہیں تو اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی کیا بات ہو گی۔

پس کسی ذاتی رنجش کی وجہ سے کسی کو دکھ نہیں دینا اور اللہ اور رسول کے دشمن کو اپنا دشمن سمجھو۔ وہاں سے اٹھ جاؤ اس کے لئے دعا کرو اس کی اصلاح کی کوشش کرو اور اس کے حملوں کا جواب دو جو جائز طریقے ہیں لیکن یہ نہیں کہ اس کی ہر بات کو برا سمجھتے ہوئے مکمل طور پر غلط طریقے سے دشمنی پر اُتر جاؤ۔ یہ بھی غلط ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کا حقیقی فہم اور ادراک عطا فرمائے اور اپنا فضل فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والی ہماری نمازیں اور عبادتیں ہوں۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی باریکی کو سمجھنے والا ہمیں بنائے اللہ تعالیٰ۔ ہمارا ہر فعل چاہے وہ دنیاوی ہو، اس نیت سے ہو کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر حال میں حاصل کرنا اور مقدم رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆ ......

آج مسلمانوں کے پاس قرآن ہے لیکن اسکے باوجود فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں مسیح موعودؑ کو مان کر اُمّت واحدہ بن جاؤ

قرآنِ کریم کو حقیقت میں ماننے والوں کے لئے اس کے سوا کوئی راستہ نہیں کہ وہ قرآنی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعودؑ کو مانیں اور آپؑ کے بعد آپؑ کے جاری نظامِ خلافت کے ساتھ تعلق پیدا کریں۔ جب یہ صورت ہوگی تو تبھی ایک رسّی کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم پورا ہوگا۔ آج مسلمانوں کے پاس قرآن ہے لیکن اس کے باوجود فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں، جیسا کہ مَیں نے کہا، اور اس حد تک اختلاف ہے کہ ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگائے جاتے ہیں۔ الزام تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کو دیا جاتا ہے کہ یہ دوسرے مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں جبکہ خود ان کے اپنے لٹریچر ایک دوسرے پر تکفیر کے فتووں سے بھرے پڑے ہیں۔ پس جب فرقوں میں بٹنے کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوگئی ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا جیسا کہ مَیں نے کہا، تو جب یہ پیشگوئی پوری ہوگئی ہے تو پھر مسیح موعود کا ظہور بھی ہؤا۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت تم پر اتار دی ہے کہ جو مسیح موعود کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ یعنی فرقوں میں بٹنے کے بعد پھر اسلام کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو بھیج دیا ہے۔ اب حکم یہ ہے کہ اختلاف ختم کرو اور اگر حقیقت میں حبل اللہ کے انعام سے فیض پانا چاہتے ہو تو مسیح موعود کو مان کر اُمّتِ واحدہ بن جاؤ۔

(حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے اختتامی خطاب فرمودہ 26؍جون 2011ء بمقام کالسروئے، جرمنی)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 9 February 2017 Issue No. 6

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

آج جبکہ اسلام کو ہر جگہ بدنام کیا جا رہا ہے خود مسلمان ممالک میں مسلمان، مسلمان کے خون کا پیاسا ہے اور مسلمان کے عمل اسلام کی تعلیم سے دُور جا چکے ہیں

ایسے میں ہم احمدیوں نے ہی دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنا ہے اور اس کے لئے سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے

جلسہ سالانہ بنگلہ دیش اور سیرالیون کے موقع پر شاملین جلسہ کو قیمتی نصائح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 3رفروری 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج بنگلہ دیش کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اس دفعہ ان کے آخری دن کے جلسہ سے میں نے خطاب نہیں کرنا تھا اس لئے انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ خطبہ میں ہی اس حوالہ سے کچھ بات کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش کی جماعت بھی بڑی مخلص جماعت ہے یہ بھی وہ ملک ہے جس میں وہاں کے احمدیوں نے جان کی قربانی بھی دی ہے۔ بارہ تیرہ کے قریب شہید ہوئے سختیاں بھی برداشت کیں اور کر رہے ہیں لیکن احمدیت اور حقیقی اسلام پر ایمان اور یقین میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے پکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور یقین میں ہمیشہ اضافہ کرتا چلا جائے۔ اسی طرح سیرالیون میں بھی آج جلسہ سالانہ شروع ہوا ہے اور وہاں بھی ان کو موسم کی وجہ سے پریشانی تھی اور کچھ سکیورٹی کے خدشات تھے۔ انہوں نے بھی دعا اور جلسہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے کہا اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بھی بابرکت فرمائے۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس مقصد کے لئے یہ جلسے منعقد ہوتے ہیں اس مقصد کی رُوح کو ہم سمجھنے والے ہوں اور پھر اُسے حاصل کرنے والے ہوں چاہے وہ جلسہ دُنیا کے کسی ملک میں ہو۔ بنگلہ دیش میں یا سیرالیون میں یا افریقہ میں یا کہیں اور۔ اور وہ مقصد کیا ہے؟ وہ مقصد وہ ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف اوقات میں جلسے کے حوالے سے بیان فرمایا۔ مجھے اُمید ہے کہ جلسہ کے افتتاح کے موقع پر بنگلہ دیش والے بھی، سیرالیون والے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کو سُن چکے ہیں۔ دنیا کے ہر احمدی کو ہر وقت یہ مقصد اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ صرف تین دن کا مقصد نہیں ہے بلکہ ایک احمدی مسلمان کی تمام زندگی کا مقصد ہے۔ پس ہر وقت ہمیں ان مقاصد کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جلسہ کا مقصد ایک یہ ہے کہ زہد اور تقویٰ پیدا ہو۔ اب یہ کوئی عارضی چیز نہیں ہے مستقل رہنے والی چیز ہے۔ پھر جلسے پر آنا تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کے خوف کا حقیقی ادراک دلانے والا ہو۔ یہ بھی ایک مستقل چیز ہے یعنی ایسا خوف جو صرف خوفزدہ ہو کر ڈرنے والا خوف نہیں ہے بلکہ اپنے محبوب کی ناراضگی کا خوف ہو۔ پھر یہ کہ جلسہ پر آنا اور روحانی ماحول ایک دوسرے کے لئے دلوں میں نرمی پیدا کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے محبت میں بڑھانے والا ہو۔ آپس میں ایسا بھائی چارہ پیدا ہو جائے جس پر دنیا رشک کرے کہ ایسے نمونے ہی حقیقی اسلامی تعلیم کا اظہار ہیں۔

آپ علیہ السلام نے اس بات کی ضرورت کا بھی احساس دلایا کہ آپ کے ماننے والے انکسار اور عاجزی دکھانے والے ہوں۔ تکبر اور غرور کو اپنے اندر سے بالکل نکال دیں۔ اپنی روحانی ترقی کے معیار حاصل کر کے پھر اسلام کی حقیقی خوبصورت تعلیم کو اپنے ہم وطنوں میں پھیلائیں جہاں جہاں کے رہنے والے احمدی ہیں۔ مخالفت اگر ہے تو یہ ہمارے کام ختم نہیں کر سکتی۔ حکمت سے تبلیغ کا کام ہم نے ہر جگہ جاری رکھنا ہے اور یہی ہمارا مقصد ہے۔ آج جبکہ اسلام کو ہر جگہ بدنام کیا جا رہا ہے خود مسلمان ممالک میں مسلمان مسلمان کے خون کا پیاسا ہے اور مسلمان کے عمل اسلام کی تعلیم سے دور جا چکے ہیں ایسے میں ہم احمدیوں نے ہی دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنا ہے اور اس کے لئے سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر دعائیں کرنی ہیں اپنے کاموں میں برکت کے لئے اللہ تعالیٰ سے ہی مانگنا ہے اور پھر اپنے عملی نمونے حسن اخلاق کے بھی قائم کرنے ہیں تا کہ دنیا کو نظر آئے کہ اگر اسلام کی تعلیم کے مطابق عبادتوں کے اعلیٰ معیار دیکھنے ہیں تو احمدیوں میں دیکھو۔ اگر اسلام کی تعلیم کے مطابق حقوق العباد کے اور حسن خلق کے اعلیٰ معیار دیکھنے ہیں تو احمدیوں میں دیکھو۔

حضور انور نے فرمایا: یہ جلسہ اس لئے منعقد کیا جاتا ہے کہ اس ماحول میں رہ کر یعنی ان تین دنوں میں جو ماحول بنتا ہے اس میں رہ کر اپنے زنگ اُتاریں، دلوں کے زنگ اُتاریں۔ اعتقادی لحاظ سے بیشک یہاں کے رہنے والے احمدی بہت مضبوط ہیں اور جیسا کہ میں نے ذکر کیا اس کے لئے بنگلہ دیش کے احمدیوں نے جانیں بھی قربان کیں لیکن اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک سے یہ چاہتا ہے کہ اسلام کے اس نشاۃ ثانیہ کے زمانے میں اپنی عملی حالتوں کو بھی اعلیٰ معیاروں پر لے کر جائے۔ ہم نمازوں کی پابندی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کریں اپنی نمازوں کے اندر نمازوں کی روح کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اس بارے میں میں گذشتہ دو خطبات میں بڑی تفصیل سے بیان کر چکا ہوں۔ حقوق العباد کی ادائیگی اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ ادا کریں۔ جیسا کہ ذکر ہوا جلسوں کے مقاصد میں ایک مقصد زہد اور تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ تقویٰ کے بارے میں وضاحت فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تقویٰ کے معنی ہیں کہ بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں کہ ایک شخص کہے کہ میں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا کسی کو لوٹا نہیں، کسی کے حقوق غصب نہیں کئے نقب زنی نہیں کی چوری نہیں کرتا بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے یہ کوئی نیکی نہیں ہے یہ تو مذاق ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابل قدر ہو بلکہ اصل اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔ اسی لئے فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ○ یعنی اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں۔

دعا کی حقیقت بیان کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

دُعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ ایک مٹی دعا سے سونا بن جاتی ہے۔ ایسی تاثیر ہونی چاہئے دعا میں۔ اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے لیکن کیسی دعا؟ فرمایا ایسی دُعا کہ اُس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے۔ ایسی دُعا جو دل سے نکل رہی ہو اور اُس کے ساتھ روح پگھلتی ہو۔ اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔ ایسی دُعا اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کا ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھلائی ہے۔ اگر نماز کی حقیقت معلوم کرنی ہے کہ کیا حقیقت ہے تو پھر یہ نماز ہے جس سے خدا ملتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں نمازیں بڑی پڑھی ہیں اللہ نہیں ملا تو یہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور شریعت اسلامی نے اس کی تصویر معمولی نماز میں کھینچ کر دکھلائی ہے تا وہ جسمانی نماز روحانی نماز کی طرح محرک ہو کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے وجود کی ایسی بناوٹ پیدا کی ہے کہ روح کا اثر جسم پر اور جسم کا اثر روح پر ضرور ہوتا ہے۔ اگر ظاہری طور پر صرف قیام کیا رکوع کیا سجدے کئے نمازوں میں، تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے، جبتک کہ اس کے ساتھ یہ کوشش شامل نہ ہو کہ روح بھی اپنے طور پر قیام اور رکوع اور سجود سے کچھ حصہ لے اور یہ حصہ لینا معرفت پر موقوف ہے اور معرفت فضل پر موقوف ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ فضل جو ہے یہ ملتا تو اللہ کے فضل سے ہے سب کچھ اس لئے فضل کو حاصل کرنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو۔ اسی سے مانگو اور جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ معرفت حاصل ہو تو پھر ہی حقیقی نماز بھی ادا ہوتی ہے اور اس کے لئے مجاہدہ اور محنت کی ضرورت ہے لگاتار کوشش کی ضرورت ہے۔ جب مجاہدہ ہوگا تب ہی مقصد پیدائش بھی حاصل ہوگا۔

فرمایا: اصل بات یہ ہے کہ سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد ہی کا ہے۔ لوگ نمازیں پڑھ لیتے ہیں مسجدوں میں بھی آ جاتے ہیں چندے بھی دے دیتے ہیں بعض دفعہ جان کی قربانیاں بھی دے دیتے ہیں لیکن بعض دفعہ ایسے موقعے آتے ہیں کہ لوگوں کا حق ادا کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ پس اس مرحلے پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اٹھانا چاہئے۔ فرمایا کہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اس کی تخریب اور بربادی کے لئے سعی کی جاوے کوشش کی جائے کہ دشمن کو برباد کر دیں۔ پھر وہ اس فکر میں پڑ کر جائز اور ناجائز امور کی بھی پرواہ نہیں کرتے اس کو بدنام کرنے کے واسطے جھوٹی تہمت اس پر لگاتے ہیں افتراء کرتے اور اس کی غیبت کرتے اور دوسروں کو اس کے خلاف

باقی خلاصہ خطبہ صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad